النور آن لائن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ریاستہائے متحدہ امریکہ

فروری ۲۰۲۶ء

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيرًا

rab-bir-ham-hu-maa ka-maa rab-ba-yaa-nee sa-ghee-raa

My Lord, have mercy on them
even as they nourished me in my childhood.

اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر
جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

مجھے آپ کی تلاش ہے!

1 ← کیا آپ محنت کرنا جانتے ہیں، اتنی محنت کہ تیرہ چودہ گھنٹے دن میں کام کر سکیں۔

2 ← کیا آپ سچ بولنا جانتے ہیں اتنا کہ کسی صورت میں آپ جھوٹ نہ بول سکیں آپ کے سامنے آپ کا گہرا دوست اور عزیز بھی جھوٹ نہ بول سکے آپ کے سامنے کوئی اپنے جھوٹ کا بہادرانہ قصہ سنائے تو آپ اُس پر اظہار نفرت کیے بغیر نہ رہ سکیں۔

3 ← کیا آپ جھوٹی عزت کے جذبات سے پاک ہیں گلیوں میں جھاڑو دے سکتے ہیں۔ بوجھ اُٹھا کر گلیوں میں پھر سکتے ہیں۔ بلند آواز سے ہر قسم کے اعلان بازاروں میں کر سکتے ہیں سارا سارا دن پھر سکتے ہیں۔ اور ساری ساری رات جاگ سکتے ہیں۔

4 ← کیا آپ اعتکاف کر سکتے ہیں جس کے معنیٰ ہوتے ہیں (الف) ایک جگہ دنوں بیٹھے رہنا (ب) گھنٹوں بیٹھے وظیفہ کرتے رہنا (ج) گھنٹوں اور دنوں کسی انسان سے بات نہ کرنا

5 ← کیا آپ سفر کر سکتے ہیں۔ اکیلے اپنا بوجھ اُٹھا کر بغیر اس کے کہ آپ کی جیب میں کوئی پیسہ ہو۔ دشمنوں اور مُخالفوں میں ناواقفوں اور ناآشناؤں میں؟ دنوں، ہفتوں مہینوں؟

6 ← کیا آپ اس بات کے قائل ہیں کہ بعض آدمی ہر شکست سے بالا ہوتے ہیں۔ وہ شکست کا نام سننا پسند نہیں کرتے وہ پہاڑوں کو کاٹنے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ دریاؤں کو کھینچ لانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ اور کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ اِس قربانی کیلئے تیار ہو سکتے ہیں۔

7 ← کیا آپ میں ہمت ہے کہ سب دنیا کہے نہیں اور آپ کہیں ہاں۔ آپ کے چاروں طرف لوگ ہنسیں اور آپ سنجیدگی قائم رکھیں لوگ آپکے پیچھے دوڑیں اور کہیں ٹھہر تو جا ہم تجھے ماریں گے اور آپ کا قدم بجائے دوڑنے کے ٹھہر جائے اور آپ اسکی طرف سر جھکا کر کہیں لو مار لو۔ آپ کسی کی نہ مانیں۔ کیونکہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں مگر آپ سب سے منوالیں کیونکہ آپ سچے ہیں۔

8 ← آپ یہ نہ کہتے ہوں کہ میں نے محنت کی مگر خدا تعالیٰ نے مجھے ناکام کر دیا۔ بلکہ ہر ناکامی کو اپنا قصور سمجھتے ہوں، آپ یقین رکھتے ہوں کہ جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے اور جو کامیاب نہیں ہوتا اُس نے محنت ہرگز نہیں کی۔

9 ← اگر آپ ایسے ہیں تو آپ اچھا مبلغ اور اچھا تاجر ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں مگر آپ ہیں کہاں خدا کے ایک بندہ کو آپ کی دیر سے تلاش ہے۔ اے احمدی نوجوان! ڈھونڈ اس شخص کو اپنے صوبہ میں اپنے شہر میں اپنے محلہ میں اپنے دِل میں کہ اسلام کا درخت مُرجھا رہا ہے اِسی کے خون سے وہ دوبارہ سرسبز ہوگا۔

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ۙ یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ

اللہ ان لوگوں کا دوست ہے جو ایمان لائے۔ وہ ان کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے۔ البقرہ ۲۵۸

النور آن لائن

ریاستہائے متحدہ امریکہ

Al-Nur Online USA

جلد نمبر ۵ | تبلیغ ۱۴۰۵ ہش—فروری ۲۰۲۶ ء—شعبان، رمضان ۱۴۴۷ ہجری | شمارہ نمبر ۲

نگران:

ڈاکٹر مرزا مغفور احمد، امیر جماعت، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مشیر اعلیٰ:

اظہر حنیف، مبلغ انچارج، ریاستہائے متحدہ امریکہ

مینجمنٹ بورڈ:

انور خان (صدر)، سیّد ساجد احمد، محمد ظفر اللہ ہنجرا، سید شمشاد احمد ناصر، سیکرٹری تربیت، سیکرٹری تعلیم القرآن، سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری رشتہ ناتا

مدیر اعلیٰ:

امۃ الباری ناصر

مدیر:

حسنیٰ مقبول احمد

ادارتی معاونین:

ڈاکٹر محمود احمد ناگی، طاہرہ زرتشت، زاہدہ ظہیر ساجد

سرورق: لطیف احمد

اِس شمارے میں

نمازوں کے ذریعہ گناہوں کا مٹنا 3

خطبۂ جمعہ ۹ جنوری ۲۰۲۶ء: وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان 4

خطباتِ جمعہ جنوری ۲۰۲۶ء 13

اگر خدا ہے، تو پھر وہ دنیا میں ظلم کی اجازت کیوں دیتا ہے؟ 14

درد کی دولت 15

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ بھارت کے ۱۳۰ویں جلسہ سالانہ سے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز اختتامی خطاب کا خلاصہ 16

جوبَن پہ ماہتاب ہے تاروں بھری ہے رات 19

بنیادی مسائل کے جوابات 20

مَطمَحِ نَظَر و مَقصدِ حَیات 20

امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ویسٹ کوسٹ امریکہ کے خدام کے ایک وفد کی ملاقات 21

حوالے کیسے دیے جائیں 25

نمازِ جنازہ حاضر و غائب 26

ہومیوپیتھک دواؤں کے ممکنہ نقصانات 27

”دو چیز ست چو ہانِ دنیا و دیں دلِ روشن و دیدۂ دور بیں“ 29

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُرنور کی دعاؤں سے جلسہ سالانہ بنگلہ دیش ۲۰۲۶ء بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا 30

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا تیئیسواں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء 31

جماعت احمدیہ فجی کے اکاونویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا بابرکت انعقاد 32

جماعت احمدیہ برازیل کے اکتیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد 33

جماعت احمدیہ کینیا کے اٹھاونویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد 34

جماعت احمدیہ ساؤتومے و پرنسپ کے بارھویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا بابرکت انعقاد 35

غزل 36

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی اَلَم انگیز داستان 37

ایسٹرن ریجن، کینیا کے ہیڈکوارٹرز کادیانی میں نئے تعمیر شدہ ریجنل مشن ہاؤس کے افتتاح کی مبارک تقریب 39

آسٹریلیا کے شہر میلبرن میں مسجد بیت السمیع کے قیام کے لیے ایک عمارت کی خرید 40

کینیا کے نارتھ کوسٹ ریجن کی ملولا (MLOLA) جماعت میں نو تعمیر شدہ مسجد کا بابرکت افتتاح 41

انگریزی الفاظ کی غیر متوقع ادائگی 43

ESSAY WRITING COMPETITIONS FOR 2026 مقابلہ مضمون نویسی 49

HISTORY QUIZ COMPETITION مقابلہ تاریخ دانی 50

کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟ 51

محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک 52

نمازوں کے ذریعہ گناہوں کاٹنا

اُتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ
وَالْمُنْكَرِ ؕ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۶﴾

اس کتاب (یعنی قرآن) میں سے جو کچھ تیری طرف وحی کیا جاتا ہے اُسے پڑھ [1] (اور لوگوں کو پڑھ کر سنا) اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر۔ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد یقیناً (اور سب کاموں سے) بڑی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

1. تَ-لَا کے معنے پڑھنے اور تَ-لَا عَلَیۡہِ کے معنے سنانے کے ہوتے ہیں۔ اور چونکہ عربی میں بعض دفعہ صِلہ حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کے دونوں معنے کیے جاسکتے ہیں۔ پڑھنا بھی اور سُنانا بھی۔ (تفسیرِ صغیر، سورۃ العنکبوت، آیت ۴۶)

حدیثِ مبارکہ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ " أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ ". قَالُوا لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا. قَالَ " فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا ".

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: بھلا بتلاؤ تو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ ہر روز پانچ بار اس میں نہائے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ اس کا اس میں پانچ بار نہانا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رکھے گا؟ لوگوں نے کہا: نہیں ذرا بھی میل نہیں رکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا: پس یہی پانچوں نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ گناہوں کو مٹادے گا۔ (صحیح البخاری، ۵۲۸، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ للخطاء)

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے۔ اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے اور جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۴۱، ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور نہ راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مُردہ ہے۔ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۴۳، ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

نماز کیا چیز ہے۔ نماز اصل میں ربّ العزّۃ سے دعا ہے جس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اور نہ عافیت اور خوشی کا سامان مل سکتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اس وقت اسے حقیقی سرور اور راحت ملے گی اس وقت سے اس کو نمازوں میں لذّت اور ذوق آنے لگے گا۔ جس طرح لذیذ غذاؤں کے کھانے سے مزا آتا ہے اسی طرح پھر گریہ و بکا کی لذّت آئے گی اور یہ حالت جو نماز کی ہے پیدا ہو جائے گی۔ اس سے پہلے جیسے کڑوی دوا کو کھاتا ہے تا کہ صحت حاصل ہو اسی طرح اس بے ذوقی نماز کو پڑھنا اور دعائیں مانگنا ضروری ہیں۔ اس بے ذوقی کی حالت میں یہ فرض کر کے کہ اس سے لذّت اور ذوق پیدا ہو یہ دعا کرے کہ

اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر آئے گا کہ اسی بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقّت پیدا کر دے گی۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۴۸۱، ایڈیشن ۲۰۲۲ء)

خطبۂ جمعہ ۹ جنوری ۲۰۲۶ء: وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۞ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۞ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۞ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۞ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۞

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۔ (آل عمران:93)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم ہر گز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو اور جو خرچ تم کرتے ہو یقیناً اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

اس کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ

"قرآن کریم میں سورہ بقرہ میں جہاں پہلا رکوع شروع ہوتا ہے وہاں متقی کی نسبت فرمایا ہے۔ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ۔ یعنی جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ تو پہلے رکوع کا ذکر ہے۔ پھر اسی سورۃ میں کئی جگہ انفاق فی سبیل اللہ کی بڑی بڑی تاکیدیں آئی ہیں... پس تم حقیقی نیکی کو نہیں پاسکو گے جب تک کہ تم مال سے خرچ نہ کرو۔" فرماتے ہیں کہ " مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے معنے میرے نزدیک مال ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ (العدیٰت:9) انسان کو مال بہت پیارا ہے۔ پس حقیقی نیکی پانے کے لیے ضروری ہے کہ اپنی پسندیدہ چیز مال میں سے خرچ کرتے رہو۔" (حقائق الفرقان جلد 1 صفحہ 500)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس کی مختلف جگہ پہ تفسیر فرمائی ہے۔ ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں کہ "مال کے ساتھ محبت نہیں چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ تم ہر گز نیکی کو نہیں پا سکتے جب تک کہ تم ان چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو جن سے تم پیار کرتے ہو۔"

پھر فرماتے ہیں کہ "بیکار اور نکمّی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نصّ صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو؟" (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد 2 صفحہ 130-131)

پس وہ لوگ جو بعض دفعہ اچھا کماتے ہیں لیکن اپنی مالی قربانیوں میں اس معیار پر نہیں ہوتے جتنا ایک عام احمدی کمانے والا، اوسط درجے کا کمانے والا احمدی ہوتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اصل قربانی تو یہ ہے کہ جس چیز سے تمہیں محبت ہے وہ اس کی راہ میں خرچ کرو تبھی تم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکو گے اور اس کے فضلوں کے وارث بن سکو گے۔

اللہ تعالیٰ نے صرف ایک دو جگہ نہیں بلکہ قرآن کریم میں متعدد جگہ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم فرمایا ہے۔ مثلاً ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ وَاَحْسِنُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (البقرۃ:196)

فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال و جان خرچ کرو اور اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور احسان سے کام لو۔ اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنا بعض دفعہ ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔

ایک طرف یہ دعویٰ کہ ہم اس زمانے میں وقت کے امام کو ماننے والے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں اور آپؐ کی پیشگوئی کے مطابق ہم مسیح موعود کی جماعت میں داخل ہوئے ہیں اور دوسری طرف بعض دفعہ مالی قربانیوں میں انقباض پیدا ہونا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ عمومی طور پر تو جماعت میں اس طرف بہت توجہ ہے لیکن بعض جن کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ کشائش دی ہے ان میں یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جماعت کی اکثریت مالی قربانیوں میں بہت خوشی سے حصہ

لیتی ہے لیکن جیسا کہ میں نے کہا بعض ایسے ہیں جن میں انقباض ہوتا ہے تو ان کو اللہ تعالیٰ کی یہ بات یادرکھنی چاہیے کہ اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا ضروری ہے۔

زیادہ کمانے والے بیشک بعض ایسے ہیں جو تحریکات میں حصہ لیتے ہیں اور بڑا بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں لیکن یہاں ضمناً میں یہ بھی بتادوں کہ وہ چندہ جو اپنا حصہ آمد وغیرہ کا ہے وہ صحیح شرح سے ادا نہیں کرتے اور اس میں باقاعدہ نہیں ہیں تو ایسے لوگوں کو اپنا جائزہ لینا چاہیے۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک اَور جگہ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ

اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ فِيْهِ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِيْرٌ۔(الحدید:8)

کہ اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور جن (جائیدادوں) کا (پہلی قوموں کے بعد) تم کو مالک بنایا ہے ان میں سے خرچ کرو۔ اور تم میں سے جو مومن ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں ان کو بہت بڑا اجر ملے گا۔

پس اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں سے بڑے اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَ مَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔(الحدید:11)

اور تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے حالانکہ آسمان اور زمین کی میراث اللہ ہی کی ہے؟

یعنی اس مادی دنیا میں سے جو کچھ انسان کے ہاتھ میں ہے آخر انسان اسے چھوڑ کر مر جائے گا اور وہ خدا ہی کے قبضہ میں آئے گی۔ انسان کے قبضے میں تو کچھ نہیں رہتا۔ وراثت بھی تقسیم ہو جاتی ہے۔ اگر وارث صحیح نہیں تو وہ اسے ضائع کر دیتے ہیں۔ اس کے ہاتھ میں تو کچھ بھی نہ رہا نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں۔ اس لیے پہلے ہی اللہ تعالیٰ سے ڈر کر رہا جائے اور اس کی خاطر خرچ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ پھر اس میں برکت ڈالتا ہے اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے۔

پھر اسی طرح اللہ تعالیٰ ایک اَور جگہ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔(التغابن:17)

پس جتنا ہو سکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہو گا اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچائے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ کنجوسی اور بخل صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے تو اس کی راہ میں خرچ کرنا پڑے گا۔ اور اسی طرح بے شمار اَور بھی آیات قرآن کریم میں ہیں جو ہمیں اس بات کی ترغیب دلاتی ہیں کہ ہمیں اپنے مال میں سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے اور اس زمانے میں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی متعدد بار فرمایا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے اور دین کے کاموں کو پھیلانے کے لیے، تبلیغِ اسلام کے لیے مال کی ضرورت ہے۔ اس میں سے تمہیں خرچ کرنا چاہیے۔

پھر یہ بھی یادرکھنا چاہیے کہ جو لوگ دین کے لیے مال خرچ کرتے ہیں جیسا کہ میں نے آیت پڑھ کے بھی بتایا ہے اس کا فائدہ صرف انہی کو نہیں ہوتا بلکہ پوری قوم کا فائدہ ہو رہا ہوتا ہے۔ پس قوم کی ہمدردی کا بھی یہ تقاضا ہے اور انسانیت کی ہمدردی کا بھی تقاضا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں جس میں سے لوگوں کی مدد کے لیے بھی خرچ ہو اور اشاعتِ اسلام کے لیے بھی خرچ ہو۔

احادیث میں بھی اس بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد جگہ ہمیں اس بات کی نصیحت فرمائی ہے کہ مالی قربانی کرنی چاہیے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ یہ حدیث قدسی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے فرمایا کہ

اے آدم کے بیٹے! تُو اپنا خزانہ میرے پاس جمع کر کے مطمئن ہو جا۔ نہ آگ لگنے کا خطرہ، نہ پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ اور نہ کسی چور کی چوری کا ڈر۔ میرے پاس رکھا گیا خزانہ میں پورا تجھے دوں گا اس دن جبکہ تُو اس کا سب سے زیادہ محتاج ہو گا۔ (الجامع لشعب الایمان جلد5 صفحہ 45، الثانی والعشرون من شعب الایمان، باب التحریض علی صدقۃ التطوع حدیث 3071، مکتبہ الرشد)

پس یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کروگے تو اللہ تعالیٰ پورے کا پورا مال لوٹائے گا۔

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ۔(البقرۃ:273)

کہ جو اچھا مال بھی تم اس کی راہ میں خرچ کروگے وہ تمہیں پورا پورا لوٹایا جائے گا بلکہ دوسری جگہ یہ بھی فرمایا کہ اس سے کئی گنا بڑھا کر لوٹایا جائے گا۔ پس یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے دینے کے طریقے جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ہم خوش

قسمت ہیں کہ آج جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ احمدیوں کی اکثریت کو اس بات کا ادراک ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں بے شمار خرچ کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں بھی اس خرچ کی ایسی ہی مثالیں ہیں۔ بلکہ ان کو دیکھ کر آپؑ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مَیں حیران ہوتا ہوں کس طرح یہ لوگ جو غریب بھی ہوتے ہیں، غریب لوگ ہیں دین کی خاطر اتنی قربانیاں کر رہے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 10 صفحہ 263)

آج بھی یہی حال ہے اور عموماً احمدیوں کی جو بڑی تعداد ہے وہ اس بات کو سمجھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ ان کو اس بات کا بہت ادراک ہے۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ اکثر غرباء میں سے یا اوسط طبقے کے کمانے والے جو ہیں وہ بہت بڑی بڑی قربانیاں کرتے ہیں کیونکہ انہیں یہ ادراک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال ہمیں لوٹانا ہے یا ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ کس طرح؟ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی۔

اصل بات یہی ہے کہ اگلے جہان میں اللہ تعالیٰ اسے لوٹائے گا، اس کے ثواب میں شامل کرے گا اور یہ قربانیاں ان کے لیے درجات کی بلندی کا باعث ہوں گی۔

پھر ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک کھجور بھی پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں دی اور اللہ تعالیٰ پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کھجور کو دائیں ہاتھ سے قبول فرمائے گا اور اسے بڑھاتا چلا جائے گا یہاں تک کہ وہ پہاڑ جتنی ہو جائے گی۔ آپؐ نے مثال دی کہ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھوٹے سے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ ایک بڑا جانور بن جاتا ہے۔

(صحیح البخاری جلد 3 صفحہ 28 تا 29 کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ من کسب طیب روایت نمبر 1410 شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

پس جس طرح چھوٹا بچھڑا پرورش پا کر بڑا ہو تا ہے اسی طرح تمہارا مال بھی بڑھتا جائے گا اگر تم اللہ کی راہ میں دو گے لیکن شرط یہ ہے کہ مال پاک ہو۔ یہ نہ ہو کہ غلط طریقے سے کمایا گیا ہو۔ اس مال کو جمع کرنے کے لیے غلط طریقوں سے بچت کی گئی ہو پھر چندے میں دے دیا۔ یہ نہیں۔ بلکہ جب مال پاک ہو گا تب ہی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔

پھر ایک حدیث میں آتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن حساب کتاب ختم ہونے تک انفاق فی سبیل اللہ کرنے والا اللہ کی راہ میں خرچ کیے ہوئے اپنے مال کے سائے میں رہے گا۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 895 مسند عقبۃ بن عامر حدیث 17466 مکتبہ عالم الکتب بیروت)

پس قیامت کے دن بھی جو مالی قربانیاں ہیں بشرطیکہ وہ نیک نیتی اور پاک مال سے کی گئی ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے اور کھینچنے والی ہوتی ہیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ جماعت کے افراد اس بات کو سمجھتے ہیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والوں کی مالی قربانیاں قبول کی جاتی ہیں اور پھر ان کو اللہ تعالیٰ بے شمار نوازتا ہے۔ جماعت کے اکثر لوگ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں ایک جگہ فرماتا ہے:

وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ؕ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ ؕ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا۔ (الطلاق:3-4)

کہ اور جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرے گا اللہ اس کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال دے گا۔ اور اس کو وہاں سے رزق دے گا جہاں سے رزق آنے کا اسے خیال بھی نہیں ہو گا اور جو کوئی اللہ پر توکّل کرتا ہے وہ (اللہ) اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ یقیناً اپنے مقصد کو پورا کر کے چھوڑتا ہے اور اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر چھوڑا ہے۔ اور اس کو اس اندازے کے مطابق دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

"ہمیشہ دیکھنا چاہیے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہات دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود متکفّل ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ فرمایا وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا۔ وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3-4) جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے والے وہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کرنے والے ہوں۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو ان کو پھر یہ غم نہیں ہوتا کہ ہماری ضروریات کس طرح پوری ہوں گی، یا ہمارے اخراجات کس طرح پورے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے راستے پیدا کرتا رہتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ ان کے لیے مخلصی کا راستہ نکال دیتا ہے "اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ 10-11، ایڈیشن 2022ء)

پھر ایک جگہ آپؑ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اپنی خاطر قربانی کرنے والوں کو اور تقویٰ پر چلنے والوں کو بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے۔

فرماتے ہیں کہ

"جن کا اللہ تعالیٰ متولّی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام سے نجات پا جاتے ہیں۔"

مشکلات سے، تکلیفوں سے نجات پا جاتے ہیں" اور ایک سچی راحت اور طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (الطلاق:3، 4) جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک بلا اور اَلم سے نکال لیتا ہے اور اس کے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم و گمان میں بھی نہیں آ سکتا۔" (ملفوظات جلد6 صفحہ 217، ایڈیشن 2022ء)

پھر اسی طرح ایک جگہ آپؑ نے یہ بھی فرمایا کہ توکّل کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی طرف جھکنے والے کبھی ضائع نہیں ہوتے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ" اصل رازق خدا تعالیٰ ہے۔ وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکّل کرنے والے شخص کے لیے رزق پہنچاتا ہے"، یعنی اللہ تعالیٰ۔ "خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکّل کرے میں اس کے لیے آسمان سے برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔ "(ملفوظات جلد9 صفحہ 240-241)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت ساری نصائح مختلف جگہوں پر بیان فرمائی ہیں اور اس آیت کی تفسیر بھی فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ جماعت کے افراد اس بات کو سمجھتے ہیں۔ جماعت کی خاطر قربانیاں بھی دینے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے بھی کرنے والے ہیں۔ دنیا میں بے شمار مثالیں ہر سال ہمارے سامنے آتی ہیں۔ چونکہ اس وقت مَیں وقف جدید کے حوالے سے بات کرنے والا ہوں اس لیے مَیں ان لوگوں کی بعض مثالیں پیش کر دیتا ہوں جنہوں نے وقف جدید کے چندے دیے اور ان پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیے یا ان کو اللہ تعالیٰ پر کتنا یقین اور مان تھا کہ اگر وہ قربانی کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات پوری کرے گا اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اوسط درجے یا کم آمدنی والے جو لوگ ہیں ان میں قربانی کا مادہ بہت زیادہ ہے اور عموماً انہی کی مثالیں ہمارے سامنے آتی ہیں۔

انڈونیشیا کی جماعت پنگیر ہے وہاں کی ایک خاتون طاہرہ صاحبہ ہیں، کہتی ہیں مَیں پارٹ ٹائم ٹیچر تھی۔ تنخواہ بہت کم تھی۔ وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پر مجھے نیشنل سیکرٹری صاحب کا پیغام ملا کہ میرا ایک لاکھ تیس ہزار روپیہ کا وعدہ ابھی باقی ہے۔ میرے پاس صرف اتنی ہی رقم تھی جو میں نے چھوٹا سا کاروبار کرنے کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ میرے پاس اسی کے برابر رقم تھی لیکن اپنے لیے رکھی ہوئی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ میرے دل میں تھوڑی کشمکش ہوئی لیکن پھر میں نے اللہ پر توکّل کیا اور وہ ساری رقم جو تھی وہ وقف جدید میں دے دی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ غیر متوقع طور پر مجھے سکول کی طرف سے بونس مل گیا جس کی مجھے اشد ضرورت تھی اور ساتھ ہی یہ خوشخبری بھی ملی کہ میرا نام حکومت کی طرف سے سبسڈی (Subsidy) ملنے والوں میں شامل کر لیا گیا ہے۔ کہتی ہیں کہ مَیں ابھی اللہ تعالیٰ کا ٹھیک طرح شکر بھی ادا نہیں کر پائی تھی کہ فوری طور پر میرا یہ کام ہو گیا کہ اسی دوران میرا ٹیچر رجسٹریشن نمبر بھی جاری ہو گیا جس کا میں برسوں سے انتظار کر رہی تھی۔ کہتی ہیں کہ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فضل میرے اس چندے کی ادائیگی کی اہمیت کی وجہ سے ہوا ہے۔

پھر کینیا جو مشرقی افریقہ کا ایک ملک ہے۔ انڈونیشیا اور کینیا میں ہزاروں میل کا فاصلہ ہے لیکن ہر جگہ سوچیں کیسی ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل کیسے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح ان کو بھی نوازتا ہے۔ کینیا کے امیر صاحب نے ایک واقعہ لکھا کہ ایک معلم نے ان کو ایک خاتون کا واقعہ بیان کیا جو بڑی باقاعدگی سے چندوں کی ادائیگی کرتی ہیں اور باوجود اس کے کہ ان کی کوئی خاص آمدنی نہیں ہے لیکن چندوں کے معاملے میں بہت پکی ہیں۔ ایسی حالت میں پتہ لگتا ہے کہ کتنی ضرورت ہے اور مال سے کتنی محبت ہوتی ہے یا ہونی چاہیے لیکن اس وقت اللہ کی راہ میں مال نکالنا اصل میں دل نکالنا یا کلیجہ نکالنے کے برابر ہے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ بہر حال وہ لکھتے ہیں کہ اس سال ان کا وقف جدید کا وعدہ چار سو شلنگ تھا جو انہوں نے ادا کر دیا اور انہوں نے کہا کہ میرے پاس صرف یہی رقم تھی۔ اب میں بالکل خالی ہاتھ ہو گئی ہوں۔ جو کچھ تھا میں نے دے دیا مگر اللہ تعالیٰ نے کیسا سلوک فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسی جگہوں سے رزق دیتا ہوں جہاں سے تم سوچ بھی نہیں سکتے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے خالی ہاتھ نہیں چھوڑا۔ جب انہوں نے کہا کہ میں خالی ہاتھ ہو گئی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے کہا میں تمہیں خالی ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔ کچھ دن بعد انہیں ان کی بیٹی کی طرف سے چودہ سو شلنگ اس وضاحت کے ساتھ ملے کہ اس رقم میں سے آپ چندہ ادا کر کے باقی اپنے اخراجات پورے کر لیں۔ اس کے بعد ان کے داماد نے فون کیا۔ وہاں یہ رواج ہے کہ شادی کے بعد بیٹی کا جو حق مہر ہے وہ والدین کو ملتا ہے تو اس نے حق مہر کی قیمت میں دو گائیں جن کی قیمت نوّے ہزار شلنگ بنتی تھی وہ ان کو بھیج دیں۔ صرف یہی نہیں ہوا۔ کہتی ہیں میں نے تو چار سو شلنگ دیے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے بے شمار اور غیر معمولی طور پر نوازا اور ایسی جگہ سے نوازا جہاں سے مجھے کوئی توقع بھی نہیں تھی۔ پھر غیر متوقع طور پر رشتہ داروں اور باقی بچوں کی طرف سے بھی انہیں تحائف اور ضروریات زندگی پوری کرنے کے لیے رقمیں پہنچنی شروع ہو گئیں جس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا

کیا اور اس بات پر ان کا یقین کامل ہوا کہ یہ چندہ کی برکات تھیں۔

چندوں کی ادائیگی سے ایک تو اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو دیکھ کر لوگوں کے ایمان میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

گنی کناکری افریقہ کا ایک اَور ملک ہے۔ وہاں کے مبلغ لکھتے ہیں کہ کُنڈیا ریجن کا ایک گاؤں ہے وہاں ایک احمدی خاتون ہیں انہوں نے اپنا اس سال کا وعدہ ایک لاکھ پچاس ہزار گنی فرانک لکھوایا تھا۔ سننے میں تو یہ لاکھوں لگتا ہے لیکن وہاں رقم کی قیمت کوئی نہیں۔ اس لیے یہ بہت معمولی رقم ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ جب سال کے اختتام پر ہمارے لوکل مشنری ان کے گاؤں چندے کی وصولی کے لیے گئے تو وہ سبزی فروخت کرنے مارکیٹ گئی ہوئی تھیں۔ وقت کم تھا تو یہ جو معلم تھے یہ ان مارکیٹ میں ان کے پاس چلے گئے اور انہیں بتایا کہ تمہارا یہ چندہ بقایا ہے اس میں سے جو تم نے وعدہ لکھوایا تھا۔ خاتون نے بڑے دکھ سے کہا۔ اس وقت تو اس کے پاس ادا کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ لوگ فی الحال چلے جائیں اور میں ان شاء اللہ ادا کر دوں گی۔ اب دیکھیں یہ ایک خاتون جو ایمان لائی ہے، اسلام اور احمدیت کو قبول کیا ہے تو ایمان میں کس طرح ترقی کی ہے۔ یہ نہیں کہ ٹال دیا کہ چلے جاؤ اس وقت میں نہیں دے سکتی بلکہ کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ میں جلدی انتظام کر کے آپ کو پہنچادوں گی۔ بہرحال ہمارے مبلغ وہاں سے چلے گئے۔ وہاں سے اگلے گاؤں گئے۔ وہاں سے ہو کے جب واپس آئے تو پھر اس عورت کے پاس آئے۔ اس نے ایک لاکھ فرانک پیش کیے اور کہنے لگی کہ آج میرے سارے دن کی کمائی یہی رقم ہے جو میں اللہ کی راہ میں پیش کرتی ہوں۔ کہتی ہیں گو کئی دنوں سے ہمارے گھر میں کچھ اچھا کھانا نہیں پکا تھا۔ عام معمولی سا کھانا وہ بچوں کو کھلا دیتی ہیں۔ آج میرا ارادہ تھا کہ جو کچھ کماؤں گی تو اس سے بچوں کو اچھا کھانا کھلاؤں گی لیکن جیسا کہ آپ نے بھی کہا ہے اور میرا ابھی تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محبوب مال میں سے دی گئی قربانی ضائع نہیں ہوتی۔ اللہ تعالیٰ تو ایسی جگہوں سے مہیا فرماتا ہے کہ انسان تصوّر بھی نہیں کر سکتا تو میں نے یہی سوچا ہے کہ میری قربانی ضائع نہیں ہو گی اور آج میں یہ ساری ادائیگی کر رہی ہوں۔ تو لوکل مشنری کہتے ہیں کہ وہیں کھڑے تھے کہ اس دوران میں ہی اس عورت کو ان کے بیٹے کا فون آیا کہ میرے پاس کچھ چیزیں ہیں آپ کو دینے کے لیے کہ آپ فلاں جگہ میرے پاس آ جائیں اور لے جائیں۔ اپنے بیٹے کو ملنے گئی ہیں تو بیٹے نے انہیں پانچ لاکھ فرانک دیتے ہوئے کہا یہ گھر کے اخراجات کے لیے ہے۔ خاتون خوشی خوشی واپس آئیں اور واپس آکر یہ بات بتانی شروع کی کہ اتنے میں دوبارہ فون کی گھنٹی بجی۔ ایک دوسرے بیٹے نے جو دوسرے شہر میں رہتا تھا اس نے کہا کہ میں یہاں قریب ہی کھڑا ہوں اور کہیں جا رہا ہوں اس لیے آنہیں سکتا آپ میرے پاس آجائیں میرے پاس آپ کے لیے ایک تحفہ ہے۔ جب وہ ملنے گئیں تو اس نے بھی تین لاکھ فرانک اپنی ماں کو دیے کہ یہ گھر کے اخراجات کے لیے ہیں۔ خاتون نے واپس آ کر بتایا اور کہا کہ یہ صرف مجھ پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہی نہیں ہوا بلکہ میرے ایمان میں بھی ترقی ہوئی ہے اور میرا یقین مضبوط ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح جماعت کی خاطر قربانی کرنے کی وجہ سے مجھے نوازا ہے۔ میں اس بات سے یہ سمجھتی ہوں کہ جماعت یقیناً حق پر ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمانوں کو بھی مضبوط کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہم جو قربانی کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں ضرور قبول ہے۔ کہتی ہیں میں نے تو ایک لاکھ دیا تھا اللہ تعالیٰ نے مجھے بڑھا کر کئی گنا دے دیا۔

پھر قازقستان کے شہر اکتاؤ (Aktau) کے ایک مخلص دوست علی بیک صاحب کا واقعہ ہے۔ بڑے باقاعدہ ہیں چندہ دینے میں۔ ہر مہینے وقت پر چندہ ادا کرتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے مجبوری کی وجہ سے چندہ نہیں دے پا رہے تھے یہاں تک کہ لازمی چندہ اور وقف جدید کا سال ختم ہونے پر اس کا چندہ بھی ادا نہیں کر سکے۔ بڑے پریشان تھے۔ ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد خود ہی کہنے لگے کہ قرض بہت چڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے بینک نے اکاؤنٹ ہی بند کر دیا تھا اور اسی وجہ سے میں چندہ بھی نہیں دے پا رہا۔ دعا کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن جس کمپنی میں کام کرتا ہوں وہاں کے افسر نے ہمیں ایک اچھی رقم بطور بونس دی جس کا ہم ایک سال سے انتظار کر رہے تھے لیکن اس کے ملنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی۔ بہرحال رقم مل گئی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے قرض بھی اتر گیا اور چندے کا بقایا بھی ادا کر دیا۔ علی بیک صاحب کہتے ہیں کہ میرا یہ پختہ یقین ہے کہ یہ فضل محض اس وجہ سے ہوا کہ میں اپنا چندہ ادا کر سکوں۔

اللہ تعالیٰ کے ادھار نہ رکھنے اور غیر متوقع طور پر دینے کا ایک اور واقعہ آسٹریلیا کے امیر صاحب نے لکھا ہے۔ اب یہ ایک جیسے ہی واقعات مختلف ملکوں کے واقعات ہیں۔ امیر صاحب کہتے ہیں کہ گولڈ کوسٹ کے ایک دوست ہیں جنہوں نے اپنا وقف جدید کا چندہ ایک ہزار ڈالر ادا کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں توجہ دلائی اور کہا کہ اس تحریک میں مزید مالی قربانی پیش کریں۔ عموماً بہت خوشحال تو نہیں لیکن درمیانے درجے کے جو خوشحال لوگ ہیں وہ بھی اتنی قربانی نہیں کرتے لیکن بعض ایسے بھی ہیں جو قربانی کرتے بھی ہیں جیسا کہ انہوں نے کی۔ کہتے ہیں گو کہ غریبوں کی نسبت ان کا معیار وہ نہیں ہوتا لیکن پھر بھی اچھی قربانی کر جاتے ہیں۔ بہرحال یہاں بہتر معاشی حالات میں رہنے والوں کا واقعہ بھی میں بیان کر رہا ہوں جو کہ جماعت کی خاطر قربانیاں کرتے ہیں۔ اس دوست نے ایک ہزار ڈالر کا وعدہ کیا تھا اور ادا بھی کر دیا تھا۔ جب ان کو توجہ دلائی کہ مزید قربانی کریں تو انہوں نے چھ ہزار ڈالر مزید پیش کر دیے۔ چھ گنا بڑھا دیا اور اس طرح مجموعی طور پر سات ہزار ڈالر کی ادائیگی کر دی۔ اگلے دن ہی ان کی کال

آئی اور بتایا کہ میری اہلیہ کو انشورنس کمپنی کی طرف سے ایک فون کال موصول ہوئی ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ انشورنس کلیم جو ایک پراسیس میں تھا جس کا ہمیں پہلے علم نہیں تھا وہ ہمیں مل گیا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہمیں بارہ ہزار ڈالر کی رقم refund کی صورت میں مل گئی ہے۔ وہ دوست کہتے ہیں کہ میں نے چھ ہزار کی قربانی کی تھی اللہ تعالیٰ نے دو دن میں ہی دوگنی کر کے مجھے رقم لوٹا دی اور ایسے ذریعہ سے لوٹائی جہاں سے کوئی امید اور توقع نہیں تھی۔

پھر گنی بساؤ کے مبلغ غیر متوقع طور پر اللہ کی مدد کا نظارہ بیان کرتے ہوئے ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک مخلص احمدی ابو ثانیہ صاحب ملک سے باہر تھے۔ بہت عرصہ گزرنے کے باوجود انہیں کوئی مناسب ملازمت نہیں مل رہی تھی جس کی وجہ سے وہ مالی دباؤ کا شکار تھے۔ پردیس میں انسان ہو، ملازمت نہ ہو، مالی دباؤ ہو تو اس کی کیا حالت ہوتی ہے؟ اور اس وقت اس کے ہاتھ میں اگر کوئی مال آئے تو اسے سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور اپنے پر خرچ کرتا ہے لیکن ان مخلصین کا حال دیکھیں کہتے ہیں کہ اسی دوران جماعت کی طرف سے چندے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ابو ثانیہ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی پیش کی اور جو کچھ تھا وہ دے دیا۔ اگرچہ اس وقت ان کے پاس خاص رقم بھی نہیں تھی اور وہی جو تھی وہ ان کی محبوب ترین تھی لیکن انہوں نے اسے اللہ کے راستے میں دے دیا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کی قربانی کو بہت جلد قبول کر لیا۔ چندے کی ادائیگی کو ابھی ایک ہفتہ ہی گزرا تھا کہ ایک کمپنی کی طرف سے انہیں فون کال موصول ہوئی کہ انہیں بغیر کسی انٹرویو کے ملازمت پر رکھا جا رہا ہے ۔ انہوں نے درخواست دی ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا انٹرویو کی ضرورت نہیں آجاؤ۔ اس لیے وہ اپنے کام پر آجائیں۔ ابو ثانیہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانی کی برکت ہے اور اس کے وعدہ نصرت کی عملی تکمیل ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت بڑھا کر دیتا ہے اور پھر غیر متوقع طور پر اس طرح دیا جس کی انہیں توقع بھی نہیں تھی۔

رشیا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ اکرام جان صاحب ایک مخلص دوست ہیں۔ کہتے ہیں گزشتہ مہینے انہوں نے اپنا چندہ بھجوایا اور بڑے جذباتی رنگ میں بیان کیا کہ گزشتہ دو ماہ سے چندہ ادا نہیں کر سکا تھا اور بڑا فکرمند تھا کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی سے محروم ہوں۔ اب دیکھیں یہ نئے احمدی ہیں۔ دور دراز کے علاقوں میں رہنے والے ہیں لیکن کتنی فکر ہے کہ ہم نے مالی قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اسی سے ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہونے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں بہت دعا کر رہا تھا۔ لوگ اپنے کاروباروں کے لیے دعائیں کرتے ہیں لیکن ان کو اگر فکر تھی، مال کی فکر تھی تو اس لیے تھی کہ میں چندہ ادا کروں۔ بہرحال کہتے ہیں میں نے بہت دعا کی کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے تاکہ میں اس سعادت سے پیچھے نہ رہ جاؤں اور اللہ کی راہ میں قربانی کرنے سے محروم نہ رہ جاؤں۔ ایک روز دفتر جاتے ہوئے راستے میں پھر خدا کے حضور بہت دعا کی کہ میری تنخواہ مجھے جلد مل جائے تاکہ میں چندہ ادا کر سکوں۔ وہاں حالات بھی ایسے ہیں کہ تنخواہیں بھی رک جاتی ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں دفتر پہنچا تو غیر متوقع طور پر مجھے اسی روز تنخواہ مل گئی اور میں نے فوری طور پر اپنا چندہ ادا کیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ میں قربانی سے محروم نہیں رہا۔

انڈیا سے وہاں کے انسپکٹر وقف جدید لکھتے ہیں کہ ایک جماعت جکور میں ایک صاحب ہیں وہ ان کے پاس گئے۔ ان کا سولہ ہزار روپے چندہ وقف جدید بقایا تھا۔ انہوں نے اپنی ایک بہت ضروری قسط کسی کام پر ادا کرنی تھی جس کے لیے انہوں نے یہ رقم رکھی ہوئی تھی۔ ہمارے پہنچنے پر انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی EMI کی جو قسط دینی ہے وہ تو دیکھی جائے گی وہی میں نے ادا کرنی ہے بعد میں ادا کر دوں گا اب چونکہ میرا بقایا ہے اور آپ لوگ میرے پاس آ بھی گئے ہیں تو پہلے میں آپ کو چندہ کا بقایا ادا کرتا ہوں۔ ہم نے ان سے کہا کہ آپ مشکل حالات میں ہیں۔ اس وقت آپ نصف ادا کر دیں باقی بعد میں دے دیں۔ موصوف نے جواب دیا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کے لیے نکالنا ہے باقی معاملات اللہ تعالیٰ بہتر کر دے گا۔ ان شاءاللہ۔ اگر میں تقویٰ سے کام لے رہا ہوں اور اللہ پر توکّل کر رہا ہوں تو اللہ تعالیٰ بہتر سامان پیدا کر دے گا۔ بعد میں انہوں نے فون پہ ان کو اطلاع دی کہ ایک رقم جو کافی عرصہ سے رکی ہوئی تھی اور امید نہیں تھی کہ وہ مجھے اتنی جلدی مل جائے گی وہ اچانک مل گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے سارے کام پورے کر دیے۔ میرے ایمان میں بھی اضافہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ قربانی کرنے والوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا کیسا سلوک ہے۔

گوادے لوپ ساؤتھ امریکہ کا ایک ملک ہے۔ وہاں ایک نوجوان نومبائع جرمی ڈیڈنز (Jermy Dedans) ہیں۔ ان کی عمر اٹھائیس سال ہے۔ ابھی طالبعلم ہیں۔ پڑھائی کے ساتھ پارٹ ٹائم کام بھی کرتے ہیں۔ غریب ملک ہے۔ ان کو وقف جدید کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کیا گیا۔ عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ جو نومبائع ہیں ان کو چندہ کی عادت ڈالنے کے لیے وقف جدید اور تحریک جدید میں شامل کیا جائے، اس کی طرف توجہ دلائی جائے۔ جب ان کو بتایا گیا تو وہ کہنے لگے کہ میری خواہش ہے کہ میں اس میں شامل ہو جاؤں لیکن ابھی میرے پاس بالکل بھی پیسے نہیں ہیں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ مہینہ کیسے گزارنا ہے۔ اب ایسی حالت میں خواہش رکھنا جبکہ ہاتھ میں کچھ بھی نہ ہو اور پتہ بھی نہ ہو کہ مہینہ کیسے گزرے گا بہت مشکل کام ہے اور اگر آدمی کے پاس رقم آ جائے تو پہلے اپنے اوپر خرچ کرتا ہے لیکن ایمان لانے کے بعد ان لوگوں کے عجیب رویّے ہیں۔ مبلغ نے ان کو کہا کہ آپ سٹوڈنٹ ہیں۔ زیادہ بڑی قربانی کی ضرورت نہیں

ہے۔ بے شک ایک یا دو یورو دے دیں جتنی آپ کی توفیق ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نیتوں کے مطابق ثواب دیتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے بعد وہ مشن ہاؤس آئے اور ایک سو ساٹھ یورو چندہ وقف جدید ادا کر دیا۔ کہنے لگے کہ جس دن وقف جدید کی قربانی کا ارادہ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے اسی ہفتے میرے اموال میں برکت ڈال دی۔ جہاں میں پارٹ ٹائم جاب کر رہا تھا انہوں نے مجھے میری تنخواہ وقت سے پہلے دے دی اور زیادہ بھی دی۔ اب بلاوجہ زیادہ دے دی۔ کہتے ہیں مجھے خود نہیں سمجھ آئی کہ کیوں زیادہ دی ہے۔ پھر کچھ دن بعد دوبارہ بتایا کہ ایک اَور معجزہ ہوا ہے۔ کہتے ہیں جس دن میں نے ایک سو ساٹھ یورو ادا کیے تو میری خواہش تھی کہ مزید ادا کروں لیکن گنجائش نہیں تھی لیکن چندہ دینے کے کچھ دن بعد ہی غیر متوقع طور پر کافی اچھی رقم مل گئی۔ میں نے ایک ٹریننگ سینٹر سے کچھ پیسے وصول کرنے تھے جو باوجود کئی مرتبہ کہنے کے نہیں مل رہے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے چندے کی برکت سے میری وہ رقم بھی دلا دی۔ چنانچہ موصوف نے مزید ایک سو چالیس وقف جدید میں ادا کر دیے تھے۔ کہاں تو یہ حالت ہے کہ فاقے کی زندگی گزر رہی ہے کہاں یہ حالت ہے کہ تین سو یورو چندہ بھی دے دیا۔

اسی طرح اور بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ بعض لوگوں کو غیر معمولی طور پر رقمیں مل گئیں۔

قرغیزستان جماعت سے یولیا گوانوا (Yulia Govanova) صاحبہ کہتی ہیں کہ میں جہاں کام کرتی ہوں میں نے ان سے پوچھا کہ میری تنخواہ میں اضافہ ممکن ہے؟ تو انہوں نے مجھے بتایا کہ صرف بونس کی صورت میں ممکن ہے اور معلوم نہیں کہ بونس کتنا ملے گا۔ بہرحال کہتی ہیں اکتوبر کے مہینے میں جیسے ہی مجھے تنخواہ کا کچھ حصہ ملا تو سب سے پہلے میں نے اپنا وقف جدید کا چندہ ادا کر دیا اگرچہ ہمارے اپنے بہت زیادہ اخراجات تھے۔ یہیں تو اللہ تعالیٰ سے وعدے کی نشانی بھی ملتی ہے کہ اصل قربانی تو یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے کی نشانی ہے کہ جس چیز کو تم محبوب رکھتے ہو اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس وقت ان کو یہ رقم محبوب تھی کیونکہ اس کی انہیں ضرورت تھی اور بہت سارے اخراجات تھے لیکن کہتی ہیں کہ سب سے پہلے میرے لیے ضروری تھا کہ جماعت سے کیے ہوئے وعدے کو پورا کروں۔ عین اسی مہینے کے آخر میں مجھے بتایا گیا کہ میری تنخواہ میں چالیس فیصد اضافہ ہوا ہے اور اس کے علاوہ میں کام کے معیار کے لحاظ سے ایک اضافی بونس بھی حاصل کر سکتی ہوں۔ میں بہت حیران ہوئی کیونکہ مجھے بالکل توقع نہیں تھی کہ تنخواہ میں اتنا زیادہ اضافہ کر سکتے ہیں۔ ایک دن قبل ہی اخراجات کا حساب کرتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ تنخواہ میں تقریباً اسی قدر رقم مزید ہونا ضروری ہے جو مجھے ملی ہے۔ میں پہلے وقف جدید کا چندہ ادا کر چکی تھی لیکن ان اخراجات میں جو کمی آ رہی تھی وہ اس اضافے سے پوری ہو گئی۔ کہتی ہیں میں اللہ کا بہت شکر کرتی ہوں اور اس بات پر مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ جو غیر معمولی فضل فرمایا ہے، جو غیر متوقع تھا وہ چندے کی برکت سے ہوا۔ کہتی ہیں میں ایک اور بات بھی بتا دوں کہ میرا ایک اَور کاروبار تھا جس کو کچھ عرصہ سے مَیں چلا رہی تھی لیکن اس میں کوئی ترقی نہیں ہو رہی تھی لیکن اس سال نومبر میں کہتی ہیں کہ اپنا وعدہ ادا کیا تو وعدہ پورا کرنے کے بعد دسمبر میں اس کاروبار میں میرا منافع دو گنا ہو گیا۔

اسی طرح انڈونیشیا سے بانڈونگ (Bandung) جماعت کی ایک ممبر رَحْمَہ صاحبہ ہیں۔ انڈونیشیا کی نیشنل میڈیا میں فری لانس رائٹر ہیں۔ پڑھی لکھی خاتون ہیں۔ کہتی ہیں اسی کام سے میں اپنی ضروریات پوری کرتی ہوں۔ اس سال مضامین کے مسترد ہونے اور کتابوں کی کم فروخت کی وجہ سے میں اپنا وقف جدید کا وعدہ پورا نہیں کر سکی جس پر میں سخت بے چین اور اضطراب کا شکار تھی۔ میں نے اللہ پر توکّل کرتے ہوئے اپنی جمع پونجی سے کچھ بقایا جات ادا کیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے اللہ! سب کچھ تیرا ہی ہے۔ تُو میرے دل سے یہ فکر دور کر دے کہ خرچ کس طرح پورے ہوں گے۔ ابھی میں نے نماز پڑھنے کے بعد جائے نماز بھی نہیں سمیٹی تھی کہ ایک دوست کا فون آیا جسے ارجنٹ(urgent) ترجمہ کے لیے میری مدد درکار تھی۔ چنانچہ کام مکمل ہونے پر اس دوست نے مجھے ایک لفافہ دیا جس میں موجود رقم بالکل اتنی ہی تھی جتنی مجھے وقف جدید کا وعدہ پورا کرنے کے لیے ضرورت تھی۔ میں نے اسی وقت وہ رقم وقف جدید میں ادا کر دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل کچھ اس طرح ہوا کہ مَیں نے جو ایک کتاب لکھی تھی اس کے بارے میں مجھے ایڈیٹر کا پیغام ملا کہ میری کتاب بین الاقوامی سطح پر قبول کر لی گئی ہے۔ اور اب مجھے دس فیصد کی بجائے تیس فیصد رائلٹی ملے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے میری قربانی کی برکت سے میرے بیٹے کے لیے میڈیکل کالج میں داخلے کی راہ بھی ہموار کر دی جو بظاہر ناممکن تھی۔ موصوفہ کہتی ہیں کہ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب سے میں نے اپنی آمدنی میں سے سب سے پہلے چندہ جات کی رقم الگ کرنا شروع کی ہے اللہ تعالیٰ میرے تمام دنیاوی معاملات خود ہی حل فرماتا چلا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے جو کس طرح اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے۔

اب میں بعض واقعات چھوڑتا ہوں اور وقف جدید کی اس سال کی کارگزاری بیان کر دیتا ہوں یعنی جماعتوں کی طرف سے وصولیوں کی رپورٹیں جو آئی ہیں گو کہ رپورٹس پوری نہیں ہوتیں۔ آجکل کے حالات کے مطابق افریقہ میں خاص طور پر وہاں سے پوری طرح رپورٹیں نہیں آسکتیں لیکن پھر بھی جو آئی ہیں وہ پیش کر دیتا ہوں۔

وقف جدید کا یہ انہترواں (69واں) سال ہے۔ اٹھاسٹھواں (68واں) سال اختتام کو پہنچا اور نیا سال شروع ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً چودہ اعشاریہ نو سات(14.97) ملین یا تقریباً پندرہ ملین پاؤنڈ کی رقم لوگوں نے قربانی کی ہے گذشتہ

سال کی نسبت یہ ایک اعشاریہ تین ملین پاؤنڈ زیادہ ہے۔ الحمد للہ۔

کینیڈا اور برطانیہ جو ہیں اول اور دوم ہیں۔ برطانیہ نے اس سال مجموعی طور پر تو اوّل پوزیشن حاصل کی ہے لیکن کینیڈا نے بڑی کوشش کی ہے اور تقریباً وہ برطانیہ کے قریب ہی پہنچ گئے ہیں اور اس سال نمبر دو پہ آئے ہیں۔ نمبر تین پہ جرمنی ہے۔ نمبر چار پہ امریکہ ہے۔ نمبر پانچ پہ بھارت۔ پھر آسٹریلیا۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر انڈونیشیا ہے۔ پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے۔ پھر دسویں نمبر پہ بیلجیم ہے۔

افریقہ میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے جو پہلی دس پوزیشنوں پہ جماعتیں ہیں، ملک ہیں ان کے نام اسی ترتیب کے حساب سے پڑھ دیتا ہوں۔ گھانا نمبر ایک۔ پھر ماریشس، برکینافاسو، تنزانیہ، نائیجیریا، لائبیریا، گیمبیا، سیرالیون، بینن، مالی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے شاملین کی تعداد بھی پندرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔ اس میں زیادہ کوشش کرنے والوں میں نائیجیریا۔ نائیجر۔ گیمبیا۔ گنی بساؤ۔ کانگو برازاویل۔ آئیوری کوسٹ۔ سینٹرل افریقہ۔ کانگو کنشاسا۔ یہ زیادہ قابل ذکر ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو شامل کرنے میں کافی کوشش کی ہے۔

مجموعی وصولی کے لحاظ سے برطانیہ کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں نمبر ایک اسلام آباد۔ نمبر دو ووسٹر پارک (Worcester Park)۔ نمبر تین ایش (Ash)۔ پھر وال سال (Walsall)۔ پھر آلڈر شاٹ ساؤتھ (Aldershot South)۔ فارنہم نارتھ (Farnham North)۔ پھر بورڈن (Bordon)، فارنہم ساؤتھ (Farnham South)، جلنگھم (Gillingham) پھر آلڈر شاٹ نارتھ (Aldershot North)

پانچ ریجن جو ہیں ان میں بھی نمبر ایک پہ اسلام آباد ہے۔ پھر بیت الفتوح ہے۔ پھر مسجد فضل۔ پھر بیت الاحسان۔ پھر ویسٹ مڈلینڈز (West Midlands)۔

دفتر اطفال کا کیونکہ وقف جدید کا علیحدہ حساب ہوتا ہے اس میں بھی جو پوزیشن آئی ہے آلڈر شاٹ ساؤتھ (Aldershot South) نمبر ایک پہ ہے۔ پھر آلڈر شاٹ نارتھ (Aldershot North)۔ پھر بورڈن (Bordon)۔ پھر ایش (Ash)۔ چیم ساؤتھ (Cheam South)۔ فارنہم ساؤتھ (Farnham South)۔ اسلام آباد، روہیمپٹن ویل (Roehampton Vale)۔ مچم پارک (Mitcham Park)، وال سال (Walsall)

ٹوٹل پوزیشن میں نمبر دو پہ کینیڈا تھا۔ اس لحاظ سے کینیڈا کی جماعتوں میں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ ہے۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ پھر کیلگری (Calgary)۔ پھر بریمپٹن ویسٹ (Brampton West)۔ وینکوور (Vancouver)۔ ٹورنٹو ویسٹ (Toronto West)۔ مسی ساگا (Mississauga)۔ برمپٹن ایسٹ (Brampton East) اور ٹورنٹو (Toronto)۔

کینیڈا کی دس بڑی جماعتیں جو ہیں ان میں ہملٹن (Hamilton) نمبر ایک پہ۔ پھر ایڈمنٹن ویسٹ (Edmonton West)۔ حدیقہ احمد۔ ہملٹن ماؤنٹین (Hamilton Mountain)۔ آٹوا ویسٹ (Ottawa West)۔ رجائنا (Regina)۔ ایئرڈری (Airdrie)۔ انسفیل (Innisfil) اور ووڈ ریئل (Vaudreuil) اور سڈبری (Sudbury)۔

ان کے اطفال میں امارتیں وان (Vaughan) نمبر ایک پہ ہیں۔ پھر ٹورنٹو ویسٹ (Toronto West)۔ پھر پیس ولیج (Peace Village)۔ کیلگری (Calgary)۔ برمپٹن ویسٹ (Brampton West)۔ برمپٹن ایسٹ (Brampton East)۔ وینکوور (Vancouver)۔ مسی ساگا (Mississauga)۔ ٹورنٹو (Toronto)۔

اور اطفال میں نمایاں جماعتوں میں ہیں: حدیقہ احمد نمبر ایک پہ، لنڈن ساؤتھ (London South)، ہملٹن (Hamilton)۔ وہاں کینیڈا میں بھی ایک لنڈن ہے۔ ہملٹن نمبر تین، انسفل (Innisfil)، مونٹریال ویسٹ (Montreal West)۔ بیت الاحسان، سسکاٹون ساؤتھ ویسٹ (Saskatoon South West)۔ ڈرہم ایسٹ (Durham East)۔ ووڈ سٹاک (Woodstock)۔ ایبٹس فورڈ (Abbotsford)۔ برلنگٹن (Burlington)۔

جرمنی کی پانچ لوکل جماعتیں جو ہیں ان میں ہیمبرگ (Hamburg) نمبر ایک پہ ہے۔ فرینکفرٹ (Frankfurt) نمبر دو۔ ویزبادن (Wiesbaden)۔ پھر ریڈشٹڈ (Riedstadt)۔ پھر گراس گراؤ (Gross Gerau)

اور دس جماعتیں جو ہیں۔ پہلے پانچ لوکل امارات تھیں۔ اور جو دس جماعتیں ہیں وہ یہ ہیں۔ روڈگاؤ (Rodgau)۔ نیدا (Nidda)۔ نوئے ویڈ (Neuwied)۔ روئیڈر مارک (Rödermark)۔ وائن گارٹن (Weingarten)۔ فلورس ہائیم (Florsheim)۔ برلن (Berlin)۔ کوبلنز (Koblenz)۔ مہدی آباد۔ پنے برگ (Pinneberg)۔

اطفال میں پانچ ریجن جو ہیں ان میں ویزبادن (Wiesbaden) نمبر ایک پہ۔ ہیمبرگ (Hamburg)۔ ہیسن ساؤتھ ایسٹ (Hessen South East)۔ مَن ہائم (Mannheim)۔ ویسٹ فالن (Westfalen)۔

امریکہ کی دس جماعتیں جو ہیں ان میں نارتھ ورجینیا (North Virginia)

نمبر ایک پہ۔ میری لینڈ(Maryland) ۔پھر لاس اینجلس(Los Angeles) ۔ شکاگو(Chicago) ۔ سیئاٹل(Seattle) ۔ سلیکن ویلی(Silicon Valley) ۔ ڈیلس(Dallas) ۔ ڈیٹرائٹ(Detroit) ۔ ساؤتھ ورجینیا (South Virginia)۔ جارجیا کیرولائنا(Georgia Carolina) ۔

اطفال میں میری لینڈ (Maryland) نمبر ایک پہ۔ ایلبنی(Albany) ۔ لاس اینجلس(Los Angeles) ۔ نارتھ ورجینیا(North Virginia) ۔ سیئاٹل(Seattle)۔ شکاگو(Chicago) ۔ جارجیا کیرولائنا(Georgia Carolina) ۔ ڈیلس(Dallas) ۔ آش کاش(Oshkosh) ۔ ہیوسٹن(Houston) ۔

پاکستان کی بھی پوزیشن ہے۔ ویسے جو ٹوٹل پوزیشن لی ہے وہ تو پانچویں بنتی ہے کیونکہ کرنسی کی قیمت وہاں بہت کم ہو چکی ہے لیکن اس کے باوجود پاکستان میں باوجود نامساعد حالات کے قربانیوں کا معیار اللہ کے فضل سے بہت بلند ہوا ہے۔ پاکستان میں اوّل نمبر پہ لاہور ہے۔ پھر دوسرے نمبر پہ ربوہ۔ تیسرے پہ کراچی۔ اور چندہ بالغان میں بالترتیب اضلاع کی پوزیشن یہ ہے۔ اسلام آباد پہلا۔ پھر فیصل آباد۔ پھر راولپنڈی۔ گجرات۔ سرگودھا۔ عمرکوٹ۔ ملتان۔ نارووال۔ میرپور خاص۔ ڈیرہ غازی خان۔

پہلی دس جماعتیں جو ہیں ان میں اسلام آباد شہر نمبر ایک پہ۔ پھر ٹاؤن شپ لاہور۔ پھر ڈیفنس لاہور۔ پھر دارالذکر لاہور۔ سمن آباد لاہور۔ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔ بیت الفضل فیصل آباد۔ مغل پورہ لاہور۔ ملتان شہر۔ دہلی گیٹ لاہور۔

اطفال میں پاکستان کی جماعتوں کا جو مقابلہ ہے ان میں نمبر ایک پہ لاہور۔ نمبر دو پہ ربوہ۔ نمبر تین پہ کراچی۔

اور اضلاع کی پوزیشن ان کی یہ ہے اسلام آباد نمبر ایک۔ فیصل آباد نمبر دو۔ نارووال۔ راولپنڈی۔ عمرکوٹ۔ سرگودھا۔ گجرات۔ میرپور خاص۔ لیہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

بھارت کی صوبہ جات میں جو پوزیشن ہے ان میں کیرالہ نمبر ایک پہ ہے۔ تامل ناڈو۔ جموں کشمیر۔ تلنگانہ۔ کرناٹکا۔ اڈیشہ۔ پنجاب۔ ویسٹ بنگال۔ مہاراشٹرا۔ اترپردیش۔ اور دس جماعتیں جو ہیں ان میں سے یہ ہیں کوئمبتور نمبر ایک پہ۔ پھر حیدرآباد۔ پھر قادیان۔ پھر کالی کٹ۔ میلاپلا یام(Melapalayam) ۔ بنگلور۔ منجیری۔ کولکتہ۔ کیرنگ۔ کیرولائی۔

وصولی کے لحاظ سے آسٹریلیا کی دس جماعتیں جو ہیں وہ ملبرن لانگ وارن (Melbourne Langwarrin)۔ مارسڈن پارک(Marsden Park) ۔ کاسل ہل(Castle Hill)۔ ملبرن بیروک(Melbourne Berwick) ۔ ملبرن کلائیڈ(Melbourne Clyde)۔ پینرتھ(Penrith)۔ پرتھ(Perth) ۔ ملبرن ویسٹ(Melbourne West)۔ لوگن ایسٹ(Logan East) ۔ میلبرن ایسٹ (Melbourne East)ہیں۔ اور بالغان میں ان کی جماعتیں یہ ہیں۔ ملبرن لانگ وارِن(Melbourne Langwarrin) ۔ مارسڈن پارک(Marsden Park) ۔ کاسل ہل(Castle Hill) ۔ ملبرن بیروک(Melbourne Berwick) ۔ ملبرن کلائیڈ(Melbourne Clyde) ۔ پینرتھ(Penrith)۔ ملبرن ایسٹ (Melbourne East)۔ پرتھ(Perth) ۔ ملبرن ویسٹ (Melbourne West)۔ ایڈیلیڈ ویسٹ(Adelaide West) ۔

اطفال میں ان لوگوں کی پوزیشن یہ ہے۔ نمبر ایک پہ لوگن ایسٹ (Logan East)۔ پھر ملبرن لانگ وارن(Melbourne Langwarrin) ۔ ایڈیلیڈ ساؤتھ (Adelaide South)۔ ملبرن ویسٹ(Melbourne West) ۔ لوگن ویسٹ (Logan West)۔ ملبرن بیروک(Melbourne Berwick) ۔ کاسل ہل (Castle Hill)۔ پرتھ (Perth) اور پلمپٹن(Plumpton) ۔ پھر پینرتھ (Penrith)۔

اللہ تعالیٰ ان سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ بعض جماعتوں کے نام میں اس لیے پڑھ دیتا ہوں کہ ان کو یہ خیال ہوتا ہے کہ ہماری کیا پوزیشن ہے ہمیں بتایا جائے اس لیے روایت کے مطابق پڑھا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا جو اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے"یعنی کنجوسی اس سے دور ہو جاتی ہے "جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 324)

پس یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ ہم نے تجربہ بھی کیا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو نوازتا چلا جاتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی سارے خزانے ہیں۔ حدیث میں بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی سارے خزانے ہیں وہ آخری جہان میں ان سے نوازے گا لیکن اس دنیا میں بھی نوازتا چلا جائے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔

انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ ہمیں نواز رہا ہے اور لوگ اس کے تجربے بھی کر رہے ہیں، کچھ واقعات میں نے سنائے بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہاں مالی قربانیوں کی توفیق آئندہ دیتا رہے وہاں ہمارے ایمان اور یقین میں بھی اضافہ کرتا چلا جائے۔(الفضل انٹرنیشنل ۳۰؍ جنوری ۲۰۲۶ء، صفحہ ۱تا۸)

خطباتِ جمعہ جنوری ۲۰۲۶ء

خلاصہ خطبۂ جمعہ ۲ جنوری ۲۰۲۶ء

☆... اس زمانہ میں آپ ﷺ کے غلام صادق حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں محبت الٰہی کے اعلیٰ معیار قائم کیے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل آپؑ پر ہوئے اور جو خدا سے آپ کی محبت تھی اس کو لوگ بھی محسوس کرتے تھے

☆... ذات باری تعالیٰ کا عشق بھی جو آپؑ کی روح باطن کے ذرّے ذرّے میں موجزن تھا۔ آپؑ کے ہر قول و فعل سے ہر وقت نمایاں نظر آتا تھا۔ میں نے بغیر اوقات نماز کے بھی آپ کو اپنے ربّ کریم کو تڑپ تڑپ کر دعا میں پکارتے سنا ہے (روایت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ)

☆... حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے کہ جب مجھے ڈلہوزی جانے کا اتفاق ہو تا تو پہاڑوں کے سبزہ زار حصوں اور بہتے ہوئے پانیوں کو دیکھ کر طبیعت سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کا جوش پیدا ہو تا اور عبادت میں ایک مزہ آتا

☆... دعا کریں یہ سال ہمارے لیے بے شمار برکتوں کا سال ہو

☆... حضرت مسیح موعودؑ کی پڑپوتی مکرمہ ریحانہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مکرم سید احمد صاحب ناصر، مکرمہ عفّت حلیم صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ لائبیریا) اور مکرم عبد العلیم بروبری آف مصر کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔ (الفضل، 5 جنوری 2026ء)

خطبۂ جمعہ ۹ جنوری ۲۰۲۶ء

مکمل خطبہ اس شمارے کے ابتدائی صفحات میں ملاحظہ فرمائیں۔

خلاصۂ خطبۂ جمعہ ۱۶ جنوری ۲۰۲۶

آنحضرت ﷺ کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ۔

☆... حضرت عائشہؓ کی روایت کے مطابق آپؐ اتنی زیادہ عبادت کرتے اور عبادت کے وقت میں کھڑے ہوتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورّم ہو جاتے

☆... ہر ایک صاحبِ بصیرت سمجھ سکتا ہے کہ ذکرِ الٰہی آپؐ کی غذا تھی اور اس کے بغیر آپؐ اپنی زندگی میں کوئی لُطف نہ پاتے تھے۔ اسی طرف آپؐ نے اشارہ فرمایا کہ جن چیزوں سے مجھے محبّت ہے، اُن میں سے ایک قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلٰوةِ ہے، یعنی نماز میں میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں

☆... ہمیں آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے نمازوں اور عبادت کے لیے یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تبھی ہم حقیقی مسلمان کہلا سکتے ہیں

☆... ہمارے قلمی اور تبلیغی جہاد میں بھی، اِسی وقت برکت پڑے گی، جب ہم اپنی عبادت کے معیار اور اللہ تعالیٰ کی محبّت کو بھی بڑھائیں گے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اِس جہاد میں حصّہ لیں، تو پھر اللہ تعالیٰ کی محبّت اور دعاؤں کی طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی، اپنی عبادتوں کی طرف بھی ہمیں توجہ دینی ہو گی۔ اور اگر ہم آپؐ کے اُسوہ پر چلتے ہوئے یہ کریں گے تو تبھی ہمارے کاموں میں برکت بھی پڑے گی

خطبہ ثانیہ سے قبل حضورِ انور نے جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کے منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ کی بابت دعائیہ تحریک فرمائی کہ آج بنگلہ دیش کی جماعت کا جلسہ بھی ہو رہا ہے، وہاں مخالفت بھی کافی ہوتی ہے، اُن کے لیے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ اُن سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور اُن کا جلسہ بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو۔ (الفضل، 19 جنوری 2026ء)

خلاصۂ خطبہ جمعہ ۲۳ جنوری ۲۰۲۶ء

آنحضرت ﷺ کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ

☆... آپؐ نے خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے، اُس کی عبادت کرنے، اُس کی طرف جھکنے کی توجہ دلائی۔ اور فرمایا کہ اِسی میں تمہاری بقا ہے، اِسی میں تمہاری زندگی ہے۔ اور اگر تمہیں اِن باتوں کی گہرائی کا پتا ہو، جس طرح مجھے پتا ہے، تو تم لوگ ہنسنا ترک کر دیتے اور روتے زیادہ۔ اور اللہ تعالیٰ

سے دعائیں کرتے۔ پس یہ توجہ دلائی کہ ہمیں بھی دعاؤں کی طرف بہت توجہ دینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا چاہیے

☆... آپؑ کوئی بڑا کام بغیر اِذنِ الٰہی کے نہیں کرتے تھے، جب اللہ کا حکم ہوتا تھا تو کرتے تھے

☆... آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کا یہ وہ اعلیٰ قسم کا ادراک تھا، جو حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا اور آپؑ نے ہمارے لیے بھی بیان فرمایا۔ اِس کے باوجود ہمارے مخالفین ہمیں کہتے ہیں کہ ہم نعوذ باللہ! آنحضرتؐ کی توہین کے مرتکب ہوتے ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ کو زیادہ مقام دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن کے شرّ سے ہر احمدی کو بچائے۔(الفضل، 26 جنوری 2026ء)

خلاصہ خطبہ جمعہ ۳۰/ جنوری ۲۰۲۶ء

آنحضرت ﷺ کی محبت الٰہی کا ایمان افروز تذکرہ۔

☆... آپؐ کے ہر عمل اور ہر واقعہ سے اس بات کا ظہار ہوتا ہے کہ آپؐ کے دل میں ہر وقت محبت الٰہی کا ایک سمندر موجزن تھا

☆... آپ ﷺ کوئی موقع نہیں جانے دیتے تھے جس میں خدا تعالیٰ کی توحید کا ذکر نہ ہو۔ آپؐ کے ہر لفظ میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی تھی۔ جب بھی آپؐ بولتے ہر لفظ سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے

☆... محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر موقع پر زبان مبارک ذکر الٰہی سے تر رہتی تھی

☆... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی خوشی والی بات پیش آتی تو آپؐ فوراً اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدے میں گر پڑتے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (الفضل ویبسائٹ 2 فروری 2026ء)

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے مکمل خطبات انٹرنیٹ پر متعدد ذرائع سے دیکھنے، سننے اور پڑھنے کے لیے مہیا ہیں۔

alislam.org/friday-sermon

mta.tv

الفضل انٹرنیشنل

بدر قادیان

اگر خدا ہے، تو پھر وہ دنیا میں ظلم کی اجازت کیوں دیتا ہے؟

آئرلینڈ سے تعلق رکھنے والی ناصرات الاحمدیہ اور واقفاتِ نَو کے ایک وفد کی ملاقات میں ایک شریکِ مجلس نے راہنمائی کی درخواست کی کہ وہ اپنے دہریہ دوستوں کو کیا جواب دے، جب وہ یہ سوال کرتے ہیں کہ اگر خدا ہے، تو پھر وہ دنیا میں ظلم کی اجازت کیوں دیتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے استفہامیہ انداز میں دریافت فرمایا کہ اللہ نے کہاں ظلم کی اجازت دی ہے؟ اللہ تو کبھی بھی ظلم کی اجازت نہیں دیتا، اللہ تو کہتا ہے کہ انصاف کرو۔ اللہ نے تو کہا ہے کہ جو unjust کرتے ہیں، مَیں اُن کو سزا دوں گا، اُن کو سزا ملے گی۔ انہیں اللہ کے غضب سے خوفزدہ ہونا چاہیے۔

حضورِ انور نے اسلام کے بلند معیارِ انصاف کو قرآنی تعلیم کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اللہ میاں نے تو کہیں نہیں کہا کہ injustice کرو، اللہ تو کہتا ہے کہ تمہارا جسٹس کا لیول اور standard اتنا بلند ہونا چاہیے کہ اگر تمہیں اپنے parents کے متعلق بھی صحیح بات کہنی پڑے اور اگر اُن کو سزا بھی ملتی ہو تو کہو، اگر تمہارے اپنے siblings [یعنی بہن بھائیوں] کے بارے میں کہنا پڑے، تب بھی کہو، کسی بڑے آدمی کے بارے میں کہنا پڑے، تو بے شک سچی بات کرو تا کہ جسٹس قائم ہو۔ قرآن شریف میں تو بے شمار جگہ آیا ہے کہ انصاف کرو اور اگر تم نے انصاف نہ کیا تو تمہیں سزا دی جائے گی...

آخر میں حضورِ انور نے قرآنی دلائل اور اِس پر مبنی اپنے فرمودات کے نوٹس دوسروں کو بطور حوالہ پیش کرنے کی نصیحت فرمائی کہ قرآنِ شریف میں کئی جگہ لکھا ہوا ہے، اُن کو بتایا کرو کہ قرآنِ شریف پڑھو، اپنے ابّا سے کہو یا امّی سے کہو کہ تمہیں آیتیں نکال کے بتا دیں۔ مَیں نے اس پر بہت ساری تقریریں کی ہوئی ہیں، اُن میں سے نوٹ لے لو، اَور جگہوں پر بھی بیان کیا ہوا کہ کس طرح peace قائم کر سکتے ہیں، کس طرح absolute justice ہو سکتا ہے، وہ پڑھ کے اور نوٹ کر کے بتایا کرو کہ یہ دیکھو، اللہ میاں تو یہ کہتا ہے۔(الفضل ویبسائٹ، 11 جنوری 2026ء)(الفضل انٹرنیشنل 23/ اکتوبر 2025ء)

درد کی دولت

جب خود پہ نہ گزرے تو معلوم نہیں ہوتا
سرمایۂ غم یکساں مقسوم نہیں ہوتا

ہاں درد بہلتا ہے کچھ وقت کے مرہم سے
کم ہوتا تو ہے لیکن معدوم نہیں ہوتا

سچ وہ ہے جو آنکھوں سے آنکھوں میں اترتا ہے
الفاظ جو کہتے ہیں مفہوم نہیں ہوتا

رکھ لیتی ہوں میں خود کو ہر دکھ کی کہانی میں
دل یوں ہی تو رنجیدہ مغموم نہیں ہوتا

یہ سوچ کے عزت کی ہر لمحہ حفاظت کی
ہر نیچی نظر والا معصوم نہیں ہوتا

الجھے ہوئے رہتے ہیں دنیا کے بکھیڑوں میں
کب حکم ہو جانے کا معلوم نہیں ہوتا

خاموشی سے سہتی ہوں ہر ظلم زمانے کا
دل درد کی دولت سے محروم نہیں ہوتا

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

قادیان دارالامان میں جماعت احمدیہ بھارت کے ۱۳۰ویں جلسہ سالانہ سے

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز اختتامی خطاب کا خلاصہ

جلسہ سالانہ قادیان آج اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جلسے کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس لیے یہ جلسہ عام جلسوں کی طرح نہیں ہے۔ اس جلسے کی بنیادی اینٹ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لیے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں ہر جگہ جلسے منعقد ہو رہے ہیں اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا، قومیں اس میں شامل ہو رہی ہیں۔

آج کے جلسے میں مختلف ممالک کے لوگ اور قومیں شامل ہیں۔ اس وقت کی اطلاع کے مطابق ۳۷ر ملکوں کی نمائندگی ہے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ جلسہ خدا تعالیٰ کی خاص تائید اپنے ساتھ لیے ہوئے ہے۔

لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ اس جلسہ کی برکات سے وہ شخص فائدہ اٹھائے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کیے ہوئے اپنے عہد بیعت پر قائم ہو گا۔ جو لوگ اپنی روحانی، اخلاقی بہتری اور ترقی کی طرف توجہ نہیں دیتے، وہ اس کی برکات سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے جو عہد بیعت لیا ہے، اس کی ہر احمدی کو ہر وقت جگالی کرتے رہنا چاہیے اور خاص طور پر اس جلسے میں شامل ہو کر اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے تبھی ہم آپؑ کی دعاؤں کے وارث بنیں گے۔ آپ نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لیے بہت دعائیں فرمائیں۔

آپ لوگوں نے یہاں بہت سارے علمی و دینی موضوعات پر علماء کی تقریریں سنی ہوں گی۔ یہ سب کی سب تقاریر بڑی فائدہ مند، علمی تقریریں ہوتی ہیں۔ لیکن ان تقریروں سے آپ اپنی

زندگیوں میں تبھی فائدہ اٹھاسکتے ہیں جب آپ اپنے عہد بیعت کو اپنے سامنے رکھیں گے اور سچے دل سے اس کو دہراتے اور عمل کرتے رہیں گے۔ یہ ہر احمدی کا فرض ہے۔

کچھ عرصے کے بعد لوگ بھول جاتے ہیں کہ انہوں نے کس بات پر بیعت کی تھی۔ وہ بھول جاتے ہیں کہ ہمارا احمدی ہونے کا مقصد کیا ہے۔ ہم اپنے مقصد کو تب ہی پورا کرنے والے ہو سکتے ہیں جب ہم اس کو یاد رکھیں۔ جس کے لیے ہم نے اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں اس لیے مبعوث فرمایا تھا تاکہ جو لوگ اسلام کی تعلیم کو بھول چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دور ہٹ رہے ہیں ان کو دوبارہ خدا تعالیٰ کے قریب لایا جائے اور اسلام کی تعلیم کے بارے میں ان کو بتا کر انہیں دوبارہ عملی طور پر مسلمان بنایا جائے۔ یہی مقصد ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تھا اور آپ ﷺ نے اپنے صحابہؓ میں پاک تبدیلیاں پیدا کر کے ان کو عملی مسلمان بنایا تھا۔ پس یہ بہت اہم بات ہے جسے ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے۔

عہد بیعت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت سی شرائط رکھی ہیں۔ میں ان کو مختصر طور پر بیان کر دیتا ہوں۔ سب سے پہلے آپؑ نے فرمایا کہ جو میری بیعت میں شامل ہوتا ہے اس کے لیے بنیادی چیز یہ ہے کہ وہ کبھی شرک نہیں کرے گا یہاں تک کہ اسے موت آجائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شرک کی جو تعریف فرمائی ہے وہ ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنی چاہیے۔ آپؑ نے فرمایا کہ توحید صرف اس بات کا نام نہیں کہ منہ سے لا الہ الا اللہ کہیں اور دل میں ہزاروں بت جمع ہوں۔ جو شخص کسی اَور کو یا اپنے نفس کو وہ عظمت دیتا ہے جو خدا تعالیٰ کو دینی چاہیے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔

پھر فرمایا کہ کسی کو بھی کسی قسم کی ناجائز تکلیف نہیں دینی۔ نہ زبان سے، نہ ہاتھ سے۔ پھر فرمایا کہ اگر تم میرے ساتھ منسلک ہو اور میرے سے عہد بیعت باندھا ہے تو یاد رکھو کہ ہر حال میں رنج کی حالت ہے یا خوشی کی حالت ہے، تنگی ہے یا آسانی کی حالت ہے ہر صورت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمیشہ وفاداری کرنی ہے اور راضی بارضا رہنا ہے۔ اسی بات پر ہم بیعت کرتے ہیں۔

ہر احمدی کو ان شرائط بیعت کو وقتاً فوقتاً اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ اب تو اس کے بارہ میں ایک کتاب بھی سامنے ہے۔ جنہوں نے شرائط بیعت اپنے گھروں میں سامنے نہیں لٹکائیں، وہ اب لگالیں۔ اس سے پتا لگتا رہے گا کہ شرائط بیعت کیا ہیں اور جب ان کو پڑھیں گے تو اپنی اصلاح کی بھی کوشش ہوتی رہے گی اور معلوم ہوتا رہے گا کہ کس طرح میں نے حقیقی احمدی مسلمان بننا ہے اور کس طرح اپنے بیعت کے حق کو ادا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اٹھانے کے لیے تیار ہونا چاہیے۔ کسی بھی مشکل یا مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ سے منہ نہیں پھیرنا۔

بہت سارے لوگ سوال کرتے ہیں کہ ہم نے اتنی دعائیں کی ہیں لیکن پھر بھی ہم پر مشکلات وارد ہو رہی ہیں۔ ایسے لوگوں پر واضح ہو کہ اس کا یہی مطلب ہے کہ ہماری دعاؤں میں کمی ہے یا پھر اللہ تعالیٰ مزید ہمارا امتحان لینا چاہتا ہے۔ ہم نے اللہ تعالیٰ کی طرف ہی جھکنا ہے۔ جب ہم اس کے سامنے جھکتے رہیں گے اور مستقل مزاجی سے اس کی عبادت کا حق ادا کرتے رہیں گے تو اللہ تعالیٰ پھر فضل بھی فرمائے گا۔

پھر ہم نے یہ عہد کیا ہے کہ جو غلط قسم کے رسم و رواج ہیں اور ہوا و ہوس کی باتیں ہیں، ہم نے ہمیشہ ان سے بچ کے رہنا ہے اور قرآن کریم کے احکامات پر مکمل طور پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

جب ہم عہد بیعت کا جائزہ لیں تو خود ہی پتا لگ جائے گا کہ کس حد تک ہم اس پر عمل کر رہے ہیں۔ کیا ہم اللہ اور رسولؐ کی باتوں پر سو فیصد عمل کرنے والے ہیں؟ اگر نہیں تو استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ قرآن کریم کے اوامر اور نواہی کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

پس دنیا بھر میں ہر احمدی جو اس وقت میری یہ بات سن رہا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے اپنی روحانی ترقی اور عہد بیعت کو پورا کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرنی ہے۔ ان باتوں کو اپنے سامنے رکھنا ہے، عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور کبھی ان چیزوں سے دور نہیں ہٹنا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتایا ہے کہ کس طرح اپنی اصلاح کرنی چاہیے کن باتوں کی طرف توجہ دینی چاہیے۔ سب سے بنیادی چیز آپؑ نے یہی بتائی کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو تبھی اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کر سکو گے۔ اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

جب تک عمل نہ ہو لفّاظی سے کام نہیں ہوتا۔ اگر تم اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہو، اگر تم اپنے حق بیعت کو ادا کرنا چاہتے ہو تو پہلے تمہیں خود تقویٰ اور طہارت کو اختیار کرنا پڑے گا اور جب تم یہ کرو گے تو پھر تم خدا تعالیٰ کی پناہ کے حصن حصین میں آجاؤ گے۔ اس کے ایسے مضبوط قلعے میں آجاؤ گے جہاں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

لوگ یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوئیں۔ پہلے ہمیں یہی جائزہ لینا چاہیے کہ کیا ہم نے اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل کرنے کے لیے دعا کی تھی جس کی خدا تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی تھی۔ اگر نہیں تو پھر ہمارے شکوے بے فائدہ ہیں۔

بیعت کے بارے میں حضورِ انور نے فرمایا کہ صرف بیعت کافی نہیں تقویٰ ضروری ہے۔ فتح کے لیے ضروری ہے کہ تقویٰ ہو۔ آپؑ نے توجہ دلائی کہ ضروری امر یہ ہے کہ اخلاق اور اعمال میں ترقی کریں اور تقویٰ اختیار کریں۔ ہر ایک پر لازم ہے کہ ان حملوں کا جواب دینے میں کوتاہی نہ کریں جو اسلام پر ہو رہے ہیں۔ اس میں اپنی کوئی بڑائی نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے گذشتہ خطبہ جمعہ [۱۲ر دسمبر ۲۰۲۵ء] کے حوالے سے تبلیغ کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو لوگ اپنی بڑائی بیان کرنے لگ جاتے ہیں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اصل مقصد یہ ہونا چاہیے کہ خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہو۔ تقویٰ اختیار کرو تا کہ بیعت کا حق اور مقاصد کو پورا کرنے والے بنو۔ نمازوں میں عاجزی ہو، تہجد ادا کرو، خدا تعالیٰ عاجز اور متقی کو ضائع نہیں کرتا۔

فرمایا کہ بعض لوگ ملتے ہیں کہ ہم لوگ بہت دعائیں کرتے ہیں۔ بے شک دعائیں کرتے ہیں لیکن ابھی وہ معیار حاصل نہیں ہوا جو ہونا چاہیے۔ اسی طرح باقی دنیا میں بھی اگر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا ہے تو تقویٰ حاصل کرنا پڑے گا۔

ایک دن بڑے درد سے حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اصلاح اور تقویٰ پیدا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم میری راہ اور مقصد میں روک بن جاؤ۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دعا اور تدبیر پر بھروسہ

کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ نئی زندگی ہے۔ ایسی تبدیلی ہو جو واضح ہو اور نظر آئے۔

آپؑ نے فرمایا کہ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیے۔ ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔ نمازوں کو جمع کرنا جائز ہے لیکن یہ کہنا کہ بھول گیا، یہ جائز نہیں۔ بعض لوگ نمازوں پر توجہ نہیں دیتے۔ جلسہ پر تین دن آئے ہیں۔ لوگوں نے نمازوں اور تہجد پر توجہ دی ہے۔ اور رپورٹیں بھی یہی آرہی ہیں کہ توجہ دے رہے ہیں۔ لیکن جب گھروں پر جاتے ہیں تو باقاعدگی نہیں رہتی۔ اسی لیے آپؑ نے فرمایا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔ اگر صحیح طرح ادا کروگے تو اللہ تعالیٰ دنیاوی نعمتوں سے نوازتا چلا جائے گا۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کسی کی پروا نہیں کرتا مگر صالح بندوں کی۔ آپس میں صلح کرو۔ استہزا سے دور رہو۔ آپس میں عزت سے پیش آؤ۔ دوسرے کے آرام کو ترجیح دو۔ اللہ تعالیٰ کا غضب زمین پر نازل ہو رہا ہے۔ اور وہ لوگ بچنے والے ہیں جو کامل طور پر اس کی راہ میں آتے ہیں۔ آجکل دنیا کے حالات پر غور کرنا چاہیے اور ذہن میں رکھنا چاہیے کہ یہ حالات اللہ تعالیٰ کے غضب کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کی ضرورت ہے۔

پھر حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے الہام ۲۲؍جون ۱۸۹۹ء کے حوالے سے بیان فرمایا کہ بہت دفعہ خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تم لوگ متقی بن جاؤ اور تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو۔ پس یہ بنیادی بات ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائی کہ اپنی جماعت میں یہ پیدا کرو۔ فرمایا کہ میرے دل میں بہت درد پیدا ہوتا ہے۔ میں کیا کروں کہ میری جماعت سچا تقویٰ اختیار کرلے۔ آپؑ نے دعا کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں اتنی دعا کرتا ہوں کہ دعا کرتے کرتے ضعف کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ غشی اور ہلاکت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ پس ہمیں جائزہ لینا چاہیے کہ ہم کس حد تک تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے اپنے عہد بیعت کو نبھانے والے ہیں۔ جس کی بیعت ہم نے کی ہے اس کا تو یہ حال ہے کہ ہمارے درد میں دعائیں کر کر کے اس پر غشی طاری ہو رہی ہے ضعف پیدا ہو رہا ہے۔ اور ہم پوری طرح بنیادی حقوق بھی ادا نہیں کر رہے۔ یا بندوں کے حقوق ادا نہیں کر رہے۔ پس یہ بہت سوچنے سمجھنے اور خوف کا مقام ہے کہیں اللہ تعالیٰ ہم سے وہ برکات نہ چھین لے جو بیعت میں آکر ہمیں ملنی چاہئیں۔ جب تک کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں متقی نہ بن جائے خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے شاملِ حال نہیں ہوتی۔ پس خدا تعالیٰ کی نصرت کے لیے متقی بننا ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وہ دعا پیش کی جو حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے ماننے والوں کے لیے پیش فرمائی تھی۔

"اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کر سکتا، تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت درجہ مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین ثم آمین۔"

فرمایا پس یہ دعائیں جو آپؑ نے کیں اور ہمیں سکھانے کے لیے کیں۔ کہ یہ دعا کرو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرو۔ اس کے لیے دعا مانگو۔ پس اگر ہم ان باتوں پر عمل کریں گے تو ان مقاصد کو حاصل کرنے والے ہوں گے جن کے لیے حضرت مسیح موعودؑ آئے تھے۔

اگر ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی دعاؤں کا وارث بننا ہے اور خاص طور پر ان دعاؤں کا وارث بننا ہے جو جلسوں میں شامل ہونے والوں کے لیے آپؑ نے کی ہیں تو ہمیشہ ان باتوں کو سامنے رکھنا ہوگا۔ ہر وقت عہد بیعت سمجھنے اور دہرانے کے لیے سامنے رکھیں، یا ایسی جگہ پر رکھیں جہاں نظر پڑتی رہے۔ لوگ بہت ساری چیزیں فریم لگا کر رکھتے ہیں یہ بھی فریم لگا کر رکھ لیں اس سے فائدہ ہی ہوگا۔

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرنے والا ہو اور اس کوشش میں ہو کہ ہم نے شرائط بیعت کو بھی پورا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے بہت نصائح کی ہیں۔ جو دعائیں آپؑ نے کی ہیں ان کا وارث بننا ہے تو ہمیں اپنے عملوں کو بدلنا پڑے گا۔ اور واضح تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ جب یہ ہوگا تو تب ہی ہم بیعت کا مقصد پانے والے ہوں گے۔

حضور انور کا خطاب ۱۱ بج کر ۴۶؍ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کروائی۔ دعا کے بعد قادیان دارالامان سے اردو نظمیں اور عربی قصیدہ پیش کیا گیا۔

حاضری کی بابت اعلان کرتے ہوئے حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس وقت قادیان کی حاضری ہے ۱۳؍ ہزار ۸۱۵۔ مختلف قوموں کے لوگ ہیں یہاں شامل ہیں۔ اس وقت یہاں یوکے میں، اسلام آباد میں ہمارے، حاضری ہے ۳؍ ہزار ۳۶۵۔ اور مختلف جگہوں پہ جو جلسے ہو رہے ہیں، بعض جگہ ویسے لوگ اکٹھے جمع ہوئے ہیں۔ ۶، ۷ جگہ تو جلسے ہو رہے ہیں۔ افریقہ کے حالات آج کل کافی خراب ہیں۔ اس کے باوجود لوگوں نے بڑی قربانی کر کے، بڑی تکلیف برداشت کر کے جلسے میں شامل ہوئے ہیں۔ نائیجر میں اس وقت ۳؍ ہزار ۳۴۰؍ لوگ ہیں۔ برکینا فاسو میں ۶؍ ہزار ۱۴۱؍ ہیں۔ برکینا فاسو کے حالات تو خاص طور پر بہت خراب ہیں۔ سینیگال میں ۱۵۱۰؍ ہیں۔ فرنچ گیانا میں ۵۰؍ کے قریب لوگ ہیں۔ چھوٹی سی جماعت ہے۔ چیک ریپبلک میں ۱۵۷؍ ہیں، یہاں بھی چھوٹی سی جماعت ہے۔ گنی بساؤ میں ۵؍ ہزار ۵۰؍ ہیں۔ ٹوگو میں ۱۱۲۷؍ ہیں، یہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ کونگو کنشاسا میں اس وقت ۲؍ ہزار ۳۴۷؍ لوگ مرکز میں بیٹھے ورچوئل سن رہے ہیں۔ جرمنی میں اس وقت وقف نو کا اجتماع ہو رہا ہے، وہاں ۳؍ ہزار ۳۵۰؍ واقفین نو جلسہ سُن رہے ہیں۔ ٹوٹل باہر کے لوگ جو سن رہے ہیں ۲۳؍ ہزار سے اوپر ہیں، اس طرح اللہ کے فضل سے اس وقت گھروں کے علاوہ جو لوگ سن رہے ہیں، یا مختلف مراکز میں بیٹھے جلسہ سن رہے ہیں ان کے علاوہ جو اجتماعی طور پر جلسہ سن رہے ہیں ان کی کل تعداد اس وقت تقریباً ۴۰ ہزار بن جاتی ہے۔ جزاک اللہ۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ سب شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ سب نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ (الفضل ویبسائٹ، 3 جنوری 2026ء)

جوبَن پہ ماہتاب ہے تاروں بھری ہے رات

کوئل کی کُوک کلیوں کی مہکار دیکھنا
بُلبُل ہے کیسے پھول پہ نثار دیکھنا

جوبَن پہِ ماہتاب ہے تاروں بھری ہے رات
چھایا ہُوَا ہے چار سُو خُمار دیکھنا

جنگل میں دوڑتے ہیں غزالوں کے قافلے
اُفلاک پر پرندوں کی رفتار دیکھنا

نیلے گگَن پہِ کون بناتا ہے نقشِ نَو
اُڑتے ہیں گالے رُوئی کے اُس پار دیکھنا

حیرت زدہ ہُوں دیکھ کے جِس کی مصوّری
دل چاہتا تو ہے اُسے اِک بار دیکھنا

خورشید ہے اک آئینہ اُس شہرِ یار کا
پھیلے ہیں اُس کے ہر طرف اَنوار دیکھنا

کتنا حسیں ہے چاند یہی سوچتے ہیں ہم
حُسنِ اَزل ہی ہے پسِ دیوار دیکھنا

صدقے میں اُس کی ذات کے جس کی نہیں نظیر
دِل ہے اُسی کی چاہ میں سَرشار دیکھنا

کتنے کرم ہیں رب کے کبھی سوچ تو سہی
ہر شاخ ہو رہی ہے ثمر بار دیکھنا

کتنی حسیں ہے نازؔ مرے رَب کی کائنات
کتنے حسیں ہیں یہ گُل و گُلزار دیکھنا

طاہرہ زرتشت نازؔ

بنیادی مسائل کے جوابات

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے اپنے کسی عزیز کے آپریشن کے ذریعہ جنس تبدیل کروانے (لڑکے سے لڑکی بننے) کا ذکر کرکے اپنی پریشانیوں کا اظہار کیا اور دریافت کیا کہ کیا یہ لڑکا جو، اب لڑکی بن گیا ہے، اپنی تجنید لجنہ میں کروا سکتی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ ۱۳ دسمبر ۲۰۲۳ء میں اس استفسار کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: اصل بات یہ ہے کہ تخلیق آدم سے لے کر قیامت تک شیطان نے آدم کی اولاد کو بہکانے اور اسے خدا تعالیٰ کے راستہ سے برگشتہ کرنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا ہے، اس کے تحت شیطان مختلف طریقوں سے انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

اس آخری زمانہ میں شیطان نے دجالی قوتوں کا روپ دھار کر انسانوں کو گمراہ کرنے کا طریق اختیار کیا ہے اور یہی وہ زمانہ ہے جس سے ہر نبی نے اپنے متبعین کو ڈرایا اور آنحضور ﷺ نے اس کے بارہ میں بہت زیادہ انذار فرمایا۔ (صحیح بخاری کتاب الفتن بَاب ذِكْرِ الدَّجَّالِ) اور ان شیطانی اور دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لیے اپنے روحانی فرزند اور غلام صادق مسیح موعود و مہدی معہود کی بعثت کی خوشخبری عطا فرمائی۔ (صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن بَاب قَوْلُهُ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شیطانی اور دجالی طاقتوں کے مقابلہ کے لیے ہمیں جو دعا اور قلمی جہاد کے ہتھیار عطا فرمائے ہیں اور جو اسلام کی حقیقی تعلیم سے ہمیں آگاہ فرمایا ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو ان ہتھیاروں سے لیس کر کے اور ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ان شیطانی اور دجالی قوتوں کا مقابلہ کر کے خود کو اور اپنی آئندہ نسل کو ان کے حملوں سے محفوظ کریں۔

آپ کا بھانجا بھی ان دجالی چالوں کے بہکاوے میں آکر چونکہ تبدیلیٔ جنس کے سارے اقدام کر چکا ہے، اس لیے اب ہم سوائے دعا کے اور کیا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہدایت دے۔

آپ کے بھانجے نے اگر آپریشن کے ذریعہ اپنے جسمانی اعضاء تبدیل کروا لیے ہیں اور اس کا Reproductive سسٹم تبدیل ہو گیا اور اس میں اب مردوں والی کوئی ظاہری علامات نہیں رہیں تو وہ چونکہ لڑکی بن چکی ہے، اس لیے وہ عورتوں کی طرف جا سکتی ہے۔ لیکن اگر اس کے اعضاء لڑکوں والے ہیں تو صرف یہ کہنے سے کہ وہ لڑکی بن گیا ہے، لڑکی نہیں سمجھا جائے گا اور عورتوں کی طرف نہیں جا سکتا۔ (الفضل، 31 جنوری 2026ء (قسط ۱۰۸))

مَطمحِ نظر و مقصدِ حیات

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (سورۃ العنکبوت (۲۹) آیت: ۶۵)

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (سورۃ العنکبوت (۲۹)، آیت: ۷۰)

قطعہ

دُنیا کی زندگی ہے فقط لَہو اور لَعَب
اِک آخرت کا گھر ہے فقط عیش کا طَرَب
کرتے ہیں جو بھی کوششیں راہِ سلوک میں
اُن مُحسنوں کے ساتھ ہے ہر وقت اُن کا رَبّ

ڈاکٹر فرید احمد

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ویسٹ کوسٹ امریکہ کے خدام کے ایک وفد کی ملاقات

مَیں ہمیشہ والدین سے کہتا ہوں کہ بچپن میں یا چودہ یا پندرہ سال کی عمر تک بھی لڑکیاں ہوں یا لڑکے وہ جماعت سے خوب وابستہ رہتے ہیں، لیکن پھر پندرہ یا سولہ سال کے بعد وہ اس حد تک جماعت سے وابستہ نہیں رہتے کہ جتنا وہ پہلے ہوتے تھے، اس لیے آپ کو ان کے ساتھ باقاعدگی سے باہم مل کر نشستیں منعقد کرنی چاہئیں اور ان سے بات چیت کرنی چاہیے تاکہ وہ جماعت کے ساتھ جُڑے رہیں اور جماعت سے وابستہ رہیں

مورخہ ۱۱؍ جنوری ۲۰۲۶ء، بروز اتوار، امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ویسٹ کوسٹ امریکہ کے خدام کے سترہ (۱۷) رکنی وفد کو بالمشافہ شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ یہ ملاقات اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوئی۔ مذکورہ وفد نے خصوصی طور پر اس ملاقات میں شرکت کی غرض سے امریکہ سے برطانیہ کا سفر اختیار کیا۔

جب حضورِ انور مجلس میں رونق افروز ہوئے تو آپ نے تمام شاملینِ مجلس کو السلام علیکم کا تحفہ عنایت فرمایا۔

ملاقات کے آغاز میں امیر قافلہ نے وفد کا تعارف کرواتے ہوئے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ یہ خدام، مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ کے دو ریجنز ساؤتھ ویسٹ اور نارتھ ویسٹ سے تعلق رکھتے ہیں، جو کہ San Diego، Sacramento، Seattle، Silicon Valley، Phoenix جیسے شہروں کی نمائندگی کر رہے ہیں اور زیادہ تر Los Angeles سے ہیں۔

بعد ازاں تمام شاملینِ مجلس کو حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں فرداً فرداً اپنا تعارف پیش کرنے کا موقع ملا۔

دورانِ تعارف ایک انڈونیشیائی نژاد خادم نے اُردو میں اپنا تعارف پیش کیا، تاہم یہ بھی عرض کیا کہ اُردو زبان پر اسے مکمل عبور حاصل نہیں ہے، اس پر حضورِ انور نے خادم کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ اُردو زبان سیکھ سکتا ہے۔

گردوں کے ماہر ایک ڈاکٹر سے گفتگو کے دوران حضورِ انور نے نصیحت فرمائی کہ وہ جماعت کے کسی ہسپتال میں وقفِ عارضی کے لیے وقت دیں۔ اسی طرح لاس اینجلس جماعت کے جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے والے ایک اَور خادم نے اپنی پوری جماعت کی جانب سے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں محبت بھرا اسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی، جس پر حضورِ انور نے ازراہِ شفقت ''وعلیکم السّلام ورحمۃ اللّٰہ'' کے دعائیہ کلمات سے نوازا۔

مزید برآں دورانِ ملاقات شاملینِ مجلس کو حضور انور کی خدمت اقدس میں متفرق سوالات پیش کرنے نیز ان کے جواب کی روشنی میں حضورانور کی زبانِ مبارک سے نہایت پُر معارف، بصیرت افروز اور قیمتی نصائح پر مشتمل راہنمائی حاصل کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

ایک خادم نے اپنی ذاتی آزمائش کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ دو مرتبہ اسقاطِ

حمل کے باعث وہ اور ان کی اہلیہ بے حد صدمے اور شدید تکلیف کا شکار ہیں۔ اگرچہ وہ دونوں نوجوان اور صحت مند ہیں لیکن اس کے باوجود دوبارہ کوشش کرنے سے خوف محسوس کرتے ہیں، نیز اس سلسلے میں راہنمائی کی درخواست کی کہ وہ اپنے اندر دوبارہ امید اور حوصلہ کس طرح پیدا کرسکتے ہیں؟

حضورِ انور نے خادم کی بات نہایت توجہ اور شفقت کے ساتھ سماعت فرمائی اور اس ضمن میں مزید تفصیلات دریافت کیں، نیز حضورِ انور نے استفسار فرمایا کہ آیا ان کے کوئی بچے ہیں یا نہیں؟ اس پر خادم نے نفی میں جواب عرض کیا۔ مزید بر آں جب طبّی علاج کے بارے میں دریافت فرمایا گیا تو خادم نے اس کی تصدیق کی۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ایسا صدمہ خصوصاً ماں کے لیے برداشت کرنا انتہائی مشکل اَمر ہوتا ہے۔ تاہم حضورِ انور نے نہایت محبّت سے حوصلہ بڑھاتے ہوئے فرمایا کہ کبھی ہمت نہ ہاریں اور نہ ہی اُمید کا دامن چھوڑیں۔ مزید بر آں حضورِ انور نے دعا کرنے کی تلقین فرماتے ہوئے تسلّی دی کہ ان شاءاللہ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔

اسی طرح حضورِ انور نے ازراہِ شفقت خادم کو ہدایت فرمائی کہ آئندہ جب ان کی اہلیہ حاملہ ہوں تو حضورانور کو مطلع کریں، اور اگر وہ چاہیں تو ہومیوپیتھک دوا بھی بھجوا دی جائے گی۔ جواب کے اختتام پر حضورِ انور نے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت مند اور لمبی عمر پانے والی نیک اولاد سے نوازے۔

ایک خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ اسے بحیثیت قائد مجلس Phoenix خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ یہ سماعت فرما کر حضورِ انور نے دریافت فرمایا کہ آیا وہ طالب علم ہے یا کسی ملازمت سے وابستہ ہے؟ خادم نے عرض کیا کہ وہ طالب علم نہیں بلکہ پیشہ ورانہ طور پر Arizona کی ایک بڑی الیکٹرک یوٹیلٹی کمپنی میں senior risk analyst کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ اس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ اچھا! تو پھر اس وقت امریکہ میں سب سے بڑا خطرہ کیا ہے، کیا وہ آپ کے صدر ہیں؟ خادم نے عرض کیا کہ یہ ایک بہت اچھا سوال ہے۔ جس پر حضورِ انور نے دوبارہ مسکراتے ہوئے تبصرہ فرمایا کہ اس وقت سب سے بڑا خطرہ آپ کے صدر ہی ہیں۔ حضورِ انور کے اس برجستہ تبصرے پر تمام شاملینِ مجلس بھی مسکرا دیے اور خوب لُطف اندوز ہوئے۔

بعد ازاں اسی خادم نے چند سال قبل اپنے والد صاحب کی وفات کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ والد صاحب بیماری کے ایام میں بھی جماعت سے گہرا اور مضبوط تعلق رکھتے تھے، اسی طرح کہا کہ وہ اپنے والد صاحب کو بے حد یاد کرتا ہے اور اکثر دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش! ان سے تبادلۂ خیال کا موقع مل سکتا۔ اس ضمن میں حضورِ انور سے راہنمائی کی درخواست کی کہ ایسے غم اور اداسی کے جذبات سے کس طرح بہتر طور پر نمٹا جا سکتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے والد کی جدائی کے فطری غم کے حوالے سے خادم کو حکمت اور شفقت کے ساتھ تسلّی دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ اپنے والد کے کردار سے بخوبی واقف ہیں، آپ کو ان کا کردار پسند تھا اور آپ جماعت کے لیے ان کی گرانقدر خدمات کو بھی جانتے ہیں۔ آپ ان کے دوسروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کے رویّے سے آگاہ ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ اپنے بچوں کے بارے میں ان کی کیا خواہشات اور توقعات تھیں۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ ان خواہشات کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور ان کے کردار اور اخلاق کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اس طرح آپ حقیقت میں جنّت میں ان کی روح کو سکون پہنچا سکتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے لیے دعا بھی کرتے رہیں۔

پندرہ سالہ دسویں جماعت کے ایک طالبعلم خادم نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ وہ اپنی پانچ وقت کی نمازیں پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے، باقاعدگی سے قرآنِ کریم کی تلاوت کرتا ہے، مسجد جاتا ہے اور طاہر اکیڈمی میں خدمت بھی انجام دیتا ہے۔ تاہم فطرتاً چونکہ وہ کم گو ہے لہٰذا اسے سکول اور مسجد میں لوگوں سے بات چیت اور میل جول کرنے میں دُشواری محسوس ہوتی ہے۔

اس پر حضورِ انور نے خادم کے مافی الضّمیر کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ تو آپ شرمیلے بہت ہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ آپ کو یہ کام پسند نہیں ہیں، آپ کو پسند ہیں، لیکن آپ شرمیلے بھی ہیں۔

حضورانور نے ایک احمدی ہونے کے ناطے لوگوں تک پیغام پہنچانے اور فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی کے حوالے سے اپنے اندر خوداعتمادی پیدا کرنے کو ضروری قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے تو اپنے اندر confidence پیدا کرو۔ احمدی کو تو بڑا confident ہونا چاہیے تا کہ لوگوں کو احمدیت کے بارے میں بتائے۔ اگر ہم confident نہیں ہوں گے تو ہمارا exposure صحیح نہیں ہو گا اور اگر لوگوں سے interact نہیں ہو گا تو پھر تبلیغ کس طرح ہو گی؟

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے دعا کی جانب توجہ دلاتے ہوئے اس اَمر پر زور دیا کہ نمازیں پڑھ رہے ہو، اللہ کا حق ادا کر رہے ہو، یہ بڑی اچھی بات ہے۔ لیکن نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ میرے میں یہ جو بھی کمی ہے یا کمزوری ہے، تُو اس کو بھی دُور کر دے اور میں صحیح طرح confident ہو کے لوگوں سے بات کر سکوں۔

ایک شریکِ مجلس نے سوال کیا کہ کیا انبیاء یا خلفاء کی حکمت کا موازنہ البرٹ آئن سٹائن جیسے سائنسدانوں کے آئی کیو لیول سے کیا جا سکتا ہے اور ہم یہ کیسے ثابت کر سکتے ہیں کہ خلیفہ کی حکمت دنیاوی ذہین لوگوں سے زیادہ ہے؟

اس پر حضورِ انور نے انبیاء اور خلفاء کی حکمت کے موازنے کی بابت تفصیلی اور بصیرت افروز راہنمائی عطا فرمائی کہ آپ انبیاءؑ اور خلفاء کے IQ لیول کا موازنہ نہیں کر سکتے، انبیاءؑ کو ہر لحاظ سے اللہ تعالیٰ کی راہنمائی حاصل ہوتی ہے، لیکن خلفاء کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوتا۔ بعض اوقات وہ غلطی کر سکتے ہیں، لیکن اگر معاملات جماعتی نوعیت کے ہوں اور ان معاملات میں خلیفۂ وقت کوئی غلطی کرتا ہے تو اس سے جماعت کو نقصان نہیں پہنچتا۔ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا سامان پیدا فرما دیتا ہے کہ جس سے معاملہ سلجھ جاتا ہے اور افرادِ جماعت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑنے دیتا۔

حضورِ انور نے محنت اور دماغی صلاحیت کے ثمرات پر روشنی ڈالی کہ جہاں تک سائنسدانوں کا تعلق ہے، کوئی بھی شخص جو محنت کرتا ہے، جو اپنا دماغ استعمال کرتا ہے، وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سائنسدان کو اچھے ذہن سے نوازا ہے اور اسے محنتی بنایا ہے اور وہ ہمیشہ مختلف باتوں یا اُمور پر غور و فکر کرتا رہتا ہے کہ جس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ مثبت نتائج مرتّب فرماتا ہے۔

حضورِ انور نے روحانیت اور دنیاوی سوچ کے فرق کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے، یہ سائنسدان جو مذہبی سوچ نہیں رکھتے وہ صرف ایک لائن یا ایک راہ پر چل کر کام کر رہے ہیں یعنی دنیاوی لحاظ سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور اپنے دماغ کا استعمال کر رہے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ جب وہ محنت سے کام کرتے ہیں اور اپنا دماغ استعمال کرتے ہیں تو وہ ان کی محنت اور دماغ کے استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ انہیں اچھے نتائج سے نوازتا ہے اور وہ مختلف باتیں ثابت کرتے ہیں۔

اسی تناظر میں حضورِ انور نے مذہبی فکر رکھنے والے سائنسدانوں کی مثال دیتے ہوئے مشہور و معروف پہلے نوبیل انعام یافتہ احمدی مسلم سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب کا ذکرِ خیر فرمایا کہ ڈاکٹر عبدالسلام جیسے کچھ سائنسدان ہیں کہ جو مذہبی سوچ کے مالک تھے، وہ محض سائنسدان ہی نہیں تھے بلکہ انہیں نوبیل پرائز بھی ملا تھا لیکن وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے قرآن کریم سے راہنمائی ملی۔ اور وہ کہتے تھے کہ قرآنِ کریم میں سینکڑوں آیات ہیں جنہوں نے تحقیق کے سلسلے میں میری راہنمائی کی۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے نظامِ عالَم میں جاری دو قوانین کی بابت لطیف پیرائے میں روشنی ڈالی کہ تو دو قوانین عمل میں ہوتے ہیں۔ ایک قانونِ شریعت اور دوسرا قانونِ قدرت۔ قانونِ قدرت کہتا ہے کہ اگر آپ اپنا ذہن استعمال کر رہے ہیں، محنت کر رہے ہیں، تو آپ کو نتیجہ ملے گا۔ قانونِ شریعت کہتا ہے کہ اگر آپ اپنا ذہن استعمال کر رہے ہیں تو آپ کو دو برکتیں ملیں گی۔ ایک تو یہ کہ آپ کو اپنے دین کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی برکت ملتی ہے اور دوسری یہ کہ آپ کو اپنے ذہن کا استعمال اور اپنی کوشش سے مثبت نتائج حاصل کر کے برکت ملتی ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو کیا اللہ ان کے متعلق فیصلہ فوراً کر دیتا ہے یا انہیں قیامت کے دن تک انتظار کرنا پڑتا ہے؟

اِس پر حضورِ انور نے بعد از وفات جزا و سزا کے فوری طور پر جاری ہونے والے نظام کے بارے میں حکیمانہ انداز میں راہنمائی عطا فرمائی کہ دیکھیں! جب بھی کوئی شخص نیک اعمال کر تا رہا ہو اور پھر جب وہ وفات پا جائے تو وہ سیدھا جنّت میں جائے گا، یعنی جنّت کے ابتدائی درجہ میں داخل ہو گا اور وہ جنّت کے اعلیٰ درجہ میں نہیں داخل ہو گا۔ اور جو بُرے اعمال کرتے رہے ہیں وہ جہنم میں جائیں گے اور انہیں ان کی سزا ملے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ موت کے بعد آپ کو ایک انتظار گاہ یعنی عالمِ برزخ میں چھوڑ دیا جائے گا تاکہ آپ قیامت کے دن تک انتظار کریں جو کہ ایک لاکھ سال بعد شاید آئے یا جب بھی آئے، ہمیں تو نہیں معلوم۔ پھر تو نیک اعمال بجالانے کا کیا مقصد ہو گا؟ اگر آپ کو طویل عرصے تک انتظار کرنا پڑے اور اپنا انعام فوراً نہ ملے پھر انسان نیک اعمال کیوں بجالائے؟

اسی تناظر میں حضورِ انور نے بروزِ قیامت حتمی فیصلوں کے صادر فرمائے جانے اور مزید جزا و سزا کے تصوّر کو بھی واضح فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ تم نیک کام کرو، تو مَیں تمہیں جنّت میں بھیجوں گا، لیکن قیامت کے دن پھر اللہ تعالیٰ تمام روحوں کو دوبارہ اکٹھے جمع کرے گا اور پھر وہ اپنا فیصلہ صادر فرمائے گا۔ پھر وہ لوگ جنہوں نے اس دنیا میں نیک اعمال کیے ہوں گے، انہیں جنّت کے ابتدائی درجہ میں انعام دیا جائے گا اور پھر انہیں جنّت کے اگلے درجہ میں اس سے بھی بہتر انعامات دیے جائیں گے۔ وہ لوگ جنہوں نے بُرے اعمال کیے ہوں گے اور جنہیں جہنّم میں ڈالا گیا ہو گا، جب وہ اللہ کی مرضی کے مطابق جہنّم میں اپنی سزا کاٹ چکے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرما دے گا اور انہیں جنّت میں ڈال دے گا۔ اور وہ لوگ جنہوں نے اتنے بُرے اعمال کیے ہوں، جنہیں مزید سزا دیے جانے کی ضرورت ہو تو اللہ تعالیٰ پھر انہیں جہنّم کے دوسرے درجہ سے گزارے گا۔ تو جیسے ہی انسان وفات پاتا ہے اسے جزا یا سزا ملتی ہے، لیکن قیامت کے دن اس کے متعلق دوبارہ فیصلہ کیا جائے گا اور پھر اس وقت اللہ تعالیٰ یا تو اسے اَور بہتر انعام دے گا، یا زیادہ سزا دے گا، یا وہ لوگ جو جہنّم میں اپنی سزا کاٹ چکے ہوں گے انہیں معاف فرما کر جنّت میں بھیج دے گا۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے موت کے بعد جزا و سزا کے فلسفے کی بہتر تفہیم حاصل کرنے کی بابت ”اسلامی اُصول کی فلاسفی“ اور الحکم میں شائع شدہ حضورِ انور کی راہنمائی سے استفادہ کرنے کی بھی تلقین فرمائی کہ اس فلسفے کو سمجھنے کے لیے میرا خیال ہے کہ آپ کو ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں، میرا خیال ہے کہ دوسرے یا تیسرے سوال کے ضمن میں اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ آپ وہ پڑھ کر اسے بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ مَیں نے کچھ لوگوں کو اس سوال کا تفصیلی جواب بھی دیا ہے اور وہ الحکم میں شائع ہو چکا ہے اور آپ اسے وہاں سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

[قارئین کی معلومات کے لیے عرض کیا جاتا ہے کہ حضورِانور کے ارشاد کی روشنی میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفِ لطیف "اسلامی اُصول کی فلاسفی" میں سوال نمبر دو: "موت کے بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے؟" سے استفادہ کیا جا سکتا ہے جو روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحات ۳۹۶تا۴۱۳ پر موجود ہے۔]

ایک خادم نے سوال کیا کہ جب آپ دنیا بھر کے بچوں کے خطوط پڑھتے ہیں تو اُن کی باتوں کا کون سا پہلو آپ کو سب سے زیادہ خوشی اور مسرت دیتا ہے؟

اس پر حضورِانور نے چھوٹے اور بڑے بچوں کے خطوط کی نوعیت کے بارے میں مسکراتے ہوئے بیان فرمایا کہ بعض اوقات مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں، بس ان کے خطوط ہوتے ہیں اور صرف ان کی حوصلہ افزائی کے لیے مَیں کہہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل فرمائے۔ لیکن بہرحال مجھے خوشی ہوتی ہے کہ بچوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو مجھے لکھتے ہیں اور اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ یعنی وہ بچے جنہیں کچھ سمجھ ہے۔ اور کچھ چھوٹے بچے بھی ہیں، وہ بس کچھ لکیریں ڈال دیتے ہیں اور پھر ان کے والدین ان کی وضاحت پیش کر دیتے ہیں۔ مجھے نہیں معلوم ہوتا کہ جو تشریح والدین نے بیان کی ہے وہ والدین کی اپنی سوچ ہے یا بچے کی سوچ ہے کہ جو بچے نے والدین کے ذریعے سے ظاہر کی ہوتی ہے۔

حضورِانور نے اِس اَمر پر اظہارِ خوشنودی فرمایا کہ لیکن بہرحال مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ کم از کم بچے ایسے ہیں، جو جماعت سے وابستہ ہیں اور جو خلافت سے وابستہ ہیں اور اس کا احترام کرتے ہیں اور پھر وہ دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں۔

جواب کے آخر میں حضورِانور نے جماعت اور خلافت سے وابستگی کے حوالے سے والدین پر عائد ہونے والی ذمہ داری کی جانب بھی توجہ مبذول کروائی کہ تو اسی لیے مَیں ہمیشہ والدین سے کہتا ہوں کہ بچپن میں یا چودہ یا پندرہ سال کی عمر تک بھی لڑکیاں ہوں یا لڑکے وہ جماعت سے خوب وابستہ رہتے ہیں، لیکن پھر پندرہ یا سولہ سال کے بعد وہ اس حد تک جماعت سے وابستہ نہیں رہتے کہ جتنا وہ پہلے ہوتے تھے، اس لیے آپ کو ان کے ساتھ باقاعدگی سے باہم مل کر نشستیں منعقد کرنی چاہئیں اور ان سے بات چیت کرنی چاہیے تاکہ وہ جماعت کے ساتھ جُڑے رہیں اور جماعت سے وابستہ رہیں۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ بحیثیتِ والد آپ کو اپنے بچوں کی کون سی عمر میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ انہیں سنبھالنا مشکل ہے اور بچوں کے ساتھ اس مشکل صورتحال سے کیسے گزرتے تھے؟

اس پر حضورِانور نے فرمایا کہ مجھے کوئی ایسی مشکل محسوس نہیں ہوئی۔ اگر آپ کا اپنے بچوں کے ساتھ اچھا تعلق ہے تو وہ آپ کی ہدایات پر عمل کریں گے۔

حضورِانور نے بچوں کی تربیت میں کسی بھی قسم کی دُشواری سے بچنے کے لیے والدین اور بچوں کے درمیان دوستانہ تعلق قائم کرنے اور اعتماد پیدا کرنے کی ضرورت پر توجہ مرکوز کروائی کہ تو بچوں کو یہ اعتماد ہونا چاہیے کہ والدین ہمارے دوست ہیں اور ہم جو بھی کہیں گے وہ سنیں گے اور اگر ہم مشکل میں ہیں تو وہ ہمارا مسئلہ حل کریں گے۔ تو اگر ان میں اتنا اعتماد ہے، اگر آپ نے ان بچوں میں وہ اعتماد پیدا کیا ہے تو آپ کو مستقبل میں کسی بھی عمر میں ان کی تربیت میں کوئی دُشواری پیش نہیں آئے گی۔

جواب کے آخر میں حضورِانور نے نوجوانوں کی تربیت میں درپیش چیلنجز کی بابت یاددہانی کراتے ہوئے اِس بات پر زور دیا کہ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ پندرہ سال کی عمر کے بعد ماحول کی وجہ سے کافی تعداد میں ایسے بچے ہیں جو بنیادی تعلیم اور اخلاق سے ہٹ جاتے ہیں کہ جس کا اسلام تقاضا کرتا ہے تو اس عمر میں آپ کو اپنے بچوں پر زیادہ نظر رکھنی چاہیے۔ لیکن پندرہ سال کی عمر کے بعد اپنے بچوں کے ساتھ دوستانہ تعلق رکھنے کی کوشش کریں۔

ایک خادم نے حضورِانور کی خدمت میں راہنمائی کی درخواست کی کہ مَیں ایک نوجوان ہونے کے ناطے ان بُرائیوں سے کس طرح محفوظ رہ سکتا ہوں جن کی طرف انسان آسانی سے مائل ہو جاتا ہے نیز ایسے چیلنجز کا سامنا کرتے ہوئے ہم اپنے ایمان پر کس طرح ثابت قدم رہ سکتے ہیں؟

اس پر حضورِانور نے نیک اور بد اعمال کی شناخت اور نیکی اختیار کرنے اور بدی سے بچنے کے بنیادی ذرائع کے بارے میں پُرحکمت راہنمائی عطا فرمائی کہ آپ کو معلوم ہے کہ کون سے اعمال غلط ہیں اور کون سے نیک، تو آپ بد اعمال سے اجتناب کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ قرآنِ شریف کی تلاوت کریں، دینی کُتب کا مطالعہ کریں اور کم از کم ان خطبات کو سنیں جو مَیں ہر جمعہ کے دن دیتا ہوں، تو آپ کو معلوم ہو گا کہ کون سی باتیں اچھی ہیں اور کونسی بُری اور ہم ان سے کس طرح بچ سکتے ہیں۔

حضورِانور نے ہر قسم کی بُرائیوں سے محفوظ رہنے کے حوالے سے پنجوقتہ نمازوں کی خلوصِ دل سے ادائیگی اور سورۃ الفاتحہ میں صراطِ مستقیم پر چلنے کی سکھلائی گئی دعا کو بار بار دُہرانے کی اہمیت کو اُجاگر فرمایا کہ اگر آپ پنجوقتہ نماز ادا کریں گے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بھی ہے کہ اگر آپ خلوصِ دل سے اپنی نمازیں ادا کریں گے تو مَیں آپ کو تمام بُرائیوں سے محفوظ رکھوں گا۔ باوجود اس کے کہ شیطان

نے یہ چیلنج دیا ہے کہ مَیں ہر شخص کو ہر لمحے سیدھے راستے سے بھٹکانے کی کوشش کروں گا، لیکن اگر آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ اے اللہ! مجھے سیدھے راستے پر قائم رکھ تو یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھے گا۔ اسی لیے ہم ہمیشہ سورۃ الفاتحہ میں یہ دعا دُہراتے ہیں: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کہ اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دے، لہٰذا اگر آپ بار بار اس دعا کو دُہرائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بچالے گا۔

مزید برآں حضورِ انور نے ذاتی شعور کی روشنی میں نیک اعمال بجالانے اور بُرے اعمال سے کنارہ کشی اختیار کرنے، بُری صحبت سے بچنے اور ضیاعِ وقت کا ذریعہ بننے والی دیگر لغویات سے اعراض کرنے کی بابت تلقین فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو زرخیز دماغ عطا فرمایا ہے۔ آپ خود سوچ کر فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔ یہ آپ کو تو پہلے ہی معلوم ہے۔ آپ کا سوال اس بات کی طرف نشاندہی کرتا ہے کہ آپ کو اس بات کا شعور حاصل ہے کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا۔ پھر اگر آپ کو معلوم ہے تو بُرے اعمال سے کنارہ کشی اختیار کریں اور اچھے اعمال بجا لائیں، اور بُری صحبت سے دُور ہو جائیں۔ اگر آپ کے دوست اچھے نہیں ہیں تو دوبارہ ان کے پاس مت جائیں، اگر آپ کے بعض دوست نشے کی عادت یا دیگر بُرائیوں میں مبتلا ہوں تو ان سے کنارہ کشی اختیار کر لیں۔ اپنے آئی پیڈ، ٹیلی ویژن یا اس قسم کے پروگرام دیکھنے میں بہت زیادہ وقت صَرف نہ کریں۔

جواب کے آخر میں حضورِ انور نے اس بات پر زور دیا کہ روزانہ پانچ وقت کی نماز ادا کریں، قرآنِ شریف کی تلاوت کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کو ان تمام بُرائیوں سے محفوظ رکھے۔

ایک شریکِ مجلس نے سوال کیا کہ ایک وقفِ نَو خادم مبلغ بننے کے علاوہ کون سا پیشہ اختیار کر سکتا ہے؟

اس پر حضورِ انور نے کسی بھی موزوں پیشے کو اختیار کرتے ہوئے جماعتی خدمت کے جذبے کو مقدّم رکھنے کی بابت پختہ عزم کی اہمیت کو اُجاگر فرمایا کہ آپ مربی، ڈاکٹر، ٹیچر، انجینئر، وکیل یا کسی بھی ایسے شعبے کا انتخاب کر سکتے ہیں کہ جسے آپ اپنے لیے موزوں سمجھتے ہیں۔ آپ جس بھی میدان کا انتخاب کریں جس بھی حیثیت میں ہوں، اگر آپ کا پختہ ارادہ ہو کہ آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے تو آپ جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر تعلیم مکمل کرنے، ملازمت حاصل کرنے اور ایک اچھی اور منافع بخش نوکری ملنے کے بعد آپ یہ کہیں کہ اب مَیں اپنے دنیاوی معاملات میں بہت زیادہ مصروف ہوں تو پھر آپ جماعت کی خدمت نہیں کر سکیں گے۔ اس کے برعکس اگر آپ اس بات پر مضبوطی سے قائم ہوں کہ آپ نے جماعت کی خدمت کرنی ہے تو پھر یقیناً آپ کسی بھی پیشے میں رہتے ہوئے، کسی بھی حیثیت میں، جماعت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

آخر میں امیر قافلہ نے مہمان نوازی اور غیر معمولی شفقت واحسان پر حضورِ انور کا تہِ دل سے شکریہ ادا کیا۔ مزید برآں انہوں نے حضورِ انور کی خدمتِ اقدس میں عاجزانہ درخواست پیش کی کہ پیارے آقا! براہِ کرم امریکہ تشریف لائیں تاکہ ہمیں بھی یہ اعزاز حاصل ہو کہ ہم آپ کی میزبانی کا شرف حاصل کر سکیں۔ اس پر حضورِ انور نے مسکراتے ہوئے نظرِ کرم عطا فرمائی۔

ملاقات کے اختتام پر تمام شاملینِ مجلس کو اپنے محبوب آقا کے ساتھ گروپ تصویر بنوانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ (الفضل، 22 جنوری 2026ء)

حوالے کیسے دیے جائیں

آیت کا حوالہ:

۵۵:۵

سورۃ ۵، آیت ۵۵۔

سورۃ المائدہ، آیت ۵۵

سورۃ ۵ (المائدہ)، آیت ۵۵۔

سورۃ المائدہ (۵)، آیت ۵۵

بہتر ہو گا کہ پڑھنے والوں کی سہولت کے لیے سورت کا نام اور شمار دونوں مہیّا کیے جائیں جیسا کہ اوپر آخری دو مثالوں میں ہے۔

اردو میں ۵ : ۵۵ لکھنا ابہام پیدا کر سکتا ہے کہ کس سورت (۵ یا ۵۵) کی کون سی (۵ یا ۵۵) آیت ہے، اس لیے آخری دو مثالوں کی طرز اختیار کرنا پڑھنے والوں کی سہولت کے لیے بہتر ہو گا۔

حدیث کا حوالہ: جلد اور صفحہ کا شمار دینے کی بجائے کتاب اور باب کے ناموں کے حوالے سے حدیث کا ڈھونڈنا آسان رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کے پہلے ایڈیشنوں کے صفحوں کے نمبر بعد کے ایڈیشنوں کے حاشیے میں درج کیے جاتے ہیں۔ اگر پہلے ایڈیشن کا صفحہ نمبر دے دیا جائے تو بعد کے ایڈیشن کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔

نمازِ جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریر کرتے ہیں کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعد دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر نمازِ جنازہ حاضر اور مرحومین کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ غائب بتاریخ ۳۰؍دسمبر ۲۰۲۵ء

۵۔مکرمہ مسرّت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چودھری ظفر صاحب مرحوم (آف شیخوپورہ حال نیویارک)

13؍ستمبر 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق چھور ضلع سیالکوٹ سے تھا۔ آپ کے والد مکرم چودھری محمد حسین صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ مکرم چودھری شاہ نواز صاحب اور مکرم چودھری نبی احمد صاحب کی کزن تھیں۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، مہمان نواز، بڑی ملنسار، نرم دل اور غریب پرور خاتون تھیں۔ بہت سے غرباء کو اپنے گھر پر رکھ کر ان کا علاج کروایا اور غریب بچیوں کی شادیوں پر کھلے دل سے مدد کیا کرتی تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ 1989ء میں اپنے خاوند کے ساتھ امریکہ منتقل ہوئی تھیں۔ آپ جماعتی پروگراموں میں بڑے شوق اور باقاعدگی سے شامل ہوتیں اور ایم ٹی اے کے پروگرام بھی بڑی باقاعدگی سے دیکھتی تھیں۔ پسماندگان میں 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم چودھری وسیم احمد صاحب (وکالت تبشیر یوکے) کی چچی تھیں۔ (الفضل ڈاٹ آرگ، 19 جنوری 2026ء

نماز جنازہ غائب ۳؍جنوری ۲۰۲۶ء

۳۔مکرمہ نوید السحر جٹالہ صاحبہ اہلیہ مکرم رمضان الحق جٹالہ صاحب (کیلیفورنیا، امریکہ)

8؍دسمبر 2025ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم چودھری محمد شریف صاحب مرحوم (سابق امیر ضلع لودھراں) کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بہت شوق اور باقاعدگی سے حصہ لیتی تھیں۔ آپ کو مقامی لجنہ میں مختلف عہدوں پر خدمت کی بھی توفیق ملی۔ کئی سال جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ امریکہ میں جلسہ گاہ کے سٹیج کی تزئین و آرائش کے کام میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ نمازوں اور روزوں کی باقاعدگی سے پابندی کرتی تھیں اور رمضان میں متعدد مرتبہ اعتکاف کی بھی سعادت حاصل کی۔ تلاوتِ قرآنِ کریم سے خاص شغف تھا اور صبح و شام باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی صحابہ کرام کے واقعات پڑھنا اور انہیں دوسروں تک پہنچانا مرحومہ کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ چندہ جات باقاعدگی سے اور بروقت ادا کرتی تھیں۔ خلافت سے گہری محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹے شامل ہیں۔ (الفضل ویبسائٹ، 24 جنوری 2026ء)

اپنے علم اور معرفت کی ترقی کے لئے

روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن خریدیں اور پڑھیں

زرِ سالانہ ایک سو ڈالر میں سال میں پچاس شمارے وصول فرمائیں۔

Subscribe online at www.amibookstore.us under subscriptions.

ہومیوپیتھک دواؤں کے ممکنہ نقصانات

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی معروف کتاب ’’ہومیو پیتھی — علاج بالمثل‘‘ میں ہومیو پیتھک ادویات کے بارے میں ایک نہایت اہم اور بصیرت افروز حقیقت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ خیال کہ ہومیو پیتھک دوائیں بالکل بے ضرر ہوتی ہیں اور ان کے غلط استعمال سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا — بالکل درست نہیں۔ آپؒ اس کی مثال ایک تیز رفتار مگر محفوظ کار سے دیتے ہیں کہ اگر وہ کسی اناڑی اور ناتجربہ کار شخص کے ہاتھ میں آ جائے تو وہی محفوظ کار انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ بالکل اسی طرح ہومیو پیتھک ادویات اگرچہ اصولی طور پر محفوظ ہیں، مگر ان کا غلط انتخاب اور غیر مناسب استعمال مریض کے لیے نقصان دہ بن سکتا ہے۔ اسی طرح آپؒ نے بائیوکیمک ادویات کے متعلق بھی نہایت واضح تنبیہ فرمائی ہے: ’’بائیوکیمک دواؤں کا مسلسل استعمال اگر خون کے وقتاً فوقتاً تجزیے کے بغیر کیا جائے تو یہ نہایت خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ ان ادویات کا اندھا دھند استعمال جسم میں نمکیات کا توازن درست کرنے کی بجائے اسے شدید طور پر بگاڑ سکتا ہے۔ حتّٰی کہ بعض مستند مثالیں موجود ہیں جن میں بائیوکیمک ٹانک کے غیر ضروری اور مسلسل استعمال سے بچوں میں بلڈ کینسر جیسی مہلک بیماریاں پیدا ہوئیں اور وہ سنبھل نہ سکے۔

ہومیو پیتھی کا بنیادی اصول۔ علاج بالمثل

ہومیو پیتھی دراصل اس اصول پر قائم ہے کہ ’’جو چیز جس طرح کی علامات پیدا کر سکتی ہے، وہی اسی قسم کی علامات والی بیماری کے علاج میں بھی استعمال کی جاتی ہے۔‘‘

اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں یہ حیرت انگیز صلاحیت رکھی ہے کہ وہ ہر بیماری اور ہر زہر کے خلاف ایک قدرتی ردِعمل پیدا کرتا ہے جس کو عرف عام میں Immune سسٹم کہا جاتا ہے۔ لیکن جب جسم کا یہ دفاعی نظام کمزور پڑ جائے اور بیماری کا مقابلہ نہ کر سکے، تو ہومیو پیتھک دوا کے ذریعے اس سوئے ہوئے دفاعی ردِعمل کو دوبارہ متحرک کیا جاتا ہے اور انسان کا دفاعی نظام جو کہ پہلے Non-Active تھا اور بیماری کے خلاف کوئی ردِعمل نہیں دکھا رہا تھا فوراً Active ہو جاتا ہے۔

اس لیے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ ہومیو پیتھک علاج میں دوا اسی وقت فائدہ دیتی ہے جب اس کی علامات مریض کی بیماری کی علامات سے مکمل مطابقت رکھتی ہوں۔ اگر دوا اور بیماری کی علامات آپس میں مطابقت نہیں رکھتیں تو اس کے نتیجہ میں جسم کے اندر ایک نئی مصنوعی بیماری پیدا ہو جاتی ہے، جو پہلی بیماری سے مختلف ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مریض کے ٹھیک ہونے کے بجائے ایک نئی بیماری میں مبتلا ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہومیو پیتھک علاج ہمیشہ کسی مستند، تجربہ کار اور ماہر معالج کے مشورے سے کروایا جائے۔ غیر تربیت یافتہ افراد یا خود سے علاج کرنا بظاہر بے ضرر مگر درحقیقت نہایت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔

اس تمہید کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ ہمارے مشاہدات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض مریضوں نے ہومیو پیتھک دواؤں کو بغیر کسی مستند ڈاکٹر کے مشورے کے بے جا استعمال کیا، جس کے نتیجے میں نہ صرف انہیں نقصان پہنچا بلکہ بعض معاملات میں یہ جان لیوا بھی ثابت ہوئیں۔

ایک مریض جو دل کے مرض میں مبتلا تھے اور جن کا ہارٹ بائی پاس بھی ہو چکا تھا، اپنے دل کے مسلز کو مضبوط کرنے کے لیے بغیر کسی ڈاکٹر کے مشورہ کے کلکیریا فلور اور کالی فاس کا مسلسل استعمال کرتے رہے۔ اس کے نتیجے میں ان کے دل کی نالیاں (Blood vessels) سخت ہو گئیں اور بالآخر ان کی موت واقع ہو گئی۔ اسی طرح ایک مریضہ نے آرنیکا، لیکسز اور لیڈم کو چھ سے سات ماہ تک مسلسل استعمال کیا، جس کے باعث ان کے جسم میں برقی جھٹکے آنے لگے اور انہیں آئی سی یو منتقل کرنا پڑا۔ یہ تمام علامات انہی دواؤں کے غیر ضروری اور مسلسل استعمال کا نتیجہ تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے آرنیکا، لیکسز اور لیڈم کو دل کے لیے مفید ٹانک قرار دیا ہے، لیکن ایسے مریضوں کے لیے جن کی علامات ان دواؤں سے مطابقت رکھتی ہوں اور ان کا استعمال صرف مستند ڈاکٹر کے مشورے کے تحت ہی فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ لیکن افسوس کے ساتھ دیکھا گیا ہے کہ یوٹیوب اور دیگر ذرائع پر آرنیکا، لیکسز اور لیڈم کو ایک عام اور ہر مریض کے لیے سود مند دوا کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ اس کے نقصانات اور جان لیوا اثرات کی کوئی تفصیل بیان نہیں کی جاتی۔ جس کی وجہ سے نہ صرف عوام الناس کو نقصان پہنچتا ہے بلکہ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کے لیے بھی یہ ذرائع بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔

اسی طرح ایک صاحب کو دانت کے درد کے لیے مرک سول ایک ہزار تجویز کیا گیا، لیکن فائدہ نہ ہونے پر انہیں سلیشیا ایک ہزار استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا، جس کے نتیجے میں کچھ عرصے بعد ان کے سارے دانت ڈھیلے ہو کر گر گئے۔

یہ تمام مثالیں اس بات کی عکاسی کرتی ہیں کہ ہومیوپیتھک دواؤں کا بے جا اور غیر محتاط استعمال کس حد تک خطرناک ہو سکتا ہے۔ یہ امر بھی مشاہدے میں آیا ہے کہ بعض افراد کسی دوا سے وقتی افاقہ ہونے کے بعد اسے بغیر کسی طبی راہنمائی کے مسلسل اور طویل عرصے تک استعمال کرتے رہتے ہیں۔ بالخصوص مدر ٹنکچر اور بعض بائیوکیمک مرکبات کو برسہا برس تک بلاضرورت استعمال کیا جاتا ہے، جو کہ ایک نہایت غیر محتاط اور خطرناک طرزِ عمل ہے۔ اس کے نتیجے میں ہومیوپیتھک دوا شفابخش ثابت ہونے کے بجائے خود مرض کی صورت اختیار کر لیتی ہے اور مریض میں نئی، غیر متوقع علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ مدر ٹنکچر ہومیوپیتھک دوا کی بنیادی اور انتہائی طاقتور شکل ہے۔ یہ کوئی عام شربت یا غذائی دوا نہیں بلکہ محدود مدت اور مخصوص طبی ضرورت کے تحت استعمال کے لیے تجویز کی جاتی ہے۔ اس کا غیر ضروری اور مسلسل استعمال فائدے کے بجائے مریض میں پروونگ کا سبب بنتا ہے، جس سے مراد یہ ہے کہ دوا کی اپنی علامات مریض میں ظاہر ہونے لگتی ہیں اور یوں ایک نئی بیماری جنم لیتی ہے۔

اسی طرح بعض اوقات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خطبات یا لیکچرز کے چند منتخب اقتباسات کو سیاق وسباق سے ہٹا کر یوٹیوب اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر نشر کر کے بعض بیماریوں کے مخصوص علاج کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جب ان ارشادات کو مکمل پس منظر اور مجموعی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ ان دواؤں کا اطلاق ہر مریض یا ہر حالت پر درست نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے سورائینم (Psorinum) سے متعلق ایک علامت بیان فرمائی ہے کہ بعض اوقات نوجوان بچوں میں سر کے بال غیر معمولی طور پر کم عمری میں سفید ہونا شروع ہو جاتے ہیں، اور اگر ایسے مریض کی مجموعی علامات سورائینم سے مطابقت رکھتی ہوں تو اسے ایک ہزار طاقت میں دینے سے بعض صورتوں میں بالوں کی جڑوں سے سیاہ بال نکلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن اسی بیان کے فوراً بعد حضور رحمہ اللہ تعالیٰ یہ وضاحت بھی فرماتے ہیں کہ عام زندگی کے اصول کے مطابق بڑھاپے میں سفید ہونے والے بالوں پر سورائینم کا اثر ہوتا ہے یا نہیں، اس بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

نیز سورائینم کے مزاج کی وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ یہ دوا انتہائی سخت سرد مزاج کے مریض کے لیے ہوتی ہے۔ ایسے مریض کے اخراجات نہایت بدبودار ہوتے ہیں، جسم گندہ اور میلا محسوس ہوتا ہے، اور مجموعی صحت کی کیفیت نہایت خراب ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ دوا شدید اور سنگین نوعیت کے جلدی امراض میں بھی مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ بات نہایت ضروری ہے کہ سورائینم صرف انہی مریضوں میں استعمال کی جائے جن کی علامات، مزاج اور مجموعی کیفیت اس دوا سے مکمل طور پر مطابقت رکھتی ہوں۔ چونکہ سورائینم، سورائسس (Psora) کے فاسد مادّوں سے تیار کی جانے والی دوا ہے، اس لیے اس کا غیر محتاط یا غلط استعمال مریض کے لیے شدید جسمانی و ذہنی تکلیف کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ ایسی ادویات کا استعمال ہمیشہ مکمل علم، احتیاط اور مستند معالج کی راہنمائی میں ہونا چاہیے۔

ہومیوپیتھک ادویات کے استعمال سے متعلق اہم احتیاطی ہدایات

☆… ہومیوپیتھک ادویات خصوصاً ہائی پوٹنسی کی دوائیں کبھی بھی کسی مستند اور تجربہ کار ہومیوپیتھک معالج کے مشورے کے بغیر استعمال نہ کریں۔ سنی سنائی باتوں، غیر مستند افراد کے مشوروں یا سوشل میڈیا پر کی جانے والی اشتہار بازی سے متاثر ہو کر دوائی کا استعمال کرنا انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

☆… ہومیوپیتھک ادویات اگرچہ قدرتی اصولوں پر مبنی ہیں اور اپنے اندر شفا کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہیں، لیکن ان کا غلط، بے جا یا مسلسل استعمال شدید جسمانی نقصان کا سبب بن سکتا ہے۔

☆… بہت سی ہومیوپیتھک ادویات ایسے زہریلے مادّوں (Poisons) سے تیار کی جاتی ہیں جن کا درست استعمال تو علاج کا ذریعہ بنتا ہے، مگر غلط استعمال زہر کی طرح اثر دکھا سکتا ہے۔

☆… ہومیوپیتھک علاج کے اصول کے مطابق دوا جسم میں موجود مرض یا زہریلے اثرات کو ختم کرنے کے لیے دی جاتی ہے، لیکن اگر مقدار، پوٹنسی یا مدت کا تعین درست نہ ہو تو یہی دوا مریض کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔

☆… اس لیے ہر مریض کو چاہیے کہ ہومیوپیتھک دوا استعمال کرتے وقت اس حقیقت کو ذہن نشین رکھے کہ درست تشخیص اور ماہر معالج کی نگرانی کے بغیر دوا کا استعمال خدانخواستہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ (ابو مصباح الطاہر) (الفضل ویبسائٹ، 29 جنوری 2026ء)

”دو چیزست چوہانِ دنیا و دیں
دلِ روشن و دیدۂ دور بیں“

ہیں دو چیزیں ہی اصلِ دین و دنیا
دلِ روشن ہو دیدہ دور بیں ہو

رہو تم نیک صحبت میں ہمیشہ
برا ساتھی نہ کوئی بھی قریں ہو

لگے پیوند ہوں گرچہ قبا میں
کوئی دشمن نہ مارِ آستیں ہو

امیری میں بچو تم شوخیوں سے
غریبی میں ٹھکانہ یہ زمیں ہو

کرو تم عدل قائم گر ہو ممکن
تمہارا خلق جو بھی ہو حسیں ہو

کبھی شیطاں کے جھانسے میں نہ آنا
خدا کی رحمتوں پہ بس یقیں ہو

شبِ دیجور ہو، لاکھوں اندھیرے
خدا پر ہو یقیں جو نورِ دیں ہو

نہ تم اسلاف کو ہرگز بھلانا
نمونہ ان کی سیرت کا معیں ہو

تبسّم لب پہ آقا کے سکھائے
ہمیشہ قدسیہ خندہ جبیں ہو

قدسیہ نورفضا

اللہ تعالیٰ کے فضل اور حضور پُر نور کی دعاؤں سے

جلسہ سالانہ بنگلہ دیش ۲۰۲۶ء بخیر وخوبی اختتام پذیر ہو گیا

اللہ تعالیٰ کے بے حد فضل و احسان کے ساتھ جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کا ۱۰۱ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۶ تا ۱۸/ جنوری کو منعقد ہوا اور بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ اس مرتبہ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ڈھاکہ بخشی بازار دار التبلیغ میں یہ جلسہ منعقد ہوا۔ جبکہ ملک بھر کے ۱۷ مقامات پر جلسہ سٹریمنگ کے ذریعہ دیکھا اور سنا گیا جس میں ملک بھر کی جماعتوں کے افراد شامل ہوئے۔ جبکہ ڈھاکہ اور گردو نواح کی جماعتوں کو ڈھاکہ کے مرکزی جلسہ گاہ میں شرکت کے لیے بلایا گیا تھا۔ اختتامی اجلاس کو یوٹیوب پر براہ راست نشر کیا گیا جو ہزاروں کی تعداد میں دنیا بھر کے لوگوں نے دیکھا۔

جلسہ کی مرکزی حیثیت کے پیش نظر سارے ملک کے تمام جلسہ گاہوں میں روزانہ باجماعت نماز تہجد اور نماز فجر کے بعد ایک ہی عنوان پر درس کا انتظام تھا۔ نیز تمام جلسہ گاہوں میں ایک ہی قسم کے کھانے کا انتظام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۶/ جنوری ۲۰۲۶ء کے آخر میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ بنگلہ دیش کے لیے دعا کی تحریک فرمائی تھی۔ حضور انور کی دعاؤں اور راہنمائی سے یہ جلسہ بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا اور جماعت احمدیہ بنگلہ دیش کو ایک مرتبہ پھر اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا کی قبولیت کا نشان دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

امسال جلسہ کی کل حاضری ۱۱ ہزار ۵۸۵ تھی۔ جو معلوم تاریخ کے مطابق بنگلہ دیش جماعت کی سب سے زیادہ حاضری ہے۔ الحمدللہ۔ اس کے علاوہ اختتامی اجلاس یوٹیوب پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے دیکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے دوران بعض بیعتیں بھی ہوئی ہیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ جلسہ میں تمام شامل ہونے والے احباب و خواتین کو حضرت مسیح موعودؑ اور حضور انور کے دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔ (الفضل ڈاٹ آرگ 18 جنوری 2026ء) (نوید الرحمٰن۔ نمائندہ الفضل انٹر نیشنل بنگلہ دیش)

جماعت احمدیہ آئرلینڈ کا تئیسواں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آئرلینڈ کو اپنا ۲۳واں جلسہ سالانہ مورخہ ۲۳و۲۴؍اگست ۲۰۲۵ء کو ملک کے خوبصورت اور دلکش مغربی ساحل پر واقع شہر گولوے (Galway) میں کلیٹن ہوٹل (Clayton Hotel) میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اس سال متعدد معزز مہمانوں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کی جن میں پاؤلا ہل مین، اَن گارڈا شیاخانا کی اسسٹنٹ کمشنر (Paula Hillman – Assistant Commissioner for An Garda Síochána)، ایمن او کوو (Éamon Ó Cuív)، گالوے ویسٹ کے حال ہی میں ریٹائرڈ رکن پارلیمنٹ، جان کونالی (John Connolly)، اس حلقے کے نئے منتخب رکن پارلیمنٹ اور ایلن چیورز (Alan Cheevers)، گالوے سٹی کے ڈپٹی میئر شامل تھے۔

جان کونولی ٹی ڈی گالوے ویسٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دنیا میں جہاں بھی امن کو خطرہ ہے ہم اس کا مقابلہ صرف متحد ہو کر کر سکتے ہیں۔

ایلن چیورز ڈپٹی میئر گالوے سٹی کاؤنسل نے کہا کہ یہ بہت اہم ہے کہ ہم امن، اتحاد اور بھائی چارے کی اقدار سے سیکھیں۔ آپ کا نعرہ ’محبت سب کے لیے، نفرت کسی سے نہیں‘ اس وقت مزید بامعنی ہے جب دنیا میں نفرت زیادہ دکھائی دیتی ہے۔ یہ موقع ہے کہ ہم دوستیاں بڑھائیں اور اپنی کمیونٹیز کے تعلقات کو مضبوط کریں۔

احمدیہ مسلم میڈیکل ایسوسی ایشن اور احمدیہ مسلم ریسرچ ایسوسی ایشن کے اجلاس ہوئے۔

ان طلبہ کو تعلیمی ایوارڈز پیش کیے گئے جنہوں نے اپنی تعلیم یا تحقیق کے شعبہ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

امسال جلسہ سالانہ پر کل حاضری ۴۴۰ تھی۔ (رپورٹ: عطاء الرحمٰن خالد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

(الفضل ویبسائٹ، 21 جنوری 2026ء)

جماعت احمدیہ فجی کے اکاونویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جزائر فجی کی جماعتوں کو مورخہ ۱۳و۱۴؍دسمبر ۲۰۲۵ء کو اپنا ۵۱واں جلسہ سالانہ جماعتی روایات کے مطابق بمقام مسجد فضلِ عمر، صووا منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد اللہ۔ اس جلسہ میں تین جزائر کی ۱۰؍جماعتوں اور تین ممالک سے آئے ہوئے احباب نے شمولیت اختیار کی۔ جلسہ کی کُل حاضری ۲۶۰ رہی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

(رپورٹ: سیف اللہ مجید۔ مبلغ سلسلہ جزائر فجی، الفضل ویبسائٹ، 14 جنوری 2026ء)

اعلانات

براہ کرم اپنے مضامین ٹائپ فرما کر بذریعہ ای میل بھیجیں۔ مضمون پر نام کے ساتھ شہر اور ریاست کا نام بھی لکھیں۔

ای میل میں اپنا فون نمبر درج فرمائیں تا کہ ضرورت پڑنے پر آپ سے رابطہ کیا جاسکے۔

آپ اپنے مضمون کے ساتھ اپنا مختصر تعارف اور مضمون سے متعلقہ تصویریں بھی بھیج سکتے ہیں۔

اصلاح یا مناسب کانٹ چھانٹ مدیران کی اہم ذمہ داری ہے۔ اگر آپ چھپنے سے پہلے اپنا مضمون دیکھنا چاہتے ہیں تو پہلے سے مطلع فرمائیں۔

جماعت احمدیہ برازیل کے اکتیسویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ برازیل کو اپنا ۳۱واں جلسہ سالانہ بڑی کامیابی کے ساتھ "انسانی اقدار" کے مرکزی موضوع پر مورخہ ۲۵ تا ۲۷/اپریل ۲۰۲۵ء کو جماعت کے مرکز مسجد بیت الاول، پیٹروپولس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

اختتامی اجلاس میں دُور و نزدیک سے کم و بیش ۱۲۵/افراد نے شرکت کی جن میں زیادہ تعداد مقامی مہمانوں کی تھی۔ شہر پیٹروپولس سے تعلق رکھنے والے صوبائی ممبر پارلیمنٹ جناب Yuri Moura نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ مختلف سیاسی، مذہبی اور سماجی نمائندگان بھی شامل ہوئے۔ مذاہب کی نمائندگی میں اسلام کے علاوہ یہودیت، عیسائیت، بدھ مت، روحانیت اور فری میسن وغیرہ کے نمائندگان نے شرکت کی۔ مشن ہاؤس کے ہال کے علاوہ ملحقہ گیلری بھی بھری ہوئی تھی جس کے پیش نظر افراد جماعت کے لیے نچلے ہال میں بھی انتظام کرنا پڑا۔

شہر کی سابق سیکرٹری ثقافت Diana Iliescu نے بھی جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی اور کونسلر Livia Miranda کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے سوشل کاموں کا شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ آپ کا اس شہر میں بہت اہم کردار ہے۔ Nova Iguaçu شہر کی سوشل اسسٹنٹ سیکرٹری Elaine Medeiros نے بتایا کہ اس جلسہ سے بہت متاثر ہو کر جا رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے شہر میں جماعت کی خدمات کا بھی شکریہ ادا کیا۔ مختلف مذہبی و سیاسی نمائندگان نے بھی باری باری اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جلسہ سالانہ میں شمولیت پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے مبارکباد دی۔ ان میں صوبائی ممبر پارلیمنٹ جناب Yuri Moura شہر پیٹروپولس کے سابق کونسلر جناب Mauro Peralta پیٹروپولس شہر کی تاریخ کے انسٹیٹیوٹ کی صدر Elizabete Maller ۔ ریو شہر کے ایک پولیس انسپکٹر Gilson Bento اور مختلف مذاہب کے مزید ۶/نمائندگان بھی شامل تھے۔ ہمارے شہر کی ایک مین اخبار Diario de Petropolis کی ایڈیٹر Jaqueline Gomes نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اپنے جلسہ سالانہ یو کے میں شرکت کے تجربات بیان کر کے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔

میڈیا: شہر کے دو اخباروں Diario de Petrópolis اور Tribuna de Petropolis نے اس جلسہ سالانہ کی پہلے اور بعد میں تصویروں کے ساتھ بہت تفصیلی رپورٹس شائع کیں۔

کینیڈین وفد: امسال جلسہ سالانہ برازیل کے موقع پر کینیڈا سے ۵/افراد پر مشتمل ایک وفد نے بھی شرکت کی۔ (رپورٹ: وسیم احمد ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ الفضل ڈاٹ آرگ، 19 جنوری 2026ء)

جماعت احمدیہ کینیا کے اٹھاونویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ کینیا کو مورخہ ۶و۷؍دسمبر ۲۰۲۵ء بروز ہفتہ واتوار مسجد مبارک، نکورو میں اپنا ۵۸واں جلسہ سالانہ ’خلافت، اخلاقی راہنمائی کا نور‘ (Khilafat a Moral Guiding Light) کے مرکزی موضوع پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

جلسہ میں مدعو کیے گئے حسب ذیل معزز مہمانوں نے جلسہ سے متعلق اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا:

Mr Rashid Kwanya, Deputy County Commissioner Nakuru West, representing Regional Coordinator, Mr David Mutuku, Personal Assistant to the County Commissioner Nakuru; Senior Chief Suswa, Mr Nicholas Nkunku; Sheikh Ibrahim Walid, Secretary Interfaith Nakuru, Chairman Jamia Mosque; Reverend Father Clement Karathi, representing Bishop Cleophas Oseso, Catholic Diocese of Nakuru; Pastor Rebecca Maritina, Sauti Kanisa Kenya; Sheila Keregi, Youth Leader ACK Church; Sakina Said, Muslim Youth Leader, Apostle Balla, Evangelist, Mercy Maina, Nakuru Manager, representing Senator Nakuru County; Margaret Ward, Manager, representing MCA Menengai Ward.

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ کی حاضری ۱۹۲۳؍رہی جو گذشتہ کئی سال سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کی کارروائی مختلف ریڈیو اور ٹی وی چینلز پر دکھائی جاری رہی جن میں NTV اور چینل 47 خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ الفضل ڈاٹ آرگ، 13 جنوری 2026ء)

جماعت احمدیہ ساؤتومے وپرنسپ کے

بارھویں جلسہ سالانہ ۲۰۲۵ء کا بابرکت انعقاد

مکرم محمد اعزاز الرحمٰن صاحب افسر جلسہ سالانہ ساؤتومے وپرنسپ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے مورخہ ۲۱؍دسمبر ۲۰۲۵ء کو جماعت احمدیہ ساؤتومے وپرنسپ کو گوادالوپ (Guadalupe) شہر کے سکول کے فٹبال گراؤنڈ میں اپنا بارھواں جلسہ سالانہ ”عدل وانصاف اور انسانی حقوق“ کے مرکزی موضوع پر منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

ساؤتومے وپرنسپ دو جزیروں پر مشتمل ملک ہے۔ دونوں جزیروں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے، اس لیے دونوں جزائر پر علیحدہ علیحدہ جلسہ سالانہ منعقد کیا جاتا ہے۔ امسال ۲۶؍اپریل کو پرنسپ جزیرہ پر اور ۲۱؍دسمبر کو ساؤتومے میں جلسہ سالانہ منعقد کیا گیا۔ پرنسپ جلسہ سالانہ کی حاضری ۱۲۰؍تھی اور جلسہ ساؤتومے کی حاضری ۳۹۰؍رہوئی۔

تاثرات: ☆... ایک مہمان Amiltom Tébus مے زوش ضلعی چیمبر کی نمائندگی میں تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات میں کہا ”عدل، امن اور حقوق کے قیام میں احمدیہ جماعت کی کوششیں قابل تعریف ہیں۔ ہم سب مل کر اپنے معاشرے کو عدل وانصاف کا گہوارہ بنا سکتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم جو سنیں اس کو اپنی زندگی میں عملی شکل میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔ افریقہ کے لوگوں میں بھی بہت خصوصیات ہیں اگر وہ چاہیں تو ایک انقلاب لا سکتے ہیں۔“

☆... ایک مہمان محترمہ کاطیہ (Katia) صاحبہ جو کہ سینٹرل ہسپتال میں بلڈ بینک کی ڈائریکٹر ہیں تشریف لائی تھیں۔ موصوفہ نے شروع سے آخر تک تمام تقاریر کو بڑے انہماک سے سنا۔ انہوں نے اپنے تاثر میں جماعت کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا یہ ان کے لیے بہت خوبصورت تجربہ تھا کہ وہ ایک ایسی سرگرمی میں شامل ہوئیں جس میں ایسے خاص موضوعات پر بات ہوئی۔ میں نے بہت کچھ سیکھا۔

☆... ایک مہمان یونیورسٹی کے پروفیسر مکرم گریگوریو سانتیاگو (Gregorio Santiago) صاحب نے جلسہ کے تمام پروگرامز کو بڑی توجہ سے سنا اور اپنے تاثرات میں جماعت کے اس اقدام کو جو حقوق کے متعلق ہیں، بہت سراہا۔

☆... ایک مہمان ماریہ سلویشتری جو مے زوش کی ضلعی چیمبر میں سوشل ایریا کی ممبر ہیں، کہتی ہیں: جو تعلیمات آپ نے فراہم کیں، ان سے مجھے اپنی پچھلی تعلیم یاد آتی ہے، جو میرے لیے بہت فائدہ مند ثابت ہوئی۔ میں امید کرتی ہوں کہ ہر مرد، عورت اور بچہ میری طرح ہی ان باتوں کو سمجھے۔ یہ بہت دلچسپ تھا۔ میں اس پروگرام میں مدعو کرنے کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعودؑ کی خصوصی دعاؤں کا وارث بنائے نیز انہیں اس جلسہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مرسلہ: انصر عباس۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

الفضل ویبسائٹ 7 جنوری 2026ء

غزل

حسنِ ازل کا مظہر سارے، خود پہ کریں جو ناز
کھینچے اس کی ہی جانب ہے ہر شیریں آواز

ساگر کی لہروں سے ہم نے سیکھا ہے یہ راز
ساحل سے ٹکرانے سے وہ کبھی نہ آئیں باز

راہِ وفا میں صبر سے کاٹے ہجر کے سارے دکھ
ہم سے عاشق پر تو کرے معشوق ہمیشہ ناز

جانے کیا کیا بھید چھپے یاں، کیا کیا ہیں اسرار
دیکھیں جگ میں کون بنے گا دکھ سکھ کا دَم ساز

سورج چاند ستارے سارے اپنی راہ چلیں
گیت سبھی گاتے ہیں ہر پل، اس کی دھن پر ساز

کس کس کو وہ پاس بلا لے اس دنیا سے جلدی
جانے کس کس کی رسّی کو خود ہی کرے دراز

کون زمیں میں، کون فلک پر اس سے کرے سوال
اس کی قدرت کا ہم دیکھیں روز نیا انداز

اندھیروں میں دل کو جو بھی روشن کرے مہان
غم کے گیتوں کی صحرا میں کیوں گونجے آواز

طارقؔ آندھی اور تلاطم کیا روکیں گے تجھ کو
تیز ہوا میں اور بھی اونچا اڑتے ہیں شہباز

ڈاکٹر طارقؔ انور باجوہ-لندن

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے
دردناک مظالم کی الَم انگیز داستان

جولائی تا ستمبر ۲۰۲۵ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات کا خلاصہ

جولائی تا ستمبر ۲۰۲۵ء کے دوران جماعت احمدیہ مسلمہ کے افراد نے مذہبی بنیاد پر مستقل تشدد، ہراسانی اور ریاستی سرپرستی کے تحت ہونے والے استحصال کا سامنا کیا۔ اس عرصہ کے دوران احمدیہ مساجد پر بار بار حملے، منظّم نفرت انگیز مہمات اور پاکستان کے امتیازی قوانین کو استعمال کر کے ملک میں احمدیوں کی روزمرہ مذہبی زندگی کو مجرمانہ سرگرمی بنانے کے واضح شواہد نظر آئے۔

پنجاب کے اندر دو اہم واقعات رونما ہوئے۔ ریلو کے ضلع سیالکوٹ میں مولویوں اور اُن کے ہم نواؤں نے کئی ہفتے احمدیہ مسجد کی عمارت کے ظاہری خدوخال کے خلاف تحریک چلانے کے بعد اس کا محاصرہ کر لیا۔ یہ مخاصمت بڑھ کر اس قدر تشدد کی شکل اختیار کر گئی کہ وہاں پر گولیاں چل گئیں اور نتیجۃً کئی افراد زخمی ہو گئے۔

کرتارپور ضلع فیصل آباد میں تحریک لبیک کی ریلی احمدیہ مسجد پر حملہ آور ہو گئی۔ مسجد کو آگ لگا دی گئی۔ نمازیوں کو زدوکوب کیا گیا اور مسجد سے ملحقہ گھروں کو نقصان پہنچایا گیا۔

بعض اضلاع میں انتظامیہ نے خود احمدیہ مساجد کو نقصان پہنچایا کیا یا نقصان پہنچانے میں شرپسندوں کی مدد کی۔ ننکانہ صاحب میں پولیس نے دو احمدیہ مساجد کے منارے اور محراب بغیر کسی تحریری یا عدالتی حکم نامے کے ازخود مسمار کر دیے۔ بہاولنگر میں انتظامیہ نے رات گئے احمدیہ مساجد کے وہ منار مسمار کر دیے جو کہ احمدیت مخالف قوانین سے بہت پہلے تعمیر کیے گئے تھے۔ خانیوال اور گوجرانوالہ میں احمدیوں پر نمازیں پڑھنے اور دیگر مذہبی رسومات ادا کرنے پر فوجداری مقدمات درج کر لیے۔

تشدد اور دھمکیوں کا یہ سلسلہ اسی طرح ستمبر بھر چلتا رہا۔ انتظامیہ کی طرف سے احمدی متوفی کی تدفین کو روک دیے جانے کے بعد پیروچک ضلع سیالکوٹ میں عرصہ دو سال سے مشترکہ قبرستان پر چلنے والا جھگڑا سوگوار احمدیوں پر حملہ کی صورت میں اختتام پذیر ہوا۔ ضلع شیخوپورہ میں مولویوں نے کئی ریلیاں منعقد کیں اور کئی دیہات پر حملے کیے جن کے نتیجے میں ایک احمدی نوجوان شدید زخمی ہوا اور ایک مسجد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔

ستمبر کے اوائل میں انتظامیہ نے جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں دو روزہ احمدیہ مخالف کانفرنس کرنے اور جلوس نکالنے کی اجازت دی۔ مولویوں اور سیاسی شخصیات نے احمدیوں کے خلاف تقاریر کرتے ہوئے احمدیوں کو غدار قرار دیا اور احمدیوں کے خلاف تشدد پر اکسایا۔ دریں اثنا پولیس اس کانفرنس کو تحفظ فراہم کرتی رہی۔ تاہم احمدی اپنے ہی شہر میں کوئی بھی مذہبی تقریب منعقد نہیں کر سکتے۔ یہ بات ریاست کے تعصب اور اپنی مرضی سے مذہبی آزادی پر قدغن کا کھلا ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں پاکستان بھر میں انفرادی طور پر بھی احمدیوں کو ہراسانی کا سامنا کرنا پڑا۔ گوجرانوالہ میں ایک احمدی کو غرباء کی امداد میں کھانا تقسیم کرنے پر پولیس نے گرفتار کر لیا۔ حیدرآباد میں افسران نے جماعت احمدیہ کے قائدین کو بلایا اور حلف نامے پر دستخط کرنے پر مجبور کیا کہ وہ کسی قسم کی عبادت یا تبلیغ نہیں کریں گے۔ بہاولنگر اور ننکانہ صاحب میں مسجدوں کے منارے مسمار کر دیے گئے اور میرپور میں احمدیوں کی قبروں پر سے مذہبی تحریرات مٹا دی گئیں۔ ساہیوال میں ایک احمدی ایک نامعلوم حملہ آور کی طرف سے کیے گئے حملے میں بال بال بچا۔

عدالتوں نے بھی تعزیراتِ پاکستان کے توہین اور احمدیت مخالف قوانین کے تحت چلنے والے مقدمات کی کارروائی کو اسی طرح سے جاری رکھا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں پانچ سال بعد ایک احمدی کو مقدمے سے رہائی ملی لیکن سرگودھا، گوجرانوالہ اور خانیوال میں مقدمات التوا کا شکار ہیں۔ کوٹلی آزاد کشمیر کی انتظامیہ نے ہر حد پار کرتے ہوئے مولویوں پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا کام احمدیوں کے جنازوں کی کارروائی کا جائزہ لینا اور مساجد کے اندر کسی بھی اسلامی تحریر کو تلاش کرنا ہے۔

اس سہ ماہی میں ہونے والے واقعات منظّم طور پر ریاستی سرپرستی میں جبر و تشدد کے غماض ہیں۔ جبر و استبداد، ناجائز انتظامی مداخلت اور قانون کا ناجائز استعمال کر کے امتیازی سلوک روا رکھنا ریاست کے اس سلوک کی اہم خصوصیات بن چکی ہیں جو اس نے احمدیوں کے ساتھ روا رکھا ہے۔ عموماً یہ سب جان بوجھ کر اور ایک منظّم انداز میں کیا جاتا ہے اور اس طرح سے کہ قانون پوری طرح انتظامیہ کی حمایت میں ہو۔

شماریاتی جائزہ

☆…پانچ جلاؤ گھیراؤ کے واقعات

☆...ایک احمدی کی تدفین میں رکاوٹ

☆... چھ مساجد پر حملے۔ میناروں کی مسماری اور کچھ حصے منہدم

☆... گیارہ احمدیوں پر حملے

☆... اٹھارہ احمدیوں کی قبروں کے کتبوں کی بے حرمتی

☆... تین احمدیوں کی گرفتاری

☆... چالیس مقدمات کا اندراج

☆... بارہ اسیرانِ راہِ مولیٰ

پنجاب میں ہجوم کا احمدیہ مسجد پر حملہ

جولائی اور اگست ۲۰۲۵ میں پنجاب میں دو احمدیہ مساجد پر بڑے حملے کیے گئے۔ اور یہ امر جماعت کو ہدف بناتے ہوئے جماعت احمدیہ کے خلاف تشدد پر اکسانے والی تحریکوں اور ہراسانی کو عیاں کرتا ہے۔

۱۱ر جولائی ۲۰۲۵ء کو رلیو کے ضلع سیالکوٹ میں کئی ہفتوں تک مسجد کے محراب کے خلاف تحریک چلانے کے بعد مخالفین احمدیت ایک مقامی مسجد کے باہر جمع ہو گئے۔ پولیس موقع پر موجود تھی اور ممکنہ خطرات سے بھی بخوبی آگاہ تھی۔ تاہم وہ جھگڑے کو روکنے میں ناکام ہو گئی۔ ہجوم نے پہلے نگرانی والے کیمرے توڑے اور پھر ایک ڈرل مشین کی مدد سے محراب کو مسمار کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ لوگ اس کوشش میں ناکام ہو گئے۔ بعد ازاں وہ مسجد کی اوپر والی منزل میں داخل ہونے کی کوشش کرنے لگے لیکن وہ اس میں بھی ناکام رہے۔ اس کے بعد یہ ہجوم نماز جمعہ کے لیے منتشر ہوا اور نماز جمعہ کے بعد اور بھی بڑی تعداد میں جمع ہو کر پولیس پر حملہ آور ہو گیا۔ یہ حملہ اس وقت سنگین صورت اختیار کر گیا جب ہجوم نے پولیس کے اوپر بوتلیں پھینکیں اور نتیجۃً پولیس کو ہجوم پر آنسو گیس استعمال کرنا پڑی۔ اس کے جواب میں ہجوم کی طرف سے پولیس پر فائرنگ کی گئی جس کے باعث تین پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔

اس صورتحال میں پولیس کو بھی جواباً فائرنگ کرنا پڑی جس کے نتیجے میں کئی حملہ آور زخمی ہوئے۔ تھانہ موترہ میں ہجوم کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی۔ جس میں سنگین دفعات بشمول دہشتگردی کی دفعات شامل کی گئیں۔ اور کئی لوگوں کو حراست میں لیا گیا۔

اس کے چند ہفتوں کے بعد ۱۴ر اگست کو اس سے کئی گنا بڑا ہجوم کرتارپور ضلع فیصل آباد میں حملہ آور ہوا۔ تحریک لبیک کے راہنماؤں کی جانب سے یوم آزادی کی مناسبت سے منعقد کی گئی ریلی اس وقت پُر تشدد ہو گئی جب وہ گاؤں کی احمدیہ مساجد کے پاس سے گزری۔ تحریک لبیک کی جانب سے صوبائی اسمبلی کے ایک امیدوار کی زیرِ قیادت ۳۰۰ر لوگوں پر مشتمل ریلی نے پہلے بھی بڑی مسجد پر شدید پتھراؤ کیا اور پھر چھوٹی مسجد پر حملہ آور ہو گئے۔ جہاں انہوں نے کھڑکیاں اور دروازے توڑ دیے، میناروں کو مسمار کر دیا اور دو احمدیوں کو شدید زدو کوب کیا۔ اس کے بعد حملہ آور بڑی مسجد کی طرف گئے اور اس کی کھڑکیاں دروازے توڑنے کے بعد مسجد کو آگ لگا دی اور تمام فرنیچر، الیکٹرانکس اور مذہبی چیزوں کو جلا دیا۔ کئی احمدیوں کو بُری طرح زخمی کر دیا گیا۔ دو احمدی احباب کو سر پر شدید چوٹیں آئیں اور مسجد کے قریب احمدیوں کے گھروں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔ ان کی کھڑکیاں دروازے توڑ دیے گئے اور سکیورٹی سے متعلقہ سامان کو بھی تباہ کر دیا گیا۔ پولیس نے سینتالیس معلوم اور تین سو نامعلوم افراد کے خلاف آگ لگانے، دہشتگردی اور تشدد کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا۔ ان میں سے پچیس ملزمان کو فوراً گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد انتظامیہ نے گاؤں میں ایک پولیس چوکی قائم کر دی لیکن یہ سب اس تباہی کے بعد کیا گیا۔ یہ دو واقعات احمدیت مخالف جتھوں کی دیدہ دلیری کو اچھی طرح واضح کرتے ہیں اور پہلے سے ہی پُر تشدد واقعات کے خطرے سے آگاہی کے باوجود قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کمزور جماعتوں کی حفاظت میں ناکامی کو عیاں کرتے ہیں۔

(مہر محمد داؤد)، الفضل ڈاٹ آرگ، 15 جنوری2026ء

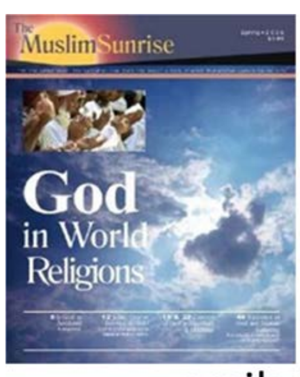

Subscribe at
amibookstore.us

ایسٹرن ریجن، کینیا کے ہیڈ کوارٹرز کادیانی میں نئے تعمیر شدہ ریجنل مشن ہاؤس کے افتتاح کی مبارک تقریب

جماعت احمدیہ کینیا کا ایسٹرن ریجن مچاکوس اور دیگر ملحقہ کاؤنٹیز پر مشتمل ہے جہاں زیادہ تر ''اکامبا'' قبیلہ کے لوگ آباد ہیں اس لیے اسے ''کمبانی'' اور ''اکامبالینڈ'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ بہت زرخیز علاقہ ہے اس لیے یہاں اکثر لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بڑی تعداد میں تجارت اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ ہیں۔ اس علاقے میں جماعت کا پیغام ۱۹۹۰ء کی دہائی میں پہنچا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں ایک درجن کے قریب فعال جماعتیں اور ۳/پختہ مساجد و مشن ہاؤسز ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد مقامات پر کرایہ کے مکانوں میں نماز سنٹرز اور معلم ہاؤسز بنائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احدیہ کو اس علاقے کی مقامی زبان ''کیکامبا'' میں قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی بھی توفیق ملی ہے جو ۲۰۰۱ء میں قادیان، انڈیا سے شائع ہوا۔

اس علاقے میں جماعت کا ہیڈ کوارٹر کادیانی (Kathiani) نامی قصبے میں ہے جو چھوٹی چھوٹی سرسبز پہاڑیوں میں گھری پیالہ نما خوبصورت سرسبز وادی میں واقع ہے اور بہت مصروف تجارتی سنٹر ہے۔ یہاں ڈی او آفس، ڈسٹرکٹ ہاسپٹل اور دیگر سرکاری دفاتر ہونے کی وجہ سے خوب چہل پہل رہتی ہے۔ کادیانی میں ہماری بہت بڑی اور خوبصورت پختہ مسجد ۱۹۹۹ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ یہ مسجد مچاکوس کادیانی روڈ پر کادیانی قصبہ کے بالکل شروع میں برلب سڑک واقع ہے، اس لیے آنے جانے والوں کی توجہ کا مرکز رہتی ہے۔

کادیانی میں مسجد کی تعمیر کے ساتھ ہی ایک مختصر سا مشن ہاؤس مسجد کے ایریا میں ہی تعمیر کیا گیا تھا جہاں معلم صاحب رہائش پذیر تھے۔ جبکہ گذشتہ چند سال سے ریجنل مبلغ صاحب کے قیام کے لیے کادیانی ٹاؤن میں کرایہ پر مکان حاصل کر کے انہیں وہاں منتقل کر دیا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مسجد کے کمپاؤنڈ میں ایک دو منزلہ خوبصورت مشن ہاؤس بنانے کی توفیق ملی ہے اور ریجنل مشنری صاحب یہاں مسجد میں منتقل ہو گئے ہیں۔

اس ریجنل مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد ۲۲/جولائی ۲۰۲۵ء کو مکرم ناصر محمود طاہر صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیا نے رکھا اور بعد از تکمیل آپ نے ہی ۱۱/جنوری ۲۰۲۶ء بروز اتوار اس کا افتتاح کیا، الحمدللہ علیٰ ذالک۔ یہ ڈبل سٹوری عمارت ہے جس کے نچلے حصے میں لائبریری، مشنری آفس، سٹور اور سیٹنگ روم وغیرہ ہیں اور اوپر والی منزل میں کچن، ڈائننگ ہال اور دو کشادہ بیڈ رومز ہیں جن کے ساتھ اٹیچ باتھ رومز بھی بنائے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں برآمدہ اور دیگر گیلریز بھی ہیں۔ اس طرح یہ عمارت خوبصورت، دیدہ زیب اور ایک مکمل ریجنل ہیڈ کوارٹرز ہے۔ الحمدللہ۔

مورخہ ۱۱/جنوری ۲۰۲۶ء بروز اتوار اس عمارت کا افتتاح عمل میں آیا۔ (رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل) (الفضل ویبسائٹ، 28 جنوری 2026ء)

آسٹریلیا کے شہر میلبرن میں مسجد بیت السمیع کے قیام کے لیے ایک عمارت کی خرید

محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو میلبرن شہر میں مسجد کے قیام کے لیے ۳.۷ ملین ڈالر کی خطیر رقم سے ایک پراپرٹی خریدنے کی توفیق ملی ہے۔

اس خوبصورت پراپرٹی کی خرید کے بعد میلبرن شہر میں مساجد کی تعداد تین جبکہ پورے آسٹریلیا میں مساجد کی کل تعداد نو ہوگئی ہے۔ الحمدللہ۔

ریاست وکٹوریہ میں کُل چھ جماعتیں قائم ہیں جن میں سے پانچ میلبرن شہر کی حدود میں جبکہ ایک جماعت ریجنل ٹاؤن شیپرٹن میں قائم ہے۔ مذکورہ بالا پراپرٹی جماعت احمدیہ میلبرن ویسٹ میں واقع ہے۔

میلبرن جماعت کی بڑھتی ہوئی تجنید کو مدنظر رکھتے ہوئے ۲۰۱۴ء میں میلبرن شہر کے مغربی جانب جماعت احمدیہ میلبرن ویسٹ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس وقت جماعت کی تجنید ۸۰ تھی۔ جماعتی پروگراموں کو منعقد کرنے کے لیے راک بنک (Rockbank) میں ایک گھر کرائے پر حاصل کیا گیا جو بطور نماز سنٹر زیر استعمال رہا۔ جماعت کی بڑھتی ہوئی تجنید کے باعث یہ نماز سنٹر جلد ہی چھوٹا پڑ گیا، اس لیے فوراً ہی مسجد کے لیے ایک مستقل جگہ کی تلاش کے لیے کوشش شروع کر دی گئی۔

پراپرٹی کی تفصیل درج ذیل ہے۔ یہ پراپرٹی میلبرن ہوئی اڈے سے ۲۸ کلو میٹر اور میلبرن شہر کے مرکزی مقام سے ۴۷ کلو میٹر کی دوری پر بینڈیگو (Bendigo) شہر کی جانب جانے جانے والی مشہور موٹروے Calder Freeway M79 پر واقع ہے۔ موٹروے کے اس حصہ سے روزانہ تقریباً ساڑھے تیس ہزار گاڑیاں گزرتی ہیں۔ اس پراپرٹی پر تین بڑے سائن بورڈ آویزاں ہیں جو موٹروے کی دونوں جانب سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ اس طرح یہ مسجد تبلیغ کا ایک بڑا ذریعہ ثابت ہوگی۔ ان شاءاللہ۔

اس پراپرٹی کا کل رقبہ ۱۲.۱ ایکڑ ہے۔ ایک فنکشن سنٹر بنا ہوا ہے جس میں تین بڑے ہال اور ایک نسبتاً چھوٹا ہال موجود ہے۔ تین سو لوگوں کی gathering کی اجازت پہلے سے ہی موجود ہے جبکہ اس بلڈنگ کی کل گنجائش ۵۰۰ سے بھی زائد ہے۔ اس عمارت میں ہر قسم کی سہولیات موجود ہیں جن میں چند دفاتر، کمرشل کچن، سٹور روم، مرد و خواتین کے لیے علیحدہ واش رومز اور ٹائلٹس بھی شامل ہیں۔ اسی طرح چار کمروں پر مشتمل ایک گھر علیحدہ سے بنا ہوا ہے جو بطور مشن ہاؤس استعمال میں آئے گا۔

مورخہ یکم جنوری ۲۰۲۶ء کو مکرم انعام الحق کوثر صاحب امیر و مبلغ انچارج خصوصی طور پر سڈنی سے اس پروگرام کے لیے تشریف لائے۔

اس عمارت کی خرید میں مقامی جماعت میلبرن ویسٹ نے نو لاکھ ڈالر اور آسٹریلیا کی دیگر تمام جماعتوں نے اپنے اپنے تناسب سے حصہ ڈالا۔ اللہ تعالیٰ تمام قربانی کرنے والوں کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس پراپرٹی کا نام ''بیت السمیع'' رکھا ہے۔

(رپورٹ: عاطف احمد زاہد۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل)

(الفضل ڈاٹ آرگ، 26 جنوری2026ء)

کینیا کے نارتھ کوسٹ ریجن کی ملولا (Mlola) جماعت میں نو تعمیر شدہ مسجد کا بابرکت افتتاح

مکرم بشارت احمد طاہر صاحب انچارج نارتھ کوسٹ ریجن، کینیا تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو کینیا کے نارتھ کوسٹ ریجن میں ملولا (Mlola) کے مقام پر ایک خوبصورت دیدہ زیب پختہ مسجد تعمیر کرنے کی توفیق ملی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مبلغ دس ہزار ڈالرز کی خطیر رقم امریکہ میں مقیم ایک مخلص احمدی خاتون مکرمہ عطیۃ الباری صاحبہ نے پیش کی تھی، فجزاہااللہ خیراً۔ مسجد کی تعمیر کے کام کی نگرانی اور میٹیریل کی خریداری کی ذمہ داری نبھانے کی سعادت خاکسار (ریجنل انچارج و مبلغ سلسلہ) کو حاصل ہوئی۔

ملولا گاؤں ممباسہ سے تقریباً ۴۰ر کلومیٹر مغرب میں ممباسہ سے کیاگو جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ یہاں احمدیت کا پیغام سال ۲۰۲۲ء میں خاکسار اور مکرم معلم جمعہ عبد اللہ صاحب کے ذریعہ پہنچااور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ابتدا ہی میں تین درجن سے زائد مرد وزن کو قبول احمدیت کی توفیق ملی اور پھر جلد ہی یہاں ایک مضبوط جماعت قائم ہوگئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کچھ ہی عرصہ بعد کاؤنٹی گورنمنٹ کی طرف سے نصف ایکڑ رقبہ پر مشتمل ایک نہایت موزوں پلاٹ مسجد کی تعمیر کے لیے جماعت احمدیہ کو مل گیا جس پر فوری طور پر ایک کچی مسجد تعمیر کرکے نمازوں کا انتظام کیا گیا۔ امسال ماہ جولائی میں مکرم ناصر محمود طاہر صاحب امیر و مبلغ انچارج کینیا نے یہاں پختہ مسجد کی تعمیر کے لیے سنگ بنیاد رکھا جو ماہ نومبر میں اپنی تکمیل کو پہنچی۔ الحمدللہ۔

اس نو تعمیر شدہ مسجد کی لمبائی ۳۰ر فٹ اور چوڑائی ۲۴ر فٹ ہے جس میں تقریباً ۱۰۰ر نمازی بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اس ہال میں پارٹیشن لگا کر مردوں اور مستورات کے لیے الگ الگ نماز ادا کرنے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ اسی طرح وضو کے لیے بھی علیحدہ علیحدہ مناسب انتظام ہے۔ مسجد کی چھت پر آئرن شیٹس جبکہ سیلنگ کے لیے پی وی سی شیٹس استعمال کی گئی ہیں۔ چونکہ علاقہ ہٰذا میں بجلی کی سہولت مہیا نہیں اس لیے مسجد میں لائٹنگ اور لاؤڈ سپیکر کے لیے سولر سسٹم لگایا گیا ہے۔ ان شاء اللہ جلد ہی ایم ٹی اے کی

سہولت بھی مہیا کی جائے گی۔ مسجد میں پانی مہیا کرنے کے لیے دس ہزار لیٹر کا ایک واٹر ٹینک رکھا گیا ہے جسے پائپ لگا کر مسجد کی چھت سے جوڑا گیا ہے تا کہ بارشوں کا پانی ضروریات کے لیے جمع کیا جا سکے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب مسجد ہٰذا کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو عین انہی ایام میں کاؤنٹی کونسل کی طرف سے اس علاقے کے لوگوں کو پانی مہیا کرنے کے لیے پائپ بچھانا شروع کیے تھے جو بہت جلد مکمل ہو گئے اور علاقے کے لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو گیا۔

۲۱؍دسمبر بروز اتوار ساڑھے گیارہ بجے مسجد کے افتتاح کے پروگرام کا آغاز ہوا۔ مکرم امیر و مبلغ انچارج صاحب نے اس مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا۔ اس موقع پر ملولا جماعت کے احباب کے علاوہ ارد گرد کی جماعتوں سے بھی بڑی تعداد میں احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ کاؤنٹی گورنمنٹ کی اسمبلی کے مقامی ممبر کے سیکرٹری مکرم سلمان ڈوریا صاحب، ایریا چیف مکرم علی جیا صاحب اور مقامی انتظامیہ کے عہدیداران کے علاوہ سنی مسجد کے امام مکرم موسیٰ صاحب بھی اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئے۔ مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت اور مہمانان کرام کے ہمراہ دیوار میں نصب یادگاری تختی کی نقاب کشائی کی اور پھر فیتہ کاٹ کر مسجد کا باقاعدہ افتتاح کیا اور دعا کروائی۔ بعدۂ آپ مہمانوں کے ہمراہ مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد دیکھی۔ مکرم امیر صاحب اور مہمانان کرام نے مسجد کے احاطے میں مختلف اقسام کے پودے لگائے۔ مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے ساتھ ہی یہاں معلم صاحب کی تعیناتی کر دی گئی ہے جو بفضل خدا جامعہ احمدیہ تنزانیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔ فی الحال ان کی رہائش کے لیے ایک مکان کرائے پر لیا گیا ہے۔ ان شاءاللہ جلد ہی مسجد کے ایریا میں مشن ہاؤس تعمیر کر کے انہیں مسجد میں منتقل کر دیا جائے گا۔

مسجد کے کمپاؤنڈ میں ہی مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ایک مختصر تقریب منعقد ہوئی جس میں نظم اور تلاوت قرآن مجید کے بعد مقامی جماعت کے صدر صاحب نے مکرم امیر صاحب اور تمام معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور پھر خاکسار نے احمدیت کا تعارف پیش کرنے کے بعد مسجد کی تعمیر کی رپورٹ پیش کی۔ سنی مسجد کے امام صاحب نے مسجد کی تعمیر پر جماعت کو مبارکباد پیش کی اور جماعت کے کام کو سراہا۔ پھر ممبر کاؤنٹی اسمبلی کے نمائندہ نے مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے مسجد کی تعمیر پر مبارکباد دیتے ہوئے جماعت کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ ہمارے علاقہ میں نیکی اور اصلاح کے لیے ایک اور مستقل پلیٹ فارم مل گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ جماعت احمدیہ اہالیان علاقہ اور خصوصاً نوجوانوں کی اصلاح اور ان کی تعلیم و تربیت کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی۔ اس کے بعد ایریا چیف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مسجد کی تعمیر کو علاقہ ہٰذا کے لیے باعث برکت قرار دیا اور یہ امید ظاہر کی کہ جماعت احمدیہ علاقہ ہٰذا میں مذہبی رواداری، باہمی اخوّت و محبت اور تعاون کو فروغ دے گی۔

آخر میں امیر صاحب نے مختصر تقریر کی اور مسجد کی تعمیر پر مقامی جماعت کو مبارکباد دی نیز سرکاری افسران اور خاص طور پر مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں کاؤنٹی گورنمنٹ کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں آپ نے اس مبارک تقریب میں شامل ہونے والے تمام مہمانوں اور احمدی احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے مسجد کے آداب، اسلامی معاشرہ میں اس کا مقام اور پنجگانہ نمازوں کی اہمیت بیان کرنے کے بعد دعا کروائی جس کے بعد یہ پُروقار تقریب اختتام پذیر ہوئی اور نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔ نمازوں کے بعد تمام احباب کی ظہرانہ سے تواضع کی گئی۔ اس مبارک تقریب میں تقریباً ۲۵۰؍افراد شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ اس مسجد کو علاقہ ہٰذا کے لیے منبع رشد و ہدایت بنائے اور اسے سعید فطرت اور مخلص نمازیوں سے بھر دے۔ آمین۔

(رپورٹ: محمد افضل ظفر۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ الفضل ویبسائٹ 14 جنوری 2026ء)

امریکہ میں کتبِ سلسلہ کے حصول کا مرکز

AMI Bookstore

amibookstore.us

انگریزی الفاظ کی غیر متوقع ادائگی

انگریزی الفاظ دنیا کے مختلف علاقوں میں مختلف انداز سے ادا کیے جاتے ہیں۔ امریکہ کے اندر ہی شمال مشرقی علاقوں کی ادائگی جنوبی علاقوں سے اور مشرق کی مغرب سے مختلف ہے۔

ایک اور بات جو ذہن میں رکھنا چاہیئے یہ ہے کہ کئی الفاظ کی ادائگی ہجوں کی متابعت نہیں کرتی۔ اس کی چند مثالیں نیچے دی گئی ہیں۔

Unexpected pronunciations

There are differences in the way the words of the English language are spoken in the various parts of the world like most languages. Even within the United States there are a number of dialects, from the northeast to the south and from east to the west.

Another matter to watch is that sometimes the pronunciation of a word does not match the apparent construction of the word. Some examples are given in the table below.

Word	Correct Pronunciation	Wrong Pronunciation
determine	dee ter min (ڈی ٹر مِن)	Not de ter mine (ڈی ٹر مِائن نہیں)
doctrinal	doc tree nal (ڈاک ٹری نل)	Not doc try nal (ڈاک ٹرائی نل نہیں)
finale	fi-naa-li (فِنالی)	Not fy nail (فِائی نیل نہیں).
finite	fy nite (فائی نائٹ)	Not fin it (فِنِٹ نہیں).
infinite	in-fin-it (اِن فِنِٹ)	Not in-fy-nite (اِن فائی نائٹ نہیں)
information	in fur may shun (اِنفَرمے شَن)	Not in faar may shun (اِن فار مے شَن نہیں).
inventory	in ven to ree (اِن وین ٹو ری)	Not in vent ree (اِن وینٹ ری نہیں)
obligatory	o blig a tow ree (اَب لِگے ٹو ری).	Not ob lee gait ree (آب لی گیٹ ری نہیں)
predestine	pri des tin (پری ڈَیس ٹِن)	Not pri des tyne (پری ڈیس ٹائِن نہیں)
preservation	pray zer vay shun (پرے زر وے شن)	Not pree zer vay shun (پری زر وےشن نہیں)
reciprocal	re cip ro cal (رِسیپ رِکَل)	Not ray cee pro cal (رے سی پروکل نہیں)
recitation	ray see tay shun (رے سی ٹے شَن)	Not ree sy tay shun (ری سائی ٹے شن نہیں)
reform	ree farm (ری فارم)	Not re furm (رے فورم نہیں)
reformation	ray fur ma shun (رےفرمےشن)	Not ree far ma shun (ری فار مے شَن نہیں)
respite	res-pit (رَیس پِٹ)	Not res pyte (رَیس پائیٹ نہیں)
righteous	rychus (رائی چَس)	Not ry tee us (رائی ٹی آس نہیں)
tortoise	tar tis (ٹارٹِس)	Not tar toiz (ٹارٹوئز نہیں)

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2026ء

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری یکم جنوری۔جمعرات	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
3-4 جنوری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں، ریویو 2025ء، منصوبہ جات 2026 ء	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3 جنوری، ہفتہ	Qur'an Talks 7:00 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
4 جنوری، اتوار	یومِ تحریکِ جدید ڈے	لوکل	جماعت
5-11 جنوری، پیر تا اتوار	ہفتہ تحریک جدید۔وعدہ جات	لوکل	جماعت
10 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
18 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
19 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیئر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
23-25 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-30 جنوری، بدھ تا جمعہ	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
فروری 31 جنوری تا یکم فروری، ہفتہ تا اتوار	لوکل، معاون تنظیمیں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
یکم تا 10 فروری، اتوار تا منگل	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
7 فروری، ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
7 فروری، ہفتہ	Qur'an Talks 7:00 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
7 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ مینٹرنگ کانفرنس	لجنہ اماءاللہ	ورچوئل
14 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
14-15 فروری، ہفتہ تا اتوار	مصلح موعود والی بال ٹورنامنٹ، امریکہ	مجلس صحت	ساؤتھ ورجینیا، ورجینیا
15 فروری، اتوار	شہد کی مکھیاں پالنا اور گھر میں باغبانی	شعبہ زراعت	ویبینار
16 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
19 فروری تا 19 مارچ، جمعرات تا جمعرات	ماہِ رمضان	لوکل	جماعت
21 فروری، ہفتہ	نیشنل تعلیمی ویبیبار	شعبہ تعلیم	ویبینار
22 فروری، اتوار	یومِ مصلح موعود	لوکل	جماعت
28 فروری، ہفتہ	افطار برائے مہمانان، اوپن ہاؤس	شعبہ امور خارجیہ	جماعت
مارچ 28 فروری تا یکم مارچ، ہفتہ تا اتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
20مارچ،جمعۃ المبارک	عید الفطر	لوکل	جماعت
30-21مارچ،ہفتہ تا پیر	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
22مارچ،اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
29-27مارچ،جمعہ تااتوار	ACE 2026	شعبہ صنعت و تجارت	ڈیلس،ٹیکساس
28مارچ،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
29مارچ،اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل یکم تا 10 / اپریل،بدھ تا جمعہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
5-3 / اپریل،جمعہ تااتوار	لوکل اجتماع (اطفال الاحمدیہ و خدام الاحمدیہ)	مجلس خدام الاحمدیہ	جماعت
5-4 / اپریل،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4 / اپریل،ہفتہ	Qur'an Talks،7 EST بجے شام	تربیت	ویبینار
5 / اپریل،اتوار	اپنی تاریخ جانیے،7:30 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
12-10 / اپریل،جمعہ تااتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ کانفرنس	لجنہ اماء اللہ	کولمبس،اوہائیو
18 / اپریل،ہفتہ	نیشنل تعلیمی ویبیار	شعبہ تعلیم	ویبینار
19-18 / اپریل،ہفتہ تااتوار	ریجنل اجتماعات،انصاراللہ	مجلس انصاراللہ	ریجنل
19 / اپریل،اتوار	گھر میں آرگینک باغبانی	شعبہ زراعت	ویبینار
26-24 / اپریل،جمعہ تااتوار	مجلسِ شوریٰ،جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
مئی یکم تا 3 مئی،جمعہ تااتوار	مسرور انٹر نیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ (MIST)	مجلس خدام الاحمدیہ	
3-2 مئی،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
2 مئی،ہفتہ	Qur'an Talks،7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
3-2 مئی،ہفتہ تااتوار	ریجنل اجتماعات،انصاراللہ	مجلس انصاراللہ	ریجنل
4-3 مئی ،اتوار تا پیر	نیشنل سیمینار،ڈے آن دی ہِل (Day on the Hill)	شعبہ امورِ خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
9 مئی،ہفتہ	ایک دوسرے کے لیے لباس،7 EST بجے شام	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار
10-9 مئی،ہفتہ تااتوار	نیشنل وقفِ نَو کیریئر ایکسپو،جماعت امریکہ	شعبہ وقفِ نَو	آن لائن / ساؤتھ ورجینیا، نارتھ ورجینیا
10-9 مئی،ہفتہ تااتوار	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن و وَقفِ عارضی	جماعت
16 مئی،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	آسٹن،ٹیکساس
17-16 مئی،ہفتہ تااتوار	دوسرا خدام ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مجالس
30-21 مئی،جمعرات تاہفتہ	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
22-24 مئی، جمعہ تااتوار	مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ، امریکہ	مجلسِ صحت	ایلبنی، نیویارک
24 مئی، اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
25 مئی، پیر	میموریل ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
27 مئی، بدھ	عیدالاضحیٰ	لوکل	جماعت
30 مئی، ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ، ذیلی تنظیمیں، وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
جون کیم تا 10 جون، پیر تابدھ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
5-7 جون، جمعہ تااتوار	13واں سالانہ قرآن پاک سائنس سمپوزیم/MSLM26	نیشنل	Bethesda Marriott, MD
6 جون، ہفتہ	Qur'an Talks، 7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
6-7 جون، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6-7 جون، ہفتہ تااتوار	نیشنل ایجوکیشنل ایکسی لینس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
13 جون، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
15-19 جون، پیر تاجمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
20-24 جون، ہفتہ تابدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (برائے طلباء)	شعبہ وقفِ نَو	لاس اینجلس، کیلیفورنیا
20-24 جون، ہفتہ تابدھ	نیشنل وقفِ نَو سمر کیمپ (برائے طالبات)	شعبہ وقفِ نَو	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21 جون، اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس (Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
27-28 جون، ہفتہ تااتوار	روحانی فٹنس کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
27 جون، ہفتہ	نیشنل تعلیم، ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
28 جون، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، 7:30 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
جولائی 4 جولائی، ہفتہ	یومِ آزادی		وفاقی تعطیل
3-5 جولائی، جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوایس اے	نیشنل	رچمنڈ، ورجینیا
10-12 جولائی، جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ کینیڈا		
11-12 جولائی، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-19 جولائی، پیر تااتوار	نیشنل حفظ القرآن کیمپ	شعبہ تعلیم القرآن و وَقفِ عارضی	ورچوئل
21-30 جولائی، منگل تاجمعرات	وصیت عشرہ	شعبہ وصیت	جماعت
24-26 جولائی، جمعہ تااتوار	جلسہ سالانہ یوکے		
اِگست کیم تا 2/ اگست، ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت، معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
کیم تا 10 / اگست، ہفتہ تااتوار	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
یکم اگست،ہفتہ	Qur'an Talks،7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
15/اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
15/اگست،ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ،ذیلی تنظیمیں،وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
16-15/اگست،ہفتہ تااتوار	روحانی فِٹنس کیمپ	شعبہ تربیت	جماعت
23-21/اگست،جمعہ تااتوار	مجلسِ شوریٰ،خدام الاحمدیہ	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
29/اگست،ہفتہ	نیشنل تعلیم،ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
ستمبر 6-5 ستمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5 ستمبر،ہفتہ	Qur'an Talks،7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
6 ستمبر،اتوار	یومِ تحریکِ جدید	لوکل	جماعت
13-7 ستمبر،پیر تااتوار	ہفتہ تحریکِ جدید،چندہ وصولی		
7 ستمبر،پیر	لیبر ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
12 ستمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ملواکی،وسکانسن
12 ستمبر،ہفتہ	تحریکِ جدید نیشنل ویبینار	نیشنل	ویبینار
13 ستمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیے،7:30 EST بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
20-18 ستمبر،جمعہ تااتوار	لجنہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماء اللہ	کوئینز،نیویارک
20 ستمبر،اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس(Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
27-25 ستمبر،جمعہ تااتوار	نیشنل اجتماع،مجلس انصاراللہ	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
30-21 ستمبر،پیر تابدھ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
اکتوبر یکم تا 10/اکتوبر،جمعرات تاہفتہ	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
4-3/اکتوبر ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
3/اکتوبر ہفتہ	Qur'an Talks،7 EST بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
3/اکتوبر ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماعات،16 ریجنز	شعبہ وقفِ نَو	ریجنل
11-9/اکتوبر جمعہ تااتوار	نیشنل اجتماع،مجلس خدام الاحمدیہ۔خدام واطفال	مجلس خدام الاحمدیہ	باغِ احمد،نیوجرسی
11-9/اکتوبر جمعہ تااتوار	چوتھا لجنہ اماء اللہ نیشنل اجتماع	لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
10/اکتوبر ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
17/اکتوبر ہفتہ	ایک دوسرے کے لیے لباس،7 EST بجے شام	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار
24/اکتوبر ہفتہ	نیشنل تعلیمی ویبیار	شعبہ تعلیم	ویبینار
25-24/اکتوبر ہفتہ تااتوار	انصار مجلسِ شوریٰ	مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ

تاریخ۔دن	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
5-24/اکتوبرہفتہ تااتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن ووَقفِ عارضی	ورچوئل
نومبر 31/اکتوبر تا یکم نومبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
6نومبر،جمعہ	مجلس انصاراللہ واک اے تھان HQ/VA and SW Regions))((Walk-a-Thon	مجلس انصاراللہ	ریجنل
7نومبر،ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
7نومبر،ہفتہ	سہ ماہی فلائر تقسیم (شعبہ تبلیغ،ذیلی تنظیمیں،وقفِ نَو)	لوکل	جماعت
8نومبر،اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس برائے بچگان	شعبہ تعلیم القرآن ووقفِ عارضی	ورچوئل
13-15/نومبر،جمعہ تااتوار	فضلِ عمر قائدین کانفرنس/اطفال ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
14نومبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	زوم میٹنگ
21-30نومبر،ہفتہ تاپیر	وصیت عشرہ	شعبہ وصایا	جماعت
26-29نومبر جمعرات تااتوار	تھینکس گونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
دسمبر یکم تا 10دسمبر،منگل تاجمعرات	صلوٰۃ عشرہ	شعبہ تربیت	جماعت
5-6دسمبر،ہفتہ تااتوار	پہلا خدام ریفریشر کورس	مجلس خدام الاحمدیہ	مجلس
5-6دسمبر،ہفتہ تااتوار	لوکل جماعت،معاون تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
5دسمبر،ہفتہ	Qur'an Talks، EST 7 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار
12دسمبر،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
13دسمبر،اتوار	نیشنل ایجوکیشنل ایکسی لینس ڈے	شعبہ تعلیم	جماعت
13دسمبر،اتوار	پاتھ وے ٹُو پیراڈائس(Pathway to Paradise)	شعبہ وصیت	ویبینار
13دسمبر،اتوار	نیشنل اے ای اے (AEA)ویبینار	AEA	ویبینار
19دسمبر،ہفتہ	نیشنل تعلیم ویبینار	شعبہ تعلیم	ویبینار
20دسمبر،اتوار	اپنی تاریخ جانیے، EST 7:30 بجے شام	شعبہ اشاعت	زوم میٹنگ
25دسمبر،جمعۃ المبارک	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل
25-27دسمبر جمعہ تااتوار	ویسٹ کوسٹ جلسہ سالانہ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو،کیلیفورنیا

Essay Writing Competitions for 2026 مقابلہ مضمون نویسی

Rules:

The essay can either be in English or in Urdu.

The scope and extent of coverage of a topic depends on the age of the participants.

The text of the essay must be typed in Word or an equivalent application. Essay should be provided in the original text file and not in a PDF. Pictures and graphics should be attached as graphic files and should not be inserted in the text file.

An essay of more than 1,000 words must have subheadings.

References should be properly mentioned at the end of the essay. Reference to a website is not acceptable if the source is available in print. References to Internet are generally discouraged. References to books should include the following:

1. The author(s), or editor(s)
2. The title (in italics)
3. The edition
4. The publisher's name
5. Year and place of publication

Translation of a quote should list the source of the translation. If the translation is by the author, it should mention that the translation is by the author.

Must be submitted online via email at publications@ahmadiyya.us. Please mention your phone number to call, your chapter and your auxiliary affiliation.

Prizes:

Essays will be judged by the auxiliary groups. The top three positions in each group will be awarded prizes. Select submissions will be considered for publication.

Topics:

Topic Area: Signs of Latter Days (Submit by 15 February 2026)

Signs of the latter days in the Holy Quran and their fulfillment

Signs of the latter days in Hadith and their fulfillment

Signs of the latter days in Islamic literature and their fulfillment

Signs of the latter days in world religions and their fulfillment

Signs of the latter days (comprehensive view, an overview or an aspect)

Topic Area: Rejuvenation of Islam (Submit by 15 June 2026)

Concept of God

Status of the Holy Prophet, may peace and blessings of Allah be upon him

Beauties of the Holy Quran

Salvation through Islam

Death of Jesus - Holy Quran

Death of Jesus - Hadith

Death of Jesus - global witness

Truth of the Promised Messiah, may peace be upon him

Topic Area: Heavenly Schemes Launched by the Ahmadi Khulafā (Submit by 15 December 2026)

Comprehensive view, an overview or an aspect of the fruits of a scheme or schemes launched by an Ahmadi Khalifah or by Ahmadi Khulafā. (publications@ahmadiyya.us)

History Quiz Competition مقابلہ تاریخ دانی

Know Your History Challenge

All competitions will be held by four auxiliary groups: 1. Atfal. 2. Nasirat. 3. Lajna. 4. Khuddam and Ansar.

Chapter Level Competitions to be held in January/February 2026 will advance three members from each group to regional level.

Regional Level Competition to be held in March/April 2026 will advance three members from each group to national level.

National Level Competition to be held in May 2026 will advance the winners and the runners up in each group.

Questions will be posed from the following publications in the order they are listed:

Ahmadiyyat in America (1992)

Ahmadiyya Gazette April-September 2020 (Hundred Years of Ahmadiyyat in the US).

Fath-e-Azeem (the Great Victory) (2023)

Ahmadiyya Gazette USA Centennial Souvenir Edition Oct 2020 – Sep 2021

Ahmadiyya Gazette USA Oct 2021 – Sep 2022 (Special Issue on Inspired Souls)

Ahmadiyya Gazette March-June 2024 on Ahmadiyya Mosques in the US

African American Journey to Islam (2020)

The US Souvenir 1889-1989 (1989)

Khuddam Souvenir (1989)

Jalsa, A Historical Review (75th Jalsa Souvenir)

The Ahmadiyya Gazette May-June 2025 - Jalsa Salana Issue

Ahmadiyya Gazette USA Oct 2022 – Apr 2023 100-Year Timeline of Ahmadiyya Islam in the US

NY Souvenir 1989 (1989)

Annual Report of the Central Lajna Imā'illāh 1981-1982 (English, 1982)

Statistical Charts on the Progress of Ahmadiyyat (English, 1987)

Bait-ur-Rahman Inauguration 1994

US 50th Jalsa Souvenir (1998)

Fulfillment of a Grand Prophecy (2000)

Khuddam 25th Ijtima Anniversary Souvenir (2003)

Bait-ul-Jami Inauguration (2004)

Why Islam is My Choice (2007)

Faith Affirmed – A Journey to Ahmadiyyat Islam (2008)

By the Dawn's Early Light: Short Stories by American Converts to Islam (2009)

Perseverance (2016)

USA Khilafat Centenary Souvenir (2008)

Ahmadiyya Mosques Around the World (2008)

Al-Nur April-September 2020

General Resources:

Writings of the Promised Messiah, may peace be upon him (Ruhani Khaza'in), Discourses of the Promised Messiah, may peace be upon him (Malfūzāt), Correspondence of the Promised Messiah, may peace be upon him (Maktoobat-i-Ahmad), Review of Religions, Al-Hakam, Badr/Al-Badr, Al-Fazl, Tarikh-i-Ahmadiyyat, Moslem/Muslim Sunrise (English, since 1921), Ahmadiyya Gazette USA (English, since 1950), Al-Nur USA (Urdu, since 1979) and (publications@ahmadiyya.us)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالاتِ اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُالاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُ الحق دوحصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دوحصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجام آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃ اللّٰہ
- ☐ تحفہ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفہ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۃ الہامیۃ
- ☐ لُجّۃُ النّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ النّدوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ الاستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

محفوظ قلعہ میں داخل ہونے کے لیے دعاؤں کی خصوصی تحریک

حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیزنے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 23/اگست 2024ء میں دعاؤں کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک رؤیا تھا کہ ان کو ایک بزرگ نے کہا کہ

اگر جماعت کا ہر فرد، ہر بڑا دو سَو دفعہ یہ درود شریف سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ پڑھے، درمیانی عمر کے افراد ایک سَو دفعہ اور بچے تینتیس تینتیس دفعہ پڑھیں اور جو چھوٹے بچے ہیں ان کو ان کے والدین تین چار دفعہ یہ خود پڑھوا دیں۔ اسی طرح سَو دفعہ استغفار کریں۔ مَیں اس میں یہ شامل کرتا ہوں کہ سَو دفعہ رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ کا بھی ورد کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کو رؤیا میں یہی دکھایا گیا تھا کہ اگر یہ کرو گے تو ایک محفوظ قلعے میں داخل ہو جاؤ گے جہاں شیطان کبھی داخل نہیں ہو سکے گا۔

سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

دو سَو دفعہ یہ درود شریف پڑھیں

اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ رَبِّیۡ مِنۡ کُلِّ ذَنۡبٍ وَّ اَتُوۡبُ اِلَیۡہِ

سَو دفعہ استغفار کریں

رَبِّ کُلُّ شَیۡءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحۡفَظۡنِیۡ وَانۡصُرۡنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ

سَو دفعہ وِرد کریں